صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل 22 دسمبر 2008 بمطابق 23 ذی الحجہ 1429 ہجری صبح گیارہ بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

فَأَمَّا ٱلۡإِنسَـٰنُ إِذَا مَا ٱبۡتَلَـٰهُ رَبُّهُۥ فَأَكۡرَمَهُۥ وَنَعَّمَهُۥ فَيَقُولُ رَبِّيٓ أَكۡرَمَنِO وَأَمَّآ إِذَا مَا ٱبۡتَلَـٰهُ فَقَدَرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهُۥ فَيَقُولُ رَبِّيٓ أَهَـٰنَنِO كَلَّاۖ بَل لَّا تُكۡرِمُونَ ٱلۡيَتِيمَO وَلَا تَحَـٰٓضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ ٱلۡمِسۡكِينِO وَتَأۡكُلُونَ ٱلتُّرَاثَ أَكۡلًا لَّمًّاO وَتُحِبُّونَ ٱلۡمَالَ حُبًّا جَمًّا۔

(ترجمہ): مگر انسان (عجیب مخلوق ہے کہ) جب اس کا پروردگار اس کو آزماتا ہے تو اسے عزت دیتا اور نعمت بخشتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ (آہا) میرے پروردگار نے مجھے عزت بخشی۔ اور جب (دوسری طرح) آزماتا ہے کہ اس پر روزی تنگ کر دیتا ہے تو کہتا ہے کہ (ہائے) میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کیا۔ نہیں بلکہ تم لوگ یتیم کی خاطر نہیں کرتے۔ اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو۔ اور میراث کے مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔ اور مال کو بہت ہی عزیز رکھتے ہو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر،ایک نہایت ہی اہم ایشو پر بات کرنا چاہتی ہوں،اجازت ہے؟

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' کے بعد۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، ورسک روڈ پر لڑکیوں کے ایک سکول میں بلاسٹ ہوا ہے، جس میں بہت سے۔۔۔۔۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ غلط پڑ گیا ہے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، 'کوئسچنز آور' کو ختم کردیں، یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: آج تک آپ کا کوئی کوئسچن نہیں آیا ہے، اسلئے آپ کو احساس نہیں ہو رہا ہے۔ جب آپ کو جواب کی طلب ہوگی تو تب آپ کو پتہ چلے گا کہ 'کوئسچنز آور' کی کیا آہمیت ہے؟ 'کوئسچنز آور' کے بعد۔ جو بھی ہے، 'کوئسچنز آور' کے بعد۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، یہ 'کوئسچنز آور' سے اہم مسئلہ ہے۔ ہماری ماؤں، بہنوں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے کبھی سوال نہیں پوچھا ہے، اسلئے آپ کو نہیں لگ رہا ہے۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بہت ساری ماؤں، بہنوں اور سارے سکولوں کا مسئلہ ہیں، آپ ہمیں اس پر بولنے کی اجازت دے دیں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: After ‘Questions’ Hour’. Dr. Zakirullah…...

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب، میرے حلقے کا مسئلہ ہے، اسلئے مجھے اس پر بولنے کی اجازت دے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا حلقہ نہیں ہے، اس (عطیف الرحمان) کا حلقہ ہے، آپ بیٹھ جائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب، میرا حلقہ کیوں نہیں ہے؟ سارا صوبہ میرا حلقہ ہے۔ یہ تو۔۔۔۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ 'کوئسچنز آور'، کے بعد جی، د 'کوئسچنز آور' نه بعد جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وہاں پر بہت ساری بچیاں اور بچیوں کی تعلیم کا مسئلہ ہے، بہت سی مائیں، بہنیں اور بیٹیاں اس سے متاثر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: عطیف الرحمان، که تۀ کیبننا ستے نو دا به هم کیبنی۔

جناب عطیف الرحمان: ډیره ضروری خبره ده جی۔

جناب سپیکر: د 'کوئسچنز آور' نه بعد بیا کوه کنه، یو گهنټه اووایه کنه۔

جناب عطیف الرحمان: یو منټ راکړئ جی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب چونکہ چھٹی پر ہیں، تو یہ Defer کرتے ہیں Next سیشن کیلئے۔۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور'، 'کوئسچنز آور' کے بعد جی۔

قائد حزب اختلاف: اس سوال کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ Defer ہو گیا، Mover موجود نہیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، میں اس سوال پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس سوال میں میرے دور حکومت کی بات کی گئی ہے، سیاستدانوں کا نام لیا گیا ہے، اسلئے میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: Mover نہیں ہے جی۔

قائد حزب اختلاف: ریکارڈ کی درستگی کیلئے بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ میرے دور حکومت کی بات کر رہے ہیں اور میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں، اس میں سیاستدانوں کا نام لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اس پر جب Mover ہو گا تو آپ کو پورا ٹائم دے دیں گے۔ اس پر بلکہ۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: سر، اس پر ایک دو منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔ سر، تھوڑا سا موقع دے دیں۔

ایک آواز: جناب سپیکر، ذرا موقع دے دیں۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اسرار اللہ گنڈاپور صاحب، کوئسچن نمبر 36۔ جی اسرار اللہ گنڈاپور صاحب۔

* 36۔جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:۔ کیاوزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ گذشتہ دور حکومت میں جنگلات کی زمین پاکستانی فوج کوالاٹ ہوئی تھی;
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس زمین میں چند سول آفیسرز، سیاستدانوں اور سویلین کو بھی مذکورہ زمین الاٹ ہوئی تھی;
(ج) اگر (الف)اور(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:
(1) مذکورہ زمین کا کل رقبہ (نہری، بارانی اور بنجر) تقسیم کے مطابق بیان کرے اور مذکورہ زمین جن افراد کوالاٹ کی گئی ہے،ان کے نام بمعہ سکونت اورالاٹ شدہ زمین کا رقبہ بتایا جائے،نیز یہ بھی بتایا جائے کہ سویلین کو مذکورہ زمین کس کے حکم پر الاٹ کی گئی،بمعہ الاٹمنٹ لیٹر مکمل فراہم کی جائے؟
الحاج حبیب الرحمان تنولی(وزیر مال): (الف) جی ہاں،یہ درست ہے۔
(ب)جی ہاں،یہ درست ہے کہ اس زمین میں سے چند سویلین آفیسرز اور سویلین افراد کو زمین جی ایچ کیو راولپنڈی کی سفارش پر الاٹ کی ہے جبکہ سیاستدانوں کو کوئی زمین الاٹ نہیں کی گئی۔(فہرست الاٹیان سویلین آفیسرز وسویلین افراد اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے)
(ج) ڈی آئی خان میں(17,578)ایکڑ رقبہ پاک فوج کوالاٹ ہوئی، جس کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	موضع	رقبہ	قسم زمین
(1)	راکھ گھاس	22,224کنال15مرلہ	غیر ممکن، جنگل
(2)	راکھ لکڑی	28485کنال10مرلہ	غیر ممکن، جنگل ودریاو بنجر قدیم
(3)	راکھ بند کورائی	2728کنال	غیر ممکن، جنگل

(4) دیگر مواضعات میران گھاس، شاہ کوٹ وغیرہ کل 87186کنال 5 مرلہ بنجر قدیم و غیر ممکن مذکورہ اراضی آرمی کو ٹرانسفر کرانے کے بعد آرمی والوں نے ترقی کرکے قابل کاشت بنایا جو کہ موجودہ وقت میں CRBC سے سیراب ہو رہی ہے۔ تمام الاٹمنٹ G.H.Q AG's Branch W&R Dte(WR-1) کی سفارش پر سویلین، ریٹائرڈ، حاضر آرمی سروس مین کو ہو چکے ہیں۔(آرمی سروس مین اور سویلین افراد کی فہرست الاٹمنٹ لیٹر اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے)
Mr. Speaker: Any Supplymentry?
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میرا سپلمنٹری کوسچن ہے کہ یہ جو Facts and Figures پیش کئے گئے ہیں، جیسے درانی صاحب نے بھی اپنی مختصر سی بات میں کہا کہ کچھ اس انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ

سیاستدانوں کے نام، لیکن اس میں کہا گیا ہے کہ سیاستدانوں کو کوئی زمین الاٹ نہیں کی گئی تو میری گزارش ہو گی، اگر درانی صاحب بھی Agree کریں کہ اسے اگر ہم کمیٹی کو ریفر کر دیں اور یہ Thrash out ہو جائے گا کہ وہاں پر یہ زمین کس کس کو الاٹ کی گئی ہے؟ اور دوسرا ذاکر اللہ خان کا سوال اگرچہ Move نہیں ہوا لیکن اس میں یہ انہوں نے ایک شق۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> یہ تو ہاؤس کی پراپرٹی ہے۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> ڈی او آر، اس کا سر، انہوں نے لیٹر کیا تھا، اس میں وہ کہتے ہیں "General Head Quarter will ensure that the allotments of the above area are completed within two years on the receipt of this memorandum failing which the land will revert to the Provincial Government"، تو سر، جب لیٹر کیا گیا تھا 2001ء میں، اس کے تحت دو سال کے اندر اگر یہ نہ ہوتا تو یہ زمین واپس پراونشل گورنمنٹ کو مل جاتی تھی۔ میری اس میں یہ بھی استدعا ہو گی کہ یہ جو جتنے بھی انتقالات کی فہرست انہوں نے دی ہے، میں اس تفصیل میں نہیں پڑنا چاہتا، کسی کی کردار کشی نہیں کرنا چاہتے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ 2004 سے Onward ہے تو اس کو بھی وہاں پر Thrash out کر سکتے ہیں، اگر گورنمنٹ بھی Agree کرے اور باقی معزز ممبران صاحبان کو اعتراض نہ ہو تو میری اس میں یہ تجویز ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی متعلقہ منسٹر صاحب، جواب دے دیں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> سر، اس میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی اب آپ کا بھی اور ان کا بھی کوسچن آ جائے گا۔ سپلیمنٹری کوسچن، اکرم خان درانی صاحب۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> شکریہ۔ سپیکر صاحب، آپ دیکھیں ذاکر اللہ صاحب نے بھی سوال کیا اور اسرار اللہ گنڈاپور صاحب نے بھی سوال کیا ہے اور میں دونوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک اہم مسئلہ اس ایوان میں لایا۔ چونکہ پانچ سال پہلے کی بات تھی اور ایک ماہ پہلے اسلام آباد میں انصار عباسی صحافی نے مولانا فضل الرحمان کی اور اکرم درانی کی جس طرح کردار کشی کی اور وہ اخبارات کی زینت بن گئے اور پھر وہاں پر ڈیلی ایک دن نہیں، پورا مہینہ ایک ہی بات پر بات ہوئی کہ انہوں نے فوج کو زمین الاٹ کی ہے اور اس کے عوض اپنے لوگوں کو بھی زمین الاٹ کی ہے۔ ایک تو یہ ہے جی کہ آپ دیکھیں اس سوال کو کہ یہ زمین کب

الاٹ ہوئی ہے؟ یہ زمین 15 فروری 2001 کو الاٹ ہوئی، اس وقت میں چیف منسٹر نہیں تھا اور یہ جب زمین الاٹ ہوئی تھی، اس وقت گورنر افتخار حسین صاحب یہاں پر چیف منسٹر کی حیثیت سے بھی بیٹھے تھے اور یہ آپ کی حکومت تھی یہاں پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اس پر ضمنی کوسچن آپ پوچھیں، کیا ہے؟

قائد حزب اختلاف: دیکھیے جی، میں وضاحت بھی کرتا ہوں۔ میری ذات کی کردار کشی کی گئی ہے، سپیکر صاحب، آپ جلدی نہ کریں۔ اس سوال کی بہت اہمیت ہے اور اس میں بہت سیاسی پارٹیوں کے درمیان بڑی عجیب سی باتیں آئی ہیں۔ تو اب یہ ہے کہ ایک تو ریکارڈ میں درست کرنا چاہتا ہوں کہ یہ زمین میں نے نہیں دی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، سر۔

قائد حزب اختلاف: یہ گورنر افتخار حسین صاحب نے دی تھی۔ دوسرا اس کے ساتھ کیبنٹ کی ایک رپورٹ ہے، اس وقت گنڈاپور صاحب جو ڈی آئی خان سے تعلق رکھتے تھے، ریونیو کے منسٹر تھے اور اس کیبنٹ کا فیصلہ Implementation کیلئے آپ کے پاس پڑا ہے۔ باقی یہاں پر بات کی گئی ہے کہ کچھ سیویلین کو بھی زمین دی گئی ہے اور جس طریقے سے میرے اور مولانا فضل الرحمان کی کردار کشی کی گئی ہے، یہ ہری پور، اسلام آباد، ڈی آئی خان، لکی مروت، ٹانک، بہت سی جگہوں پر لوگوں کو، سیویلین کو بھی اور آرمی کو یہ زمین دی گئی ہے۔ اب کوئی بدبخت جو کہ میرا بھی جاننے والا ہے، 'شہزادہ' اس کا نام ہے جو کہ آرمی سے ریٹائرڈ ہے، اس کو بھی کچھ زمین اس میں ملی ہے جس کے ذریعے میری عزت کو اچھالا گیا اور اگر چیف منسٹر اتنا کمزور ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، اکرم خان درانی اتنا کمزور چیف منسٹر نہیں تھا۔ ذرا مجھے سننے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس پر آپ پریویلج موشن کیوں Move نہیں کرتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف: کچھ Relaxation دینی ہے تو اسلئے اگر ماحول ہے تو پھر میں اس کو ہمیشہ بچانے کی کوشش کرتا ہوں۔ یہ میری ذات کا مسئلہ ہے اور پھر جی یہاں پر میرے آدمی کو دو سو کنال ملتی اور ایس ایم بی آر کو چار سو کنال ملتی ہے، میں اس چیف منسٹر پر لعنت بھیجنا چاہونگا کہ اگر وہ اتنا کمزور ہو کہ یہاں پر اس کا جو ایس ایم بی آر ہو، وہ اس سے بھی نیچے ہو۔ سر، مجھے اس کا علم بھی نہیں ہے اور ہم نے کسی کی سفارش نہیں

کی ہے اور سفارش کا جو لکھا ہے، وہ انہوں نے لکھا ہے کہ جی ایچ کیو کی طرف سے یہ الاٹمنٹ ہوئی۔ ابھی دوسری بات یہ ہے کہ اس میں پہلی یہ بات آئی تھی کہ سیاستدانوں کو زمینیں الاٹ ہوئی تھی، میں تو گنڈاپور صاحب کا مشکور ہوں، انہوں نے سیاستدانوں کی عزت بچائی ہے اور انہوں نے خود یہاں پر سوال پوچھا ہے کہ اس میں سیاستدانوں کو زمین الاٹ ہوئی ہے؟ لیکن جواب آپ کی حکومت کا ہے کہ کسی سیاستدان کو زمین الاٹ نہیں ہوئی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر ریونیو، یہ کیا ایشو ہے اور کیا۔۔۔۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> تو پھر بڑے ادب کے ساتھ میں گزارش کرونگا کہ اگر ہم موجودہ تکلیف کے وقت میں بھی اپنی عزتوں کو اچھالتے رہیں، ہم ایک دوسرے پر اس طرح کے الزامات لگاتے رہیں، تو پھر میرے خیال میں ہم کدھر جائیں گے؟ اور اس طرح میں یہ اطلاع صحافیوں کو بھی دونگا، ان کو میں نے پریس کانفرنس میں بھی بتایا تھا اور آخر میں پھر میں گنڈاپور صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک انتہائی اہم مسئلہ جو کہ پوری قوم سے متعلق تھا لیکن انشاء اللہ۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you, ji.

<u>قائد حزب اختلاف:</u> ایک چیز آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ پانچ سال میں نے حکومت کی ہے، جہاں پر بھی کوئی کرپشن کی بات آئی ہے، میں نے خود اس پر ایکشن لیا ہے۔ عباسی صاحب نے پرسوں ایک مسئلہ اٹھایا تھا، جب مجھے رپورٹ آئی تو ان لوگوں کو میں نے اینٹی کرپشن والوں سے پکڑوایا اور ان کے خلاف میں نے کاروائی کی ہے اور میں اس حکومت کے سامنے اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں احتساب کیلئے کہ یہ حکومت میری پانچ سالہ دور حکومت کا احتساب کرے کہ اگر اکرم درانی نے کوئی غلط کام کیا ہے تو ان کو اختیار ہے کہ اس کے خلاف اقدامات کریں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you Ji.

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جی، سپلیمنٹری جی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، جی لیکن سپلیمنٹری، شارٹ کوئسچن۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر، میرے پاس صفحہ 8 کو دیکھیں اور میں سمجھتا ہوں، جناب سپیکر صاحب، بڑی مہربانی، جو اسرار اللہ خان گنڈاپور کا سوال ہے، اس کے آخری صفحے کے اندر یہ ایک الاٹی ہے، اس کا نام ہے احسان اللہ خان ولد امید صاحب خان، قوم محسود سکنہ کوئی لمبا ڈھیرہ ہے، پتہ نہیں کیا ہے اس کو زمین الاٹ کی گئی دو سو کنال اور الاٹمنٹ کی تاریخ ہے 2008-4-23 اور ہماری گورنمنٹ آئی ہے فرسٹ

مارچ 2008 کو اور اسی حکومت کے اندر 23-4-2008 کو الاٹ ہوئی ہے تو مجھے بتایا جائے کہ یہ ہوتی صاحب نے الاٹ کی ہے یا وزیر مال نے الاٹ کی ہے یا ان کی بے علمی کے وجہ سے الاٹ ہو گئی ہے اور خواہ مخواہ اس کو ایشو بنایا گیا ہے؟ میں آج مولانا فضل الرحمان اور اکرم درانی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Jee Manister Revenue.

مفتی کفایت اللہ: کی طرف سے عرض کرتا ہوں کہ اگر ان پر پانچ روپے کی کوئی کرپشن ثابت ہوئی۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ کا بھی سپلیمنٹری ہے؟

مفتی کفایت اللہ: تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس جی، اس پر تقریر کی اجازت نہیں ہے۔ جی لودھی صاحب۔ قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں یہ چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان کا جو سوال ہے، یہ بھی ہماری پراپرٹی بن گئی ہے، یہ ہاؤس کی پراپرٹی ہے۔ اس کے ساتھ گنڈاپور صاحب نے بھی بات کی ہے اور اس پر درانی صاحب نے بھی بات کی ہے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان لوگوں کو ایکسپوز ہونا چاہیئے، اس کو کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ پتہ چلے کہ کس نے سفارش کی ہے اور کون اس میں Involve ہے تاکہ آئندہ گورنمنٹ اس سے سبق لے۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے۔ منسٹر ریونیو، جی جواب دے دیں۔

وزیر مال: جناب سپیکر صاحب، میں مشکور ہوں۔ اس سوال کے بہت سے پہلو اور بھی ہیں جناب، چونکہ اردو میں لسٹ لگی ہوئی ہے یہ، سارے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہیں، اس لحاظ سے بھی کمیٹی کو جانا چاہیئے۔ اس کے علاوہ یہ 2008 میں بھی الاٹمنٹ ہوئی، 2004 میں بھی الاٹمنٹ ہوئی ہے، اگر سابقہ حکومت یہ سمجھے کہ اس کے وقت میں نہیں ہوئی تو ایک لاکھ، چالیس ہزار کنال 2004 میں الاٹ ہوئی ہے تو اس طرح یہ ضروری بن جاتا ہے کہ ہاؤس کے سامنے اس کا پورا رزلٹ آئے اور یہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 36 ask by the Honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Shazia Aurang Zeb Bibi, Question No. 212. Not Present. Israrullah Khan Gandapur Sahib, Question No. 152.

* 152۔ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیاوزیرمال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ رود کوہی نظام آبپاشی کے تحت عارضی بنیادوں پر فیلڈ سٹاف بھرتی کیا جاتا ہے؛

(ب) عارضی بنیادوں پر تعیناتی کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے اور 1990 سے لے کر اب تک اگر فیلڈ سٹاف میں اضافہ ہوا ہے تو اس وقت کے سٹاف کی تفصیل سالانہ بنیادوں پر اب تک بمعہ کوائف نام، پتہ، کام کی نوعیت اور تنخواہ بتائی جائے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ رود کوہی نظام آبپاشی میں سیزن کے چھ ماہ یعنی جون، جولائی، اگست اور فروری، مارچ، اپریل میں اضافہ عملہ کی عارضی بنیادوں پر تعیناتی کی جاتی ہے یا ان کو سال بھر تعینات کیا جاتا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ عارضی بنیادوں پر سٹاف کی سال بھر بھرتی کا کیا جواز بنتا ہے، نیز حکومت اس طریقہ کار کو بدلنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) (1) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا سٹاف کی بجائے کام کرنے کے، کاغذات میں موجود ہے اور بیشتر اوقات افسران صاحبان کے امور خانہ داری میں کام آتا ہے۔

(2) اگر جواب نفی میں ہو تو سٹاف کی تعیناتی اور ان کی حاضری کا پچھلے پانچ سالوں کا ریکارڈ بمعہ مجاز افسر کے نام فراہم کیا جائے؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی (وزیرمال): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کا رود کوہی رقبہ 547242 ایکڑ اور پانچ زام اور تینتیس رودیں ہیں۔ مواضعات 278 جن کا انحصار رود کوہی آبپاشی پر ہے، بوجہ کمی مستقل عملہ آبپاشی کی کمی کی وجہ سے رود کوہی میں عارضی عملہ آبپاشی کی تعیناتی عمل میں لائی جاتی ہے۔ (تفصیل بھرتی زائد عملہ آبپاشی 1979 تا حال لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے)

(ج) (1) بوجہ کمی مستقل عملہ آبپاشی رود کوہی زائد عملہ آبپاشی کی تعیناتی سال بھر کی جاتی ہے جو کہ ماہ جون تا اگست اور فروری تا اپریل نوزات کی نگرانی کرتے ہیں اور فلڈ کے پانی کو مطابق کلیات رواجات آبپاشی مواضعات زمینداران کی سیرابی کرتے ہیں۔

(2) ماہ ستمبر تا جنوری وماہ مئی زائد عملہ آبپاشی کام کمارہ جات بذریعہ بلڈوزران کی نگرانی کرتے ہیں۔

(د) بوجہ کمی مستقل عملہ آبپاشی نظام آب پاشی کو کلیات و رواجات آبپاشی چلانے کیلئے عارضی عملہ بھرتی کیا جاتا ہے، جس کی منظوری ہر سال بذریعہ SNE فنانس ڈیپارٹمنٹ سے لی جاتی ہے۔ موجودہ طریقہ کار درست ہے اس کو بدلنے کی ضرورت نہیں۔

(ہ) (1) فیلڈ سٹاف کا حاضری رجسٹر مرتب نہیں کیا جاتا بلکہ براور د تنخواہ ہر ماہ مرتب کیا جاتا ہے جس میں فیلڈ سٹاف کی پورے ماہ کی حاضری ظاہر کی جاتی ہے، تمام عملہ فیلڈ میں کام کرتا ہے، افسران کے امور خانہ داری میں بالکل کام نہیں آتا اور فیلڈ سٹاف بوجہ مختلف جگہوں کے کام کرنے کی وجہ سے رجسٹر حاضری مرتب نہیں کیا جاسکتا۔

(2) زائد عملہ آبپاشی زیر نگرانی تحصیلدار کلاچی نائب تحصیلدار آبپاشی نالہ گومل و نائب تحصیلدار آبپاشی پروا ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔

Mr. Speaker: Any supplymentry?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ہاں جناب۔ میرا سپلمنٹری سوال یہ ہے کہ یہ جو پہلے ڈیفر ہوا تھا اور دوبارہ ہاؤس میں آیا ہے، میرا اب بھی یہ Stand ہے کہ یہ جو گورنمنٹ کی Money ہے ضائع ہو رہی ہے، منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ ہم ایکشن لیں گے، چھ ماہ گزر گئے، کوئی ایکشن نہیں ہوا تو میری آپ سے یہ گزارش ہو گی اور منسٹر صاحب سے بھی کہ اس کو بھی کمیٹی کو ریفر کر دیں تاکہ یہ Non salary component سے جو کہ Basically کمارا اور کس کے پیسے ہیں، ستر بندے کیسے تنخواہیں لے رہے ہیں، سر؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر مال: جناب، میں بھی Agree کرتا ہوں جی کیونکہ یہ معاملہ بھی ڈیرہ اسماعیل خان کا ہے اور اس میں بھی کھلے کی شکایت کی گئی ہے کہ بہت سے لوگ ہیں جو ریونیو ڈیپارٹمنٹ والوں کے گھروں پر کام کرتے ہیں تو اسلئے میں چاہتا ہوں کہ یہ بھی اس کے ساتھ جائے اور کمیٹی میں اس کا بھی فیصلہ ہو۔ دوسرا کوسچن جو آج ڈیفر ہوا ہے، اس کا بھی یہی Fate ہونا چاہیئے جی۔ تھینک یو ویری مچ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 152 asked by the Honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Next Question, Taj Mohmmad Tarand Sahib.

* 192۔جناب تاج محمد ترند: کیاوزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ 8اکتوبر2005کو ضلع بٹگرام اور دیگر علاقوں میں قیامت خیز زلزلہ آیا تھا;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ زلزلے کے بعد بیرونی ممالک کے این جی اوز، صوبائی اور وفاقی حکومت نے بھی کثیر مقدار میں امداداور ریلیف کا سامان مہیا کیا تھا;

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع بٹگرام کو کس نے کل کتنی امداد مہیا کی، وصول کنندہ کے نام بمعہ تاریخ وصولی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی(وزیرمال): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ 8اکتوبر2005کو بٹگرام میں قیامت خیز زلزلہ آیا تھا۔

(ب) اسی دفتر یعنی صوبائی ریلیف کمشنر کو وفاقی حکومت اور مختلف خیراتی اداروں کی طرف سے جو سامان ملا تھا، وہ متعلقہ ڈی سی او کو بھجوا دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ این جی اوز نے اپنے طور پر زلزلہ زدگان میں امدادی اشیاء تقسیم کی تھیں۔

(ج) جو امدادی اشیاء صوبائی ریلیف کمشنر نے صوبائی حکومت کے وسائل سے خریدی تھیں یا وفاقی حکومت، مختلف خیراتی اداروں کی جانب سے ملی تھیں، وہ متعلقہ این جی او کو بھجوائی گئی تھی جس کی مزید تقسیم ڈی سی او نے کی تھی جس کی تفصیل DCO نے مہیا کی ہے (تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے)

Mr. Speaker: any supplymentry?

جناب تاج محمد خان ترند: جی ہاں۔ جناب سپیکر، ما پہ دیکښے تپوس کړے وو چہ پہ بټگرام کښے چہ پہ 2005 کښے چہ کومہ زلزلہ راغلے وہ، پہ هغے کښے مختلف این جی اوز ، صوبائی گورنمنټ او مرکزی گورنمنټ د کروړونو روپو سامان تقسیم کړے وو نو ما د دوئ نہ دا کوئسچن کړے وو چہ پہ هغے کښے چہ کومو کسانو هغه Receive کړے دے ، د هغوی نامے او ایډرسے مونږ تہ راکړئ۔ جناب سپیکر، دوئ چہ مونږ تہ کوم لسټ راکړے دے ، د یو څو کسانو نومونہ ئے لیکلی دی چہ پہ هغے کښے څہ خو منتخب نمائندگان دی او څہ پکښے داسے کسان دی چہ هغوی هډو منتخب نمائندگان هم نہ دی او هغوی تہ ئے آٹھ سو او چار سو پیئر میټرسے وغیرہ ورکړی دی، د هغے Further چہ هغوی څنگہ

Distribution کړے دے ، د هغے څه تفصیل ئے نه دے را کړے۔ جناب سپیکر، دا د کروړونو روپو مسئله ده ،زهٔ ګزارش کومه چه دا د کمیټۍ ته حواله شي چه د دے تحقیقات او شي۔

جناب سپیکر: وزیر متعلقہ پلیز جواب دے دیں۔

وزیر مال: جناب عالی! سوال کا جواب جو دیا گیا ہے، یہ Fact ہے اور صوبائی حکومت سے پراونشل ریلیف کمشنر نے جو آئٹمز دیئے ہیں، وہ ڈی سی او کو دیئے ہیں اور ڈی سی او کے Ware house سے جو رپورٹ آئی ہے، وہ اس کے ساتھ لف ہے۔ اگر یہ کوئی غلطی پوائنٹ آوٹ کر دیں کہ یہ فلانی غلطی ہے یا فلانا پوائنٹ ہے تو ہم اس پر Probe کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن چونکہ یہ اس وقت زلزلہ کا وقت تھا اور جہاں سے، جدھر جدھر سے بھی سامان ملا ہے، وہ ڈی سی او کو ڈسپیچ ہوا اور ڈسٹرکٹ ناظم کی نگرانی میں یہ تقسیم ہوا ہے۔ شکریہ جی۔

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: دوسری سپلیمنٹری؟ جی، جی، مائیک آن کریں جی ممبر صاحب کا۔

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر۔ اس کا جو Further distribution ہے، اس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے کہ کس کو یہ سامان دیا ہے، کس نے یہ لیا ہے؟ چند بندوں کے نام دیئے گئے ہیں کہ فلاں بندے نے چار سو ٹینٹ لئے ہیں اور فلاں بندے نے آٹھ سو ٹینٹ دیئے ہیں۔ پھر اس میں ان ٹینٹوں کا اور ان چیزوں کا کیا ہوا؟ اس کی کوئی تفصیل نہیں ہے تو برائے مہربانی اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں کہ وہ اسکی Investigation کر دیں کہ کس کس کو یہ چیز ملی ہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب سردار اورنگزیب نلوٹھہ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھہ صاحب۔ پہلے اس کا ضمنی سوال۔

جناب سردار اورنگزیب نلوٹھہ: جناب سپیکر، ممبر صاحب نے جو توجہ مبذول کروائی ہے، ضلع ایبٹ آباد کی بھی یہی پوزیشن ہے اور جتنے بھی متاثرہ اضلاع ہیں زلزلہ سے، ان کی یہی پوزیشن ہے کہ وہاں پر جو ریلیف کا سامان گیا ہے، وہ حقدار لوگوں تک نہیں پہنچ سکا اور انہیں آج تک اس کی آخری قسط بھی نہیں ملی۔ آج بھی وہ در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ میں آپ سے ریکوسٹ کرتا ہوں کہ اس کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس ریلیف کے سامان کی یا جو زکواۃ لوگوں کیلئے بھیجی گئی ہے، جو امدادی سامان بھیجا گیا ہے، اس میں جو کرپشن ہوئی ہے، اس کی تحقیقات کرے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، آپ کی کیا رائے ہے؟

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، ایک عرض کروں؟

جناب سپیکر: منسٹر ریونیو کا وہ۔۔۔۔

وزیر مال: جناب سپیکر! میری اس سلسلے میں یہ گزارش ہے کہ اس پوائنٹ پر نیا سوال لائیں کہ ڈی سی او ہے یا جتنی Distribution further ہوئی ہے، وہ ساری اسمبلی میں پیش کی جائے۔ ایک نیا سوال آئے۔ یہ جتنا سوال کیا گیا تھا، اتنا جواب آگیا کہ ادھر تک پہنچ گیا مال۔ یہاں سے آگے کا جو ہے، وہ نیا سوال چاہتا ہے جی۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ایک سیریل نمبر پر آپ سپلیمنٹری کوئسچن نہیں Put up کرتے، جب منسٹر آخر میں بولتا ہے۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تو ابھی یہی سوال دوسرا ہے۔ ابھی یہی سوال ہے یا دوسرا ہے؟ نہیں Concerned جو تاج محمد صاحب کا سوال ہے، اس کا ضمنی کوئسچن۔ جی، جی، جدون صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: شکریہ، جناب سپیکر۔ جس طرح نلوٹھہ صاحب نے بات کی ہے، اس کو میں آگے بڑھانا چاہتا ہوں۔ وہ ترند صاحب کی بھی Basically بات ہے اور ہماری بھی اس میں یہی ریکویسٹ ہے کہ وہ ڈیٹیل تو دیں۔ اس کے علاوہ ڈی آر یو کی اور پیرا کی جو Performance ہے کیونکہ وہ بھی زلزلے سے Related ہے، اس کے اوپر بھی ایک ہمیں ڈیٹیل چاہیئے کہ پچھلے تین سالوں میں انہوں نے کیا کیا ہے ان علاقوں میں؟

جناب سپیکر: یہ تو آپ فریش کوئسچن لے آئیں نا اس پر۔ یہ جو Mover نے پوچھا تھا، اس کا تو جواب آ چکا ہے۔ آپ فریش کوئسچن لے آئیں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: ٹھیک ہے جی۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

212 _ محترمہ شازیہ اورنگزیب: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں گرجے کی جائیداد کی فروخت کے سلسلے میں کوئی انکوائری کی گئی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو انکوائری کی سفارشات اور ذمہ دار ملوث اہلکاروں کے خلاف کی گئی کاروائی کے بارے میں تفصیل فراہم کی جائے؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی (وزیر مال): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) اس ضمن میں ابتدائی انکوائری کی گئی جس کی روشنی میں مذکورہ رجسٹری کو پہلے ہی سے منسوخ کیا جا چکا ہے اور جس شخص نے دھوکہ دہی اور بوگس کاغذات پیش کئے، جس کی بنا پر حالیہ منسوخ شدہ رجسٹری کروانے میں کامیاب ہوا، اس کے برخلاف محکمہ ہذا پہلے ہی سے متعلقہ تھانے میں رپورٹ درج کروا چکا ہے اور معاملہ مزید پولیس کے زیر تفتیش ہے، اس ضمن میں مفصل انکوائری رپورٹ ملنے پر معزز رکن اسمبلی اور ایوان کو کی گئی کارروائی کے بارے میں فوراً مطلع کیا جائے گا۔ (ایف آئی آر بمعہ روزنامچہ کی نقل لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے)۔

216 _ محترمہ شازیہ اورنگزیب: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران Deceaseds, sons Quota, پر نائب تحصیلداروں کی تعیناتی کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ تحصیلداروں کے نام و پتہ جات و ڈومیسائل اور تقرری کا طریقہ کار نیز زیر غور درخواستوں کے متعلق تفصیل فراہم کی جائے؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی (وزیر مال): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (I) مندرجہ ذیل نائب تحصیلداران کی تعیناتی سابقہ ایم ایم اے حکومت کے وزیر اعلیٰ کی منظوری پر کی گئی، جن کے نام درجہ ذیل ہیں:

1 علی شیر خان ولد جہانگیر خان، سکنہ ریگی افتازئی پشاور (ڈومیسائل پشاور)
2 محمد ریاض خان ولد میر فراز خان، محلہ ربنواز کالونی بنوں شہر (ڈومیسائل بنوں)
3 نجیب اللہ ولد محمد اسلم، سکنہ پنیالہ، تحصیل پہاڑپور، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان۔ (ڈومیسائل ڈی آئی خان)
4 عبدالغفار ولد عبدالقیوم گیلانی، ٹاؤن نیز ڈوینسم کالج ڈیرہ اسماعیل خان (ڈومیسائل ٹانک)
5 طارق سلیم ولد محمد شعیب، ہاؤس نمبر 110-2548 محلہ شیخانوالا تحصیل و ضلع ٹانک (ڈومیسائل ٹانک)
6 محمد ایوب ولد محمد عمر، سکنہ زریکی پیر باخیل تحصیل و ضلع بنوں (ڈومیسائل بنوں)
7 عبدالرحمان شاہ ولد فضل الرحمان، ہاؤس نمبر 231-B محلہ ربنواز وکیل بنوں شہر (ڈومیسائل بنوں)

8 اکبر افتخار ولد افتخار احمد، سکنہ ممی خیل تحصیل بانڈہ داود شاہ ضلع کرک (ڈومیسائل کرک)

9 نعمان علی شاہ ولد انور علی شاہ، سکنہ منڈری ٹپ شاہ تحصیل و ضلع بنوں (ڈومیسائل بنوں)

10 قیصر خان کنڈی ولد شاہ نواز کنڈی، محلہ شاہنواز آباد شیخ یوسف تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان (ڈومیسائل ڈیرہ اسماعیل خان)

11 کرامت اللہ ولد محمد ایاز، سکنہ نزدلاری ڈیرہ اسماعیل خان (ڈومیسائل ٹانک)

(II) درجہ ذیل درخواستیں برائے بھرتی نائب تحصیلداران Deceaseds sons Quota میں زیر غور ہیں:

(1) ابرار کمال مروت ولد ابراہیم مروت، سکنہ لکی مروت;

(2) شکیل الرحمان ولد حضرت، سکنہ بنوں;

(3) عادل وسیم ولد مسعود الرحمان، سکنہ پشاور۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چند معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن کے اسمائے گرامی ہیں: جناب افتخار خان، ایم پی اے، آج 22 دسمبر 2008 کیلئے; جناب وجیہہ الزمان خان صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے; جناب احمد خان بہادر صاحب، ایم پی اے، 22 دسمبر و 23 دسمبر کیلئے; جناب سکندر عرفان صاحب، ایم پی اے، 22 دسمبر کیلئے; محترمہ نور سحر صاحبہ، 22 دسمبر کیلئے; جناب میاں نثار گل صاحب، وزیر جیلخانہ جات، 22 دسمبر کیلئے; جناب فضل اللہ صاحب، ایم پی اے، 22 دسمبر تا 24; دسمبر 2008 جناب محمد انور خان صاحب، ایم پی اے، 22 دسمبر کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، عطیف خان۔

پشاور ماڈل سکول میں بم دھماکہ

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ نن سحر شلور بجے په ورسک روډ باندے پشاور ماډل سکول ته تقریباً پندره سوله کسان راغلی دی په

ګاډو کښے او هغه سکول ئے په بمونو سره الوزولے دے او هلته کښے چه کوم ولاړ ګاډی وو، هغه ګاډو ته ئے هور ورته کړے دے او په هغے کښے چه کوم چوکیداران وو، د یو چوکیدار نه پکښے ښپه کټ شوے ده او د بل چوکیدار نه پکښے لاس کټ شوے دے نو زۀ چه سحر موقعے ته لاړمه نو په ورسک روډ باندے څومره سکولونه چه وو، هغه ټول بندشوی دی نو په دغه لحاظ سره تاسو مخکښے هم کتلی وو چه په بډهٔ بیره کښے دغه شان هائی سکول په بمونو سره الوزولے شوے وو د جینکو او هغه ټول بلډنګ Collapse شوے وو او تباه شوے وو نو پرون نه هغه بله ورځ د کابینے اجلاس شوے دے جی او په هغے کښے دا فیصله شوے وه چه پولیس ته مونږه ټول فری هینډ ورکړے دے نو زۀ دا مطالبه کومه چه دا پولیس کوم ځائے کښے ولاړ وو، په ګاډو کښے خلق څنګه راغلی وو او دا بمونه ئے دے سکول ته ایښودی وو، څنګه ئے تباه کړے دے؟ نو دا خو زما د خلقو سره، خاصکر مونږ سره ډیر زیاتے دے او نن چه دوئ دلته کښے راغلی دی، سبا له به دوئ سینټ میری سکول ته راغلی وی، پشاور پبلک ته به راغلی وی۔ په ورسک روډ باندے چه څومره سکولونه دی، په هغے کښے نن اکثریتی سکولونه بند شوی دی نو مهربانی تاسو دا اوکړئ چه د دے د پاره د فوری طور باندے څه اقدامات اوکړے شی۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بہت شکریہ، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: محترم وزراء صاحبان ذرا اس کو غور سے سنیں، بہت اہم ایشو ڈسکس ہو رہا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ عاطف صاحب نے جو باتیں کی ہیں، میں ان کو دہراونگی تو نہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، اس فورم سے میں ان لوگوں کو یہ میسج دینا چاہتی ہوں کیونکہ مجھے صبح بہت زیادہ کالز آئیں کیونکہ یہ لڑکیوں کا سکول تھا اور آج یہاں پر یہ جو ظالم لوگ ہیں، میں ان کو ظالموں کی قطار میں لاؤنگی کیونکہ اگر یہ لوگ اسلام کے نام پہ بات کرتے ہیں تو یہ اسلام کے پہرہ دار یا اسلام کے ٹھیکیدار نہیں ہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تعلیم حاصل کرو، چاہے تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے، اس میں کسی مرد اور عورت کو تخصیص نہیں دی گئی ہے اور جناب سپیکر صاحب، میں صرف ایک ہی بات کرونگی کہ یہ میری ماؤں کا مسئلہ ہے، یہ میری بہنوں کا مسئلہ ہے، یہ میری بیٹیوں

کامسئلہ ہے اور اس فورم سے میں ان تمام صوبے کی ماؤں، بہنوں کی طرف سے ان کو یہ میسج دینا چاہتی ہوں کہ تم جتنی بھی بمبارمنٹ کرنا چاہتے ہو، کرو لیکن ہم اپنے ان بچوں کو سکول جانے سے نہیں روکیں گے جو یہاں پر تعلیم حاصل کرکے اپنے ملک کی ترقی کیلئے کام کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں اس بات پر اور اللہ تعالیٰ پر پورا یقین ہے کہ موت جہاں پر آنی ہے، وہاں پر آنی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، عراق میں بھی تو سکول چل رہے ہیں۔ ایسی تمام جگھوں پر سکول چل رہے ہیں جہاں پر کہ کچھ لوگوں نے یہ کہا کہ جی سکول بند کرادیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ مسئلہ بہت اہم ہے اور اس پر باقاعدہ ایسا فورم بنایا جائے کہ جس میں ان تمام سکولوں کو سیکورٹی مہیا کی جائے تاکہ ان کو بموں سے اور خاصکر جہاں پر عورتیں جارہی ہیں، وہاں Specially ان کو تحفظ دیا جائے کیونکہ عورتوں کی تعلیم ہمارے ملک اور قوم کیلئے بہت زیادہ ضروری ہے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

<u>Mr Speaker:</u> Thank you Jee, thank you.

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی .One by one, one by one ډیرے اوږدے خبرے بہ پرے نہ کوئ، سبا نہ لاء اینډ آرډر باندے فل ٹائم تاسو تہ ملاویږی، سبا نہ بہ لاء اینډ آرډر شروع شی۔ دا ھم د لاء اینډ آرډر سرہ Related خبرہ دہ۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> اس کیلئے ایک ہفتہ کرلیں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> یو ھفتہ نہ، یو میاشت، میاشت پورے لگیا اوسئ جی۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> نو بیا سبا تہ ایسار شئ کنہ۔ دا وزیر صاحب چہ جواب د رکړی کنہ۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> سر، ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر، یہ جو سکول کی بات ہوئی ہے، اس سے میں Agree کرتا ہوں اور بچوں کی اور خواتین کی یہ جو تعلیم ہے، اس سے بھی ہم Agree ہیں۔ میں آپ کو اصل بات بتاتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> مختصر جی، مختصر۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جی مختصر۔ وہ ایسا ہے کہ کچھ دن پہلے ہمارے آئی جی صاحب نے ایک پریس کانفرنس کی ہے جس کی وجہ سے، جناب سپیکر، میں ایوان کے سامنے یہ بات کرتا ہوں کہ ہمیں بڑھکیں نہیں مارنی

چاہئیں، ہمارے آئی جی صوبہ سرحد نے پریس کانفرنس کی ہے اور انہوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ پشاور ہمارے ہاتھ سے نکل رہا تھا لیکن ہم نے اس کو کنٹرول کر لیا ہے اور پورے صوبے کے اندر یہ تاثر ہے کہ وہ جو جنگجو ہیں یا جو لڑنے والے لوگ ہیں، وہ کمزور ہو گئے ہیں، تو جب مسئلہ ختم نہیں ہوا اور نازک معاملہ ہے تو ہمارا آئی جی ایک ذمہ دار پوسٹ پر بیٹھ کر کوئی ایسی غیر ذمہ دارانہ بات کیوں کرتا ہے کہ جب وہ ایک سکول کو نہیں بچا سکتا، جو لوگوں کے Entrance پر پابندی نہیں لگا سکتا اور ہم سب لوگ عدم تحفظ کا شکار ہیں؟ اس کی پریس کانفرنس ہوئی ہے، اس پریس کانفرنس کے بعد اشتعال پیدا ہوا ہے اور وہاں سے آج صرف ایک سکول نہیں بلکہ پشاور کے کئی جگہوں پر انہوں نے Activity کی ہے۔ میں تو یہ مطالبہ کروں گا کہ آئی جی کی اس پریس کانفرنس کو بنیاد بنایا جائے، اس سے جواب طلبی کی جائے کہ جب اتنی کمزور گرفت تھی اس کی، رٹ کہیں بھی نہیں ہے تو وہ بڑھکیں کیوں مارتا ہے کہ ہم نے پشاور کو کنٹرول کر لیا ہے؟ اسلئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ محترم وزیر صاحب جب جواب دیں تو اس بات کا بھی جواب دیں کہ آخر اشتعال انگیز باتیں کیوں کی جاتی ہیں جس کا ہمارے پاس جواب نہیں ہوتا؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ثاقب خان چمکنی صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیرہ مہربانی، سپیکر صاحب۔ سبا جی لاء اینډ آرډر پہ ایجنډہ دے، زۀ بہ پہ دے باندے خبرہ زیاتہ نہ کوم جی۔ تاسو تہ ھم پتہ دہ او مونږہ ټولو تہ پتہ دہ چہ د لاء اینډ آرډر سچویشن ډیر زیات خراب دے جی او چرتہ چہ زمونږہ د فورسز کمزوری دہ، ھغہ ځائے کښے دا زمونږ د انټیلیجنس ایجنسیانو ھم ډیرہ زیاتہ کمزوری دہ۔ سپیشل برانچ دے، آئی بی دہ، دا پراونشل کوم انټیلیجنس ایجنسیانے دی، زۀ تاسو تہ خواست کومہ چہ چرتہ مونږہ د دے سکول او د داسے نور د لاء اینډ آرډر مذمت اوکړو نو تاسو سر، یو رولنگ پاس کړئ، زۀ تاسو نہ یو رولنگ غواړمہ چہ د دے ھاؤس یوہ کمیټی جوړہ شی او پہ دغہ کمیټئ کښے د مشران راشی او پہ دے ځائے کښے دا چہ کومے ایجنسیانے دلتہ کار کوی، کم از کم دا پراونشل ایجنسیانے چہ دی چہ د ھغوی سرہ مونږہ خبرہ اوکړو او دوئ مونږہ تہ اووائی چہ دا Intelligence failure ولے کیږی بار بار؟ (تالیاں) دا ډیرہ ضروری خبرہ دہ سر، چہ د

هاؤس کمیټی جوړه شی او د Intelligence failure چه روان دے، دا د دے ځائے خبره نه ده، پرون زما د حلقے نه هم جی خلقو کسان تښتولی دی، بالړزی دی، د کوهاټ روډ نه دی او کوم کسان چه راځی، هغه د باړے نه راروان دی جی نو دا دومره کسان چه ځی، یو چیک پوسټ، دوه چیک پوسټ، درے چیک پوسټ، سل چیک پوسټونه کراس کوی، د دوئ خپل کوآرډینیشن چرته دے ؟ (تالیاں) د دوئ انټیلیجنس چرته دے ؟ چه هر وخت دا کار کیږی نو زۀ تاسو ته خواست کومه چه په دے به ډسکشن کوؤ، تقریرونه به هم کیږی خو چه ټو پورے مونږه د هاؤس سپیشل کمیټی جوړه نکړو چه په هغے کښے د اپوزیشن نه او د ټریژری بنچز نه ملګری شامل وی او په دیکښے دا Intelligence output چه دے، دا مونږ ته Accountable نه شی نو مونږه مخکښے Progress نه شو کولے چه دا Failure ولے دے ؟ دا هم زمونږه رونړه دی، که داسے خبره وی چه که دوئ ئے نه شی کولے چه هغه مونږه پخپله حل کړو۔ ډیره مهربانی جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you ji.

<u>جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر)</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب بشیر بلور صاحب۔

<u>سید محمد صابر شاہ</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی پیر صابرشاہ صاحب۔ ایک منٹ بشیر صاحب، کښینه تۀ۔ جی صابرشاہ صاحب۔

<u>سید محمد صابر شاہ</u>: جناب سپیکر! میں مشکور ہوں نگہت اورکزئی صاحبہ کا کہ آج ایک ایسے مسئلے کو ہاؤس میں لائی ہیں گو کہ کل لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے پر بات ہو گی، پہلی بات تو میری یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کیلئے کم از کم ہمیں پانچ دن چاہئیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: کیا جی؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: دس دن۔

<u>سید محمد صابر شاہ</u>: دس دن ہوں لیکن دس اور پانچ کے درمیان آٹھ دن بھی ہو جائیں تو پھر بھی ہمارے لئے کافی ہے پہلی بات۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ آج جو بات ہو رہی ہے، وہ یہ ہے کہ ایک

سکول پر بم برسائے جارہے ہیں۔جناب سپیکر!یہ کوئی نئی بات تو نہیں ہے، سکولوں کو Threats مل رہے ہیں لیکن جہاں تک ہماری حکومت کا اور خصوصاً یہاں پر بات ہورہی تھی کہ ہماری جو ایجنسیز ہیں، سپیشل برانچ ہے، آئی بی ہے یادوسرے جو جاسوسی کے ادارے ہیں، جناب سپیکر، ان کا کوئی رول نہیں ہے اور ایک بات میں کہنا چاہتا ہوں اور توجہ چاہوں گا منسٹر صاحب کی، جناب سپیکر، صوبہ سرحد اس وقت خصوصاً ایک ایسے مسئلے سے دوچار ہے کہ یہاں پر لوگوں کی جان ومال ہر روز کا مسئلہ ہے اور ہماری جو بدبختی ہے، یہاں پر خدا کیلئے کسی ایسے شخص کو لائیں جو Professionally مضبوط ہو، اس کا اچھا بیک گراؤنڈ ہو۔آپ کا جو آئی جی ہے، اس نے تو پہلے دن یہ بیان دیا کہ اگر پشاور پر تخریب کاروں کا کوئی حملہ ہوا تو ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ پشاور کا دفاع کر سکیں۔ میں تو حیران ہوں کہ آج تک وہ آئی جی پی، اگرچہ بہت شریف آدمی ہے، بہت اچھا آدمی ہے، اس کا اٹھنا بیٹھنا، اس کے طور طریقے بہت اچھے ہیں لیکن جہاں تک اس صوبے کو چلانے کا تعلق ہے تو وہ نااہل انسان ہے، خدا کیلئے کسی اہل آدمی کو لائیں تاکہ معاملات ٹھیک کیے جاسکیں۔ (تالیاں) دوسری بات جناب سپیکر، یہ تو لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے ہیں، سکول کو بچے جارہے ہوتے ہیں، جن روٹس پر بچے جاتے ہیں، وہاں پر پولیس کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ آپ کسی سکول کے کسی بھی روٹ پر جائیں، کوئی بندوبست نہیں ہے۔خدا کیلئے، جناب سپیکر، میں آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ اس ہاؤس سے آپ ایک رولنگ دیدیں کہ جو غیر ضروری پروٹوکول ہے، غیر ضروری پروٹوکول، (تالیاں) میں آپ کی ذات کو اسلئے شامل کررہا ہوں کہ جب آپ یہ بات کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ بلور صاحب بھی مجبور ہوں گے پروٹوکول کم کرنے پر، آپ اگر کریں گے تو پروٹوکول منسٹر اور کون کونسے ہیں؟

آوازیں: (الحاج حبیب الرحمان تنولی، (وزیر مال) کی طرف اشارہ کرکے) یہ ہیں۔

سید محمد صابر شاہ: نہیں، یہ نہیں، یہ نہیں ہیں۔یہ میری طرح ہیں۔

جناب سپیکر: یہ صحیح ہے، یہ پروٹوکول میں آتے ہیں۔ (قہقہہ)

سید محمد صابر شاہ: رحیم داد صاحب کا پروٹوکول بھی کم ہوجائے گا اور کی یہاں پر دو تین قسمیں ہیں منسٹروں کی، وہ ہم ہاؤس میں پیش کریں گے تو تنولی صاحب کی تو سفارش ہم کریں گے کہ اگر آپ کی چار سو کنال زمین ایس ایم بی آر کے نام ہے تو ان بے چاروں کو بھی دی جائے ناجی۔ (قہقہہ) ہم تو ان کیلئے یہ سفارش کریں گے، تو میری گزارش یہ ہے جناب سپیکر، کہ پولیس کی جو Involment ہے، کہیں

پروٹوکول پر، کہیں کس کھاتے میں، خدا کیلئے یہ انتہا ہے کہ آج ہمارے سکول کے بچے غیر محفوظ ہیں جناب سپیکر، تو میرے خیال میں ہمیں اس ہاؤس میں بیٹھنے کا کوئی حق نہیں ہو گا۔ اس کا ہم جواب چاہتے ہیں، اس کیلئے کوئی احکامات چاہتے ہیں اور میں۔۔۔۔۔

<u>Mr Speaker:</u> Thank you. Thank you; Pir sahib

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> اور میں پھر یہ سفارش کروں گا کہ خدا کیلئے آئی جی پی پولیس، جو ہیڈ آف دی پولیس ڈیپارٹمنٹ ہے، کی پوسٹ پر کسی اہل آدمی کو لے آئیں تاکہ ہمارے معاملات ٹھیک ہو سکیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، تھینک یو پیر صاحب، شازیہ طہماس، شازیہ طہماس۔ لیڈیز کو بھی تھوڑا موقع ملنا چاہیئے۔

<u>محترمہ شازیہ طہماس:</u> شکریہ، مسٹر سپیکر صاحب۔ اس موضوع کے حوالے سے تھوڑا سا آپ کی توجہ پولیس آرڈر 2002 کی طرف دلانا چاہوں گی کہ جس کے تحت باقاعدہ صوبائی سطح پر پراونشل پولیس کمپلینٹ اینڈ پبلک سیفٹی کمیشن کا قیام عمل میں لایا گیا، مجھے حیرت ہو رہی تھی کہ جب آپ کے آفس سے ایک نوٹیفیکیشن گیا تو اس کو نوٹیفائی کرنے میں چیف سیکرٹری صاحب نے پورے دو تین مہینے لگائے۔ میں شکر گزار ہوں وزیر اعلیٰ سرحد صاحب کی کہ میں نے ان سے ریکویسٹ کی، انہوں نے پھر ان سے بات کی اور وہ نوٹیفائی ہو گیا۔ اس کے بعد آزاد ممبران کا تقرر عمل میں لانا تھا، اس کیلئے باقاعدہ دو تین مہینے لگے۔ میں پھر شکر گزار ہوں وزیر اعلیٰ سرحد صاحب کی کہ انہوں نے اس میں ذاتی دلچسپی لی اور انہوں نے متعلقہ حکام سے کہا کہ اس کام میں آپ ذرا تیزی دکھائیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس طرح سے Illegal notification ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> عبدالاکبرخان! دا ډیره اهم ایشو ده، دا لږ پریږده، جواب بشیر خان به ورکوی او دے بی بی هم لږه بنه، تهیک خبره نیولے ده، پریږده چه د دے حل راوځی۔ جی۔

<u>محترمہ شازیہ طہماس:</u> افسوس کی بات یہ ہے سر، کہ وزیر اعلیٰ سرحد کو علم میں لائے بغیر پولیس آرڈر میں اور خصوصاً پبلک سیفٹی کمیشن میں کچھ اس طرح سے Illegal ترامیم کرانے کی کوشش کی گئی جو کسی طرح سے بھی اس میں ہو نہیں سکتی تھی، جبکہ ہمارے صدر مملکت ہی اس میں ترامیم کر سکتے تھے لیکن وزیر اعلیٰ سرحد کے نوٹس میں لائے بغیر اس میں ترامیم کی کوشش کی گئی جس کیلئے باقاعدہ ٹاسک فورس کی کمیٹی بنی، ہمایون خان جس کے چیئر مین تھے۔ میں نے ہمایون خان کو کمپلینٹ کی، انہوں نے کسی حد

تک میری کمپلینٹ کو سنا بھی۔ کہنے کا مقصد میرا یہ ہے کہ جس صوبے میں امن وامان کی حالت یہ ہے کہ ہمارے سکولز گرائے جا رہے ہیں اور چیف سیکرٹری اور آئی جی پی جو قانون کی دھجیاں اڑا رہے ہیں تو ہم کیا تصور کر سکتے ہیں کہ کس طرح سے ہم منتخب نمائندے اس میں اپنا کام کر سکتے ہیں؟ میں یہاں پر ثاقب اللہ چمکنی صاحب کو بھی Quote کروں گی کہ بہت ہمارے Active ممبر ہیں لیکن جب انہوں نے یہ حالت دیکھی تو انہوں نے بھی باقاعدہ اپنا Resignation آپ کو Submit کیا اور وہ اسی وجہ سے کیا کہ آٹھ ماہ ہو گئے ہیں، مجھے بتایا جائے کہ کیا کمیشن کے کام میں ان لوگوں نے کوئی دلچسپی دکھائی ہے؟ اگر اسی طرح سے یہ چیز سرخ فیتے کا شکار ہوتی رہی تو میں سمجھتی ہوں کہ پھر میرا بھی Resign قبول کیا جانا چاہیئے کیونکہ اگر ایک صوبے میں امن وامان کے حوالے سے میں اپنا کردار ادا نہیں کر سکتی (تالیاں) تو پھر مجھے اس سے Withdraw ہونا چاہیئے۔ بے شک نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ ہو گئیں، کوئی اور میری بہن اس میں آنا چاہیں گی، مجھے خوشی ہو گی۔ (تالیاں)

<u>مفتی سید جانان</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: سپیکر صاحب۔

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ</u>: جناب سپیکر صاحب! میں اس میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یو منټ لږ صبر او کړئ۔ ډاکټر حیدر صاحب څه شو؟ د دے۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، بشیر بلور صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: جناب سپیکر صاحب! په دیکښے دوئ که ایډجرنمنټ موشن راوړی او تاسو ایډجرنمنټ موشن ایډمټ کړئ نو بیا به په دے ډسکشن کیږی۔ دا خو نه څه آئین دے، نه قانون دے، نه رولز دی، کال اټینشن نوټس دے، څه شے دے؟ ایډجرنمنټ موشن دے، څه شے دے؟ هیڅ هم نشته جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا خبره د دوئ ټهیک ده، بشیر خان صحیح وائی او تاسو۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نه دا سبا ورځ بیا څه د پاره ده؟ اکرم خان چه پنځلس ورځے غواړی، شل ورځے غواړی، هغه څه د پاره دی او دا ممبرز به څه کوی؟-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نه، دا ایجنډے والا به څه کوی؟ لږ خدائے ته اوګوری، پنځلس ورځے-----

(قطع کلامیاں/شور)

جناب سپیکر: نه ستاسو پکښے نشته کنه ځکه دا وایئی۔ *نہیں تو کل سے آپ کریں نا۔۔۔۔۔*

(قطع کلامیاں/شور)

جناب سپیکر: ګوره تاسو هغه Specific شے پریږدو لو؟ یو خوا ځئے، بل خوا ځئے او چه د چا نن په ایجنډا باندے آئټمز دی، هغه خواران د دوه میاشتو نه د دے انتظار کوی، لږ خو د هغوی خیال هم اوساتئی کنه۔ *آپ بیٹھ جائیں، سب بیٹھ جائیں۔*

(قطع کلامیاں/شور)

جناب سپیکر: *سب بیٹھ جائیں، کسی کو موقع نہیں ہے۔*

(قطع کلامیاں/شور)

جناب سپیکر: *ٹھیک ہے، یہ Written ذرا مجھے بھیج دیں۔ بشیر بلور صاحب، مختصر سا جی۔*

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ستاسو مهربانی۔ دا ډیره اهمه مسئله ده سپیکر صاحب او دے هاؤس ته هم زهٔ دا خبره کوم چه مونږ پرون نه هغه بله ورځ، د خالی په ورځ تقریباً د سحر لسو بجو نه تر ماښام اووه پورے ټول کیبنټ، آئی جی پی صاحب، ټول ډی آئی جی صاحبان، ټول کمشنرانو صاحبانو هم دے لاء اینډ آرډر باندے میټینګ کړے دے او زما خیال دے د پاکستان په تاریخ کښے غالباً دومره اوږد میټینګ کله نه دے شوے۔ دا چه کوم دوئ پوائنټ آوټ کړو، دا د جینکو سکول وو او بیا زمونږ مولانا صاحب خبره اوکړه چه یره آئی جی پی دا سے خبرے کړے دی نو سپیکر صاحب، دا لاء اینډ آرډر سچویشن چه دے، دا رښتیا خبره چه وزیر اعلیٰ صاحب هم څو ځله وئیلی دی او مونږ هم څو ځله دا خبره کړے ده چه دا د لاء اینډ آرډر سچویشن نه دے، دا Insurgency ده، دا شورش

دے۔ د لاء اینډ آرډر سچویشن خو هغه وی چه چرته څوک سړے اغواء شی، چرته ډاکه پریوځی، چرته څوک قتل شی، دا خو سپیکر صاحب، ستاسو مخامخ عدالتونه لګی، کوړے وهلے کیږی، عدالتونو کښے فیصلے کیږی، خپل عدالتونه ئے لګولی دی، دا خو مونږ Insurgency کښے روان یو او دا صابر شاه اوو ئیل چه بالکل پروټوکول د مونږ نه لرے شی، ما سره یو ګاډے دے چه زهٔ پکښے په دے وجه باندے ځم چه په ما باندے بلاسټ شوے دے او تاسو ټولو ته علم دے۔ ما ته انکار نشته که زما نه حکومت واخلی نو زهٔ داسے هم ګرځیدے شم۔ دا په دے څلور یا پینځه کسانو، دا څلور کسان، پینځه ما سره دی، څلور پینځه وزیر اعلیٰ صاحب سره دی او داسے سینیئر منسټر سره که په دے لس کسانو کیږی نو زهٔ به دا صابرشاه صاحب، Attention please، بیا د صابر شاه صاحب دا لس کسان ځان سره اوګرځوی خو په دے نه کیږی، سپیکر صاحب۔ په دے باندے لږ ډیر زیات تحقیقات کول غواړی او دا سکولونه چه کوم سوزی، دا زهٔ وایمه چه دلته منسټران صاحبان Safe نه دی، چیف منسټر Safe نه دے، تاسو اوګورئ دا پرون بله ورځ دے ګهکړ پلازه کښے اوسه پورے انکوائری کیږی لګیا ده څه کیږی؟ دلته بے نظیره بهټو صاحبه غونډے شهید شوے ده، دا خو اوس نه دی شوی۔ دلته خو ډی آئی جی ملک سعد باندے 2006 کښے بلاسټ شوے دے او سره د څو کسانو پکښے هغه شهید شوے ده۔ دلته عابد ډی آئی جی باندے فائرنګ شوے دے په دے متنو کښے، هغه پکښے شهید شوے دے۔ دا خو اوس نه دے روان سپیکر صاحب، دے د پاره تاسو یوه ورځ کیږدئ، په دے باندے به مونږ پوره بحث کوؤ او په دے سلسله کښے دا وایمه چه بالکل حالات داسے نه دی چه بالکل ټهیک دی۔ حالات ټهیک نه دی او دے باندے ډسکشن د پاره ورځ کیږدئ چه دوئ هم خپلے خبرے اوکړی او مونږه هم د هغے جواب صحیح طریقے سره اوکړو۔

Mr Speaker: Thank you'Bashir Bilour.Sahib. Now Item No. 5, 'Privilege Motion', Mr. Ghulam Muhammad Sahib.

ایک معزز رکن: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: د دے نه پس جی، دا مخکښے لاړه۔ روستو بیا کوؤ کنه جی۔ جی غلام محمد صاحب پریویلج موشن۔

مسئلہ استحقاق

جناب غلام محمد: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، "مورخہ 2 مئی کو وزیر بہبود آبادی، سلیم خان میرے حلقے پی ایف۔90 میں واٹر سپلائی سکیم کے افتتاح کرنے کیلئے آئے"۔۔۔۔۔

ایک آواز: مائیک آن کړئ جی۔

جناب غلام محمد: نہ مائیک آن دے جی۔

ایک آواز: بیا اووایہ، بیا اووایہ۔

جناب غلام محمد: "لیکن اس بارے میں وزیر موصوف اور نہ ورکس اینڈ سروسز کی طرف سے مجھے شرکت کا کوئی پیغام موصول ہوا۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ میرے حلقے میں افتتاح کیلئے مجھے دعوت دی جاتی کیونکہ میں عوام کا منتخب نمائندہ ہوں، اس وجہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اسمبلی اس پر بحث کرکے تحریک استحقاق کمیٹی کو سپرد کردے"۔

جناب والا! آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ جناب والا، سلیم صاحب آئے میرے حلقے میں، خاصکر میرے گاؤں میں آئے جہاں انہوں نے افتتاح کرنا تھا لیکن مجھے کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔ سلیم صاحب کی ذمہ داری تھی کہ مجھے اطلاع دیتے یا اس ڈی سی او یا ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ کا کوئی بندہ مجھے اس کی اطلاع دیتا۔ یہ جو آئے تھے تو As a Saleem Khan نہیں آئے تھے بلکہ As a Minister آئے ہوئے تھے۔ جب منسٹر کسی ایک حلقے میں دورہ کرنے جاتا ہے تو اس حلقے کے ایم پی اے کو کم از کم اس کی اطلاع دینی چاہیئے تھی، اسلئے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ مہربانی کرکے میں ہاؤس سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیجئے۔ (تالیاں)

Mr Speaker: Minister concerned please

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نہیں ہیں، سلیم خان نہیں ہی؟ یہ ورکس اینڈ سروسز کس کا۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: نہیں، نہیں، وہ ان کا جو استحقاق ہے، وہ یہ ہے کہ منسٹر صاحب گئے تھے اور وہاں ورکس اینڈ سروسز والوں نے اطلاع نہیں کی اور منسٹر صاحب نے بھی اطلاع نہیں کی، اس کا میں جواب دے دیتا ہوں کہ یہ ہمارے۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی تاسو له جواب درکوی، تاسو وه سنیں نا۔ وہ منسٹر صاحب آپ کو جواب دے رہے ہیں اور آپ باتوں میں لگے ہیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ممبر صاحب نے جو فرمایا ہے، یہ حق بنتا ہے کہ جو منسٹر جہاں بھی جائیں، چاہیئے کہ اس علاقے کے ایم پی اے کو ضرور مدعو کیا جائے اور یہ اگر نہیں ہوا ہے تو میں اس کیلئے معذرت خواہ ہوں۔ انشاء اللہ آئندہ ایسی کوئی غلطی نہیں کی جائیگی اور انشاء اللہ آئنده به همیشه هر یو، میں اپنے منسٹرز صاحبان سے درخواست کرتا ہوں کہ جو منسٹر صاحب جس حلقے میں بھی جائیں، اس کے Elected MPA کی موجودگی ضرور ہونی چاہیئے۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ آئندہ کیلئے منسٹر صاحب نے اچھی تجویز دیدی ہے، اس کے بعد کوئی بھی Elected Member کی غیر موجودگی میں اس کے ایریا میں ایسا جائے گا تو یہ زیادتی ہوگی اس ہاؤس کے ساتھ۔ Next, محمد ظاہر شاہ صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا وقار مجروح ہوا ہے اور وہ یہ کہ میرے حلقہ انتخاب شانگلہ ون، پی ایف 87 میں درجہ چہارم کی آسامیاں محکمہ تعلیم نے اخبارات میں مشتہر کرکے لوگوں سے درخواستیں لے لیں اور ڈی ایس سی نے انٹرویو کرکے 22.7.2008 کو اس پر تین آدمیوں کی تقرری کے احکامات جاری کئے اور پھر اسی دن منسٹر تعلیم کے حکم پر انہیں منسوخ کیا گیا۔ تین چار روز کے بعد ایک مخصوص پارٹی سے وابستہ ایک امیدوار کی تقرری دوبارہ کی گئی اور باقی دو آدمیوں کو وزیر اعلیٰ صاحب نے میری درخواست پر بحال کرنے کا حکم جاری کردیا اور تین چار مہینے نوکری کرکے تنخواہ لینے کے بعد مورخہ 4.12.2008 کو دوبارہ ان کی برخاستگی اور ان کی جگہ دیگر دو افراد کی تقرری کے حکمنامے جاری کئے گئے، جس کی کاپی مخصوص پارٹی کے صدر کے نام پر کی گئی۔ اس کے برعکس 5.12.2008 کو عبدالقیوم ولد عمر رحیم کی ریٹائرڈ ملازمین کے کوٹے پر جی پی ایس برگانڈ چار میں چوکیدار کی آسامی پر تقرری کی گئی اور پھر ایک ہفتے کے بعد نکال کر دوسرا آدمی لگایا گیا جس کی وجہ سے میرے حلقے میں میری سبکی ہوئی ہے، میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ مہربانی کرکے اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ حقائق معلوم کرکے قانون شکنوں کے خلاف کارروائی کی جاسکے۔

جناب سپیکر! پہ شانگلہ کښے د کلاس فور پوسټونہ خالی وو او د۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا یو عرض کومہ پہ دیکښے چہ دا منسټر ایجوکیشن شتہ نہ، کہ دے راشی او دے وی او د ھغہ پہ موجودگئ کښے دا تاسو اووایئی نو ښہ بہ نہ وی؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ډیرہ ښہ دہ جی۔

جناب سپیکر: د ھغے پورے پینډنگ ساتو۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ټھیک شوہ جی۔ ډیرہ مہربانی جی۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو منټ جی، بس دا یو معمولی شے پاتے دے، بس دا د ختم کوؤ۔

سید محمد صابر شاہ: بس یو دوہ خبرے کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستاسو دوہ خبرے بیا لس منټہ شی۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! یہ بہت ہی اہم بات ہے، پرسوں بھی اس پر بات ہوئی تھی اور حکومت کی طرف سے اس پر جواب آیا تھا لیکن ہم نے کمیٹی کی بات کی تھی اور وہ یہ کہ ایک جو ہمارے مانسہرہ میں ہزارہ ڈویژن کی جو یونیورسٹی ہے، ہزارہ یونیورسٹی، اس کے اندر جو کمیٹی بنانی تھی ایمپلائمنٹ کے حوالے سے، ایک تو اس کمیٹی کا اعلان نہیں ہوا، دوسرا گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کی کمیٹی کی بھی اناونسمنٹ مہربانی کر کے آپ فرمالیں۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ کو یاد ہو گا کہ انہوں نے میڈیکل کالج، ہزارہ یونیورسٹی کی بات جب کی تھی تو اس سلسلے میں میاں صاحب نے کھڑے ہو کر یہ کہا تھا کہ اگر آپ یہ ہزارہ اور یہ چارسدہ اور مردان، اس طرح کے تحفظات بنائیں تو ہمارے پشاور یونیورسٹی میں بھی ہزارہ کے کئی لوگ نوکر ہیں، اسمبلی میں بھی کئی نوکر ہیں، لہذا اس کو آپ ایشو نہ بنائیں تو اس وقت ہاؤس میں کمیٹی کی کوئی بات نہیں کی گئی تھی۔ بہر حال اگر صابر شاہ صاحب اس بارے میں بات کرتے ہیں تو ہم یہ بات کرتے ہیں کہ پھر سارے صوبے میں ایسی کمیٹیاں بنائی جائیں کہ کسی دوسرے ڈسٹرکٹ میں ایسی بات کیوں ہوئی ہے؟ میں ان کو فلور آف دی ہاؤس یہ تسلی کرواتا ہوں کہ اگر یہ چاہیں تو وائس چانسلر کو یہاں بلالیں گے آپ کے دفتر میں اور اگر کچھ ایسی باتیں ہوئی ہیں تو انشاء اللہ آئندہ ہم اس کا خیال رکھیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ جی ڈی اے

کی کمیٹی، تو گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی' کمیٹی نہیں تھی۔ میں نے پرپوز کیا تھا کہ عباسی صاحب اور صابر شاہ صاحب اور میں اس کیلئے بیٹھ کر اس کو دیکھیں گے اور میں نے ان کو صبح بھی کہا ہے کہ ہم نے سیکرٹری کو کہا ہے کہ جب بھی اسمبلی کا سیشن ختم ہو گا، انشاء اللہ بیٹھ کر اس پر ڈسکشن کر کے اس کو فیصلہ کریں گے۔

جناب سپیکر: اس پر میرے خیال میں کمیٹی کا ذکر نہیں آیا تھا۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! اس میں پرسوں یہ بات ہوئی تھی، میں اس بات پر ان کے ساتھ Agree ہوں، اس میں ہزارہ کے اور بھی بہت سے ایم پی ایز ہیں اور ہمارے وائس چانسلر صاحب کو بلالیں گے جی اور بیٹھ کر ہم اس پر بات کر لیں گے۔

Mr Speaker: Thank you. Item No. 7…….
Mr Abdul Akbar: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: د پوائنٹ آف آرډر به ډیر بے جا استعمال نه کوے ، بس دا کافی شوه۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr Speaker: Item No. 7. 'Call Attention Notices': Malik Badshah Salih, MPA, to please move his call attention No. 98. Malik Badshah Salih, please.

ملک بادشاہ صالح: ډیره مهربانی، شکریه جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! ستاسو توجه یو داسے خبرے ته راړومه چه په دیر کوهستان کښے په 1971 کښے یو پل جوړ شوے وو د لرګو د ایستو د پاره چه په دے باندے لرګی به د ځنګلو نه ځی، فارسټ والا جوړ کړے وو جی۔ د اختر نه یو ورځ مخکښے یو لوډ ټرک راغے او هغه پل اولویدو۔ دا درے پلونه وو، په دوه پلونو سابقه حکومت کار شروع کړے دے خو دا یو پل دے چه د هغے تصاویر هم ما سره دی چه د هغے نه تقریباً شپږ کونسلے کټ شوے۔ اوس په یوه ورځ دوه کښے د دے قابل شو چه لږ دا واړه ګاډی چه سورلئی ترے کوزیږی او بیا پاس کیږی، نو اوس د خوراک ډیره مسئله جوړه شوے ده۔ د هغه ځائے نه سبزیانے راځی، لرګے راځی، ډیر هیوی ټریفک دے پرے جی او هغه پل کټ شوے دے۔ اوس د هغے بندوبست، ما خو د سی ایم صاحب په نوټس کښے هم دا خبره راوستے ده، هغوی بیا سیکرټری صاحب ته ټیلیفون اوکړو، هغه بیا چیف ته وینا اوکړه د هغے ځائے نه خو هغوی ما ته دا اووئیل چه ته لاړ شه، دا بیا مونږ له پیسے نه راکوی چه مونږ له اوس دا

یو شل دیرش لکهه روپئ راولیږی چه مونږ دا د دے قابل کړو د دے د پاره او د بل پل د پاره سمدستی جی تاسو رولنګ ورکړئ چه سمدستی ایمرجنسی فنډ نه بل پل په دے شروع شی ولے چه شپږ کونسلے د دے نه کټ شوے جی او ډیره لویه آبادی ده او که دا او نه شی نو خلقو ته به ډیر زیات تکلیف ملاویږی جی۔ او که دا جی په دے هفته کښے او نه شو جی نو زۀ خو بیا په دے کرسئ نه کښینم، زۀ به ستاسو دے ډائس مخے ته ناست یمه جی او هغه پورے به ناست یم چه څو پورے دا پل اوس د دے قابل شوے نه دے۔ اوس اوبه لږے دی جی، څه کیدے شی خو که دا اوبه ډیرے شی او بیا دغه شپږ کونسلے به Permanent دوه کالو د پاره کټ پاتے شی جی۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: دا دوئ چه کومه خبره اوکړه، بالکل ټهیک خبره ده خو د اختر نه دوه میاشتے وړاندے هغه پل په دے وجه مات شو چه د ماربل ډک ټرک پرے راغلو او دا د لرګو پل وو۔ دا زما د ورور چه دومره Important خبره ده او هر یو ممبر ته یو کروړ روپئ ډیویلپمنټ د پاره ورکړے شوے دی، د حکومت کارونه خو تاسو ته پته وی چه دا به Estimate جوړیږی او دا به ځی او بیا به راځی نو پکار دی چه شل لکهه روپئ خپل فنډ نه ورکړی او دلته ما ته چه کوم جواب راغلے دے، هغه دا دے چه حکومت شل لکهه روپئ ورته وئیلے دی چه ورکوؤ، نو دے د پاره پی سی ټو هم جوړوی چه هغه کنکریټ پل جوړ کړی، ایک کروړ ستر لاکهه روپئ به په دے خرچه راځی نو هغے د پاره خو تاسو ته پته ده دا خو اے ډی پی کښے نه دے، نان ډیویلپمنټ پروګرام کښے به بیا راځی، هغے کښے ټائم لګی نو په دے زما دا ریکویسټ به وی چه-----

جناب سپیکر: اوس ئے ورله څه ورکړی دی، د اوس د پاره؟

سینیئر وزیر (بلدیات): شل لکهه روپئ ورته وینا شوے ده۔ حکومت ورته لوکل د هغے چه کوم دے-----

جناب سپیکر: خه نو دے باندے لږه تندی اوکړئ، دا ورله زر ورکړئ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): د دے پل حالت نازک دے او په دے به زر تر زره کار اوشی۔ انشاء اللّٰه کوشش به کوؤ چه دا کار زر تر زره اوشی۔

ملک بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب! دا ډیره اهم مسئله ده او مونږ ته نه دی ملاؤ شوی۔

جناب سپیکر: نه دا اوس هاؤس ته راغے نو دا ورله لږ زر اوکړئ۔ بشیر بلور صاحب، دا شل لکهه مو چه کوم اووئیل، دا ورله زر ورکړئ۔ Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA to please move------

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، تاسو هر وخت زما خبرے ته، هغه ته اجازت ورکوئ چه زهٔ پاخم نو ما ته نه راکوئ۔ (قہقہے)

Mr Speaker: Mr.Israrullah Khan Gadapur, MPA to please move his Call Attention Notice No. 100. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ "میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ممبر بورڈ آف ریونیو جو کہ ماضی میں ضلع ڈیرہ اور اس سے منسلک اضلاع کی Appellate حیثیت سے ڈیرہ میں مقررہ تاریخوں پر Hearing کرتے تھے، اب کئی ماہ سے اس روش کو ترک کر کے پشاور میں قیام پذیر ہیں جس سے عوام کو نہایت تکلیف ہے، لہذا مختصر بات کی اجازت دی جائے"۔

سر، اس پر میری گزارش یہ ہے منسٹر صاحب سے کہ یہ ماضی کی ایک پریکٹس تھی، وہ آتے تھے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آج کل لاء اینڈ آرڈر کی وجہ سے حالات ٹھیک نہیں ہیں لیکن ایک Substitute راستہ بھی تلہ گنگ کا ہوتا ہے اور اگر ممبر بورڈ آف ریونیو ہو کر وہ یہاں پر تاریخیں دیتے ہیں، غریب لوگ ہوتے ہیں، یہاں پر ہوٹلوں میں کمرے لیتے ہیں، اس کے بعد پھر نئی تاریخ آ جاتی ہے، انتہائی ظلم ہے، میری ان سے یہ گزارش ہے کہ اس چیز کو Ensure کروائیں کہ وہاں ڈی آئی خان میں بیٹھیں۔

جناب گلستان خان: جی زهٔ د اسرار اللّٰه خان د دے خبرے تائید کوم چه دا ډیره اهمه مسئله ده او دغه غریبو خلقو ته د دے نه ډیر زیات تکلیف جوړ دے نو په دے باندے د ضرور غور اوشی۔

جناب سپیکر: تائید کوئ؟-----

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: آپ بھی تائید کرتے ہیں۔ منسٹر ریونیو صاحب۔

الحاج حبیب الرحمن تنولی (وزیر مال): میں مشکور ہوں اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کا کہ انہوں نے اس پوائنٹ کو اٹھایا۔ یہ جو رپورٹ انہوں نے دی ہے، انہوں نے کہا کہ ایم بی آر جو تھا، اس کے ٹرانسفر کے بعد نیا آدمی نہیں تھا، ابھی آگیا ہے تو یکم جنوری سے انشاء اللہ تعالیٰ وہ دورے رکھے گا اور پورے طریقے سے وہاں پر کام کرے گا۔ اس کے علاوہ وہاں پر Appellate Court کام کر رہی ہے لیکن یہ ڈیرہ بھی ہوگا۔

مسودہ قانون

جناب سپیکر: آیٹم نمبر 8 اور 9، آنریبل منسٹر فار لاء۔ کہاں ہیں لاء منسٹر؟ بشیر بلور صاحب! یہ آپ Present کریں گے، آپ کے لاء منسٹر نہیں ہیں؟

(شور)

جناب بشیر بلور احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات): جی ہاں۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ Public Service Commission (Amendment) Bill, 2008 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی تحریک پیش۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: صبر کریں، میں نے ابھی وہ نہیں کیا ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، وہ ابھی تک بیٹھے ہوئے تھے اور میں سمجھا کہ آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں یہی کہتا ہوں کہ ہاؤس میں جب آپ لوگ بیٹھے ہوں تو ایک دوسرے۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! ایک ضروری مسئلہ تھا، اسلئے انہوں نے مجھے کہا تھا۔

Mr. Speaker: Mr. Bashir Ahmed Bilour, Senior Minster, on behalf of Honourable Chief Minister, NWFP, to please move that the NWFP Public Service Commission (Amendment) Bill, 2008 may be taken into consideration at once. Honourable Minister, please.

سینیئر وزیر (بلدیات): ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ میں Public Service Commission (Amendment) Bill, 2008 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker, We don't move…..

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان کا مائیک آن کریں، کچھ بولنا چاہتے ہیں، پہلے سے گلے ہیں ان کو۔

جناب عبدالاکبر خان: مائیک بند ہے۔

جناب سپیکر: سنگل ٹچ دے دیں، سنگل ٹچ دے دیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ رول 85 کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ "On the day on which any of the motions referred to in rule 82 is made" ابھی منسٹر صاحب نے جو موشن Move کیا ہے، یہ رول 82 کے تحت انہوں نے Move کیا ہے، "or on any subsequent" .....

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، ایک منٹ، صبر، صبر، صبر، 85- 'Discussion of Principles of Bills', جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! جس طرح میں نے کہا کہ جی جب یہ موشن Move ہو جائے تو پھر اس پر ڈسکشن ہوتی ہے اس بل کی Generally principles پر، تو جناب سپیکر، اگر آپ اس کو ووٹ کیلئے ڈالیں گے تو پھر ہم اس پر بات نہیں کر سکیں گے۔ پھر تو Passage stage آئے گا اور پھر تو پاس کرائیں گے۔ ہاں اس میں Amendment بھی ہے، جناب سپیکر۔ اگرچہ میں نے Amendment move کی تھی جناب سپیکر، لیکن نامعلوم وجوہات کی بناء پر میری Amendment کو زیر غور نہیں لایا جا سکا۔ جناب سپیکر! یہ انتہائی اہم بل ہے اور میں نے جو Amendment move کی تھی، وہ بھی Relevant ہے، میں نہیں سمجھتا کہ Subject matter اور کیا ہوتا ہے جناب سپیکر؟ میں جب سکشن میں Amendment لا رہا ہوں تو آپ کے چیمبر میں سیکشن کے Amendments کو بھی Overrule کیا جاتا ہے اور Kill کیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر! یہ بڑا اہم بل ہے۔ جناب سپیکر! ایک تو یہ کہ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ جو چھ مہینے کا وقفہ ہے، وہ ایک سال کیا جائے لیکن جناب سپیکر، اگر آپ اس میں دیکھیں تو جس چیز میں یہ Amendment لانا چاہتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ 'Posts to be filled on adhoc basis'، اب جناب سپیکر، جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے تو اس وقت کوئی Adhoc employees نہیں ہیں بلکہ Contract employees ہیں تو یہ Provision جس میں یہ Amendment لانا چاہتے ہیں، اگر صرف Adhoc employees تک محدود رکھتے ہیں تو پھر جو مقصد ہے کہ Contract employees کا چھ مہینے سے ایک سال کا کرنا چاہتے ہیں، وہ تو نہیں ہو سکے گا کیونکہ اس بل میں۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں آپ کی Amendment اب آپ Move کریں گے، مجھے تو اس پر اعتراض نہیں ہے لیکن پہلے میں Principle پر بات کر لوں۔ جناب سپیکر! دوسری بات جو اس میں یہ ہے کہ آپ اس کو دیکھیں 'The functions of the Commission' تو جناب سپیکر، 1978 میں یہ پبلک سروس کمیشن آرڈیننس آیا چونکہ اس وقت مارشل لاء تھا، یہاں پر اسمبلیاں نہیں تھیں اور وزیراعلیٰ، کابینہ وغیرہ، کچھ نہیں تھا تو جناب سپیکر، یہ آرڈیننس اسوقت آیا۔ آپ جناب سپیکر، اس آرڈیننس کا جو Section 7 (1) (a) (ii) ہے، 'Posts in Basic Pay Scale 11 to 15 or equalent specified in the following Departments (except the District Cadre Posts)' تو اس میں بھی چودہ ڈیپارٹمنٹس ہیں، چودہ ڈیپارٹمنٹس کی جو 11 سے لیکر 15 تک گریڈ کی ہیں، ایک تو 17 and above ہیں، وہ تو ان کے Purview میں ہیں لیکن اس کے علاوہ 11 to 15 جناب سپیکر، آپ دیکھیں اس کی Sub Section (1) کی Clause (2) ہے، Clause (2), 'Posts in Basic Pay Scale 11 to 15'، اب جناب سپیکر، ڈیپارٹمنٹ کی یہ حالت ہوئی ہے کہ اگر ان کے پاس ایک اسسٹنٹ کی پوسٹ خالی ہو جاتی ہے، ایک سٹینو گرافر یا سٹینو ٹائپسٹ کی پوسٹ خالی ہو جاتی ہے تو وہ سالوں تک انتظار کرتے ہیں کہ پبلک سروس کمیشن کا Nominee آئے گا اور اس کو Appoint کریں گے کیونکہ اس آرڈیننس کے تحت یہ سارا اختیار بھی پبلک سروس کمیشن نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی جناب سپیکر، آپ کے اے ایس آئیز اور نائب تحصیلداروں کا بھی سلیکشن انہوں نے اپنے اختیار میں لیا ہے تو میرا مقصد کہنے کا جناب سپیکر، یہ ہے کہ آپ نے اتنا Over burden کر دیا ہے پبلک سروس کمیشن کو کہ ان کے پاس اب یہ Capacity نہیں ہے، Competency نہیں ہے کہ وہ سارے Recruitments کریں جناب سپیکر، اور دوسرا اس میں یہ لکھا ہے 'To advise the Governor'، اب اسوقت تو مارشل لاء تھا یا گورنر تھا، اب تو چیف منسٹر ہے جو چیف ایگزیکٹو ہے تو اب پبلک سروس کمیشن کا جو ہیڈ ہے، وہ ایڈوائس دیتا ہے گورنر کو، چیف ایگزیکٹیو جو چیف منسٹر ہے، وہ درمیان میں رہ جاتا ہے اور گورنر کو سارا جو مطلب ہے کہ اگر Presentation بھی کرے، رپورٹ بھی دے، سب کچھ کرے تو وہ گورنر کو تو میں نے جناب سپیکر، اس میں کچھ Amendments propose کی تھیں۔ میں نہیں سمجھتا جناب سپیکر، آپ نہیں لاتے تو نہ لائیں لیکن میرا کہنے کا جو مطلب تھا، میں نے اس کو پورا کر دیا اور جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، Mover جواب دے دیں جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، څنګه چه عبدالاکبر خان خبرے اوکړے، د دوئ انفارمیشن د پاره دا عرض کوم چه کوم وخت مونږ Take over اوکړو نو اول مونږ یوه کیبنټ کمیټی جوړه کړله په دے باندے چه بلک سروس کمیشن کښے ډیر زیات Delay کیږی او خلق Adhoc basis باندے راشی نو بیا هغے کښے دا پرابلم جوړ شی چه هغوی عاجزانو که خپله نوکری کړے وی او بیا هغوی اوباسی او بیا نور خلق راځی نو دا درے کاله او څلور څلور کاله په دے ټائم تیریږی۔ دے لړ کښے سپیکر صاحب، مونږ دوه درے میټنګونه اوکړل او بیا مونږ د پبلک سروس کمیشن چیئرمین هم غوښتے وو، د هغوی ټول ډیپارټمنټ مو هم غوښتے وو نو هغوی مونږ ته چه کوم Detail راکړو، هغے کښے مونږ هیلتھ سیکرټری او ایجوکیشن سیکرټری، ولے چه دا دواړه هم داسے ډیپارټمنټس دی چه دیکښے ډیرے زیاتے نوکرئ پکار وی او هغه بیا پبلک سروس کمیشن نه Delay شی۔ سپیکر صاحب، چه کوم انفارمیشن مونږ ته د پبلک سروس کمیشن چئیرمین صاحب راکړل نو هغے کښے 2008 نه علاوه Pending work هغوی سره هیڅ هم نه وو۔ دے باره کښے مونږ بیا سیکرټری ایجوکیشن او هیلتھ سیکرټری، دواړه مو اوغوښتل And they agreed upon چه ټهیک ده، د 2008 نه مخکښے مونږ سره پوسټونه داسے نه دی چه هغه دوئ ته پاتے شوے وی۔ سپیکر صاحب، زما ورور خبره اوکړه چه دا ټول پبلک سروس کمیشن ته ولے ځی؟ تاسو ته علم دے سپیکر صاحب، دا 1990 کښے زۀ د سی اینډ ډبلیو منسټر وومه او دا زمونږ میر افضل خان صاحب، تاسو ته به یاد وی چه هغے نه مخکښے ډی ایس پی هم چه به ډائریکټ آرډر باندے به کیدو خو هغه وخت کښے مونږ دا فیصله اوکړله چه دا دومره Important پوسټونه دی نو دا اے ایس آئی چه دے، دا مونږ پبلک سروس کمیشن ته په دے ورکړو بیا هغے نه پس دوئ دا خبره اوکړه چه دا پټواری هم پبلک سروس کمیشن کوی نو سپیکر صاحب، دا پټواری هم چه ما ته راکړی او اے ایس آئی هم چه ما ته راکړی او زما په اختیار کښے شی نو بیا به زما دا میرټ چرته نه راځی؟ سپیکر صاحب، مونږ خو سیاسی خلق یو، مونږ خو چا ته انکار نه شو کولے، نو میرټ د پاره چه

صحیح خلق په صحیح طریقه باندے راشی، هغے نه پس مونږ د کمیټئ رپورټ پیش کړو کیبنټ ته، تقریباً دا Last meeting کښے مونږ پیش کړو نو هغے کښے زمونږ هیلتھ منسټر صاحب او منسټر فار ایجوکیشن، دوئ لږ اعتراض اوکړو چه مونږ دے نه Satisfied نه یو نو مونږ د اسمبلئ اجلاس نه پس بیا میټنګ کوؤ او د دوئ سیکرټریانو صاحبانو خو مونږ سره اتفاق کړے وو او که دوئ وائی نو دا کیسونه به Expedite کړو او دیکښے داسے نه ده چه دا څنګه عبدالاکبر خان اووئیل، زمونږه کوشش دا دے چه کار په میرټ باندے اوشی او یو کار په میرټ روان دے او مونږ هغه واپس کړو چه پبلک سروس کمیشن وائی چه 2008 نه زوړ ما سره یو کیس هم نه دے پاتے او زما سیکرټری ایجوکیشن او سیکرټری هیلتھ په دے Agree کوی In the meeting چه او دا ټھیک ده نو بیا هغے نه پس مونږ څه د پاره جی دا Disturb کړو؟ نو زما به دا خواست وی چه څنګه چه عبدالاکبر خان اووئیل چه دا کنټریکټ باندے به کیږی، دا به څنګه کیږی؟ نو دا دیکښے Already لیکلی دی جی چه "Post to be filled on adhoc basis for the period of six months"، دا خو Already دیکښے شته۔ دا مونږ Six months نه یو کال د پاره کوؤ نو په دے وجه باندے زۀ خواست کوم ثاقب خان ته هم خواست کوم، خیر دوئ به هم خبرے اوکړی چه دوئ خپل Amendments د واپس واخلی او حکومت د دا بل پاس کړی، زۀ به شکر گزار یمه۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ کیسی Statement دے رہے ہیں کہ ہیلتھ سیکرٹری بھی کہہ رہا ہے اور ایجوکیشن سیکرٹری بھی کہہ رہا ہے کہ ہمارے پاس 2008 تک کوئی پوسٹ خالی نہیں ہے؟ اگر نہیں ہے تو پھر یہ کنٹریکٹ پر کیوں ہیں؟ اگر نہیں ہیں تو پھر یہ سکول اور کالجز خالی کیوں ہیں؟ اگر نہیں ہیں تو پھر یہ ہسپتال خالی کیوں ہیں؟ ایمپلائیز نہیں ہیں تو اسلئے خالی ہیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، کوئی نہیں ہیں تو خالی ہیں۔ جناب سپیکر! نہیں ہیں۔ نہیں، میں آپ کو وہ نہیں کرتا۔ جناب سپیکر، میرا بیسک پوائنٹ یہ ہے، اب اس چیز کا فیصلہ کرنا ہے کہ اگر ہائیکورٹ کا چیف جسٹس اور تین ججز مل کر ایک بورڈ بنا کر کہتے ہیں کہ یہ لڑکا سول جج کے قابل ہے تو آپ کہتے ہیں کہ نہیں، یہ Proper forum نہیں ہے، یہ پبلک سروس کمیشن میں جا کر اپنی Competency ثابت کرے۔ اگر

چار پچیس، پچیس سال تجربہ کے حامل ڈاکٹرز بیٹھ کر ایک ڈاکٹر کی Competency ثابت کریں اور وہ کہہ دیں کہ یہ اس قابل ہے کہ اس کو ڈاکٹر لیا جائے، تو آپ کہتے ہیں کہ نہیں، آپ یہ نہیں کر سکتے، پبلک سروس کمیشن میں جاؤ، وہاں پر میرٹ اس سے اچھا ہے۔ اگر تیس، تیس سال سروس والے پرنسپلز اور پرانے ڈائریکٹرز کا بورڈ بنا کر آپ ایک آدمی کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ لیکچرر بننے کے قابل ہے اور آپ اسے کہتے ہیں کہ نہیں، تم نہیں ہو، وہ پبلک سروس کمیشن آپ سے زیادہ Competent ہے اور آپ سے زیادہ اس کی Competency ہے کہ وہ ان کی بھرتی کرے گا؟ جناب سپیکر، میری درخواست ہو گی کہ اگر بشیر خان مانتے ہیں تو میں نے اس میں صرف ایک Word کا کہا ہے، اگر Verbally آپ مجھے ہاؤس سے اجازت لیکر یہ Amendment پیش کرنے کی اجازت دے دیں یہ Rules relax کرنے کی، پہلے میں اس کو یہ Amendment پڑھ کر سناتا ہوں۔ میں اس طرح نہیں کرتا جناب سپیکر، میں بھی چاہتا ہوں کہ یہ صوبہ میرٹ پر چلے، میں بھی چاہتا ہوں لیکن سالوں سال جناب سپیکر، لوگ Contracts پر چھ، چھ مہینے کیلئے سال، سال کیلئے بھرتی ہو رہے ہیں اور وہ دو، دو مہینے بھرتی ہونے سے یعنی مدت ختم ہونے سے پہلے ان کو پھر شک پڑتا ہے، غم پڑتا ہے کہ میری مدت ملازمت ختم ہو جائے گی تو جناب سپیکر، میں نے صرف یہ ایک چھوٹا سا، ایک تو یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہے کہ ایڈہاک، یہی بات ہے کہ ایڈہاک اور کنٹریکٹ میں زمین اور آسمان کا فرق ہے جناب سپیکر۔ Contract can be for a specific period only because contract کا مطلب ہوتا ہے کہ یہ ایک پیریڈ تعین ہوتا ہے تو میں نے لکھا ہے اس میں کہ 'The word Adhoc' may be substituted by the word 'Contract' and after substitution Clause (2) may be read as follow, post to be filled on contract basis'. اب اگر یہ Amendment ہاؤس-----

<u>جناب سپیکر:</u> یہ آپ کونسی Amendment کی بات کر رہے ہیں؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر! یہ میں نے آپ سے کہا، میں نے آپ سے کہا کہ میں یہ نئی Amendment لا رہا ہوں، اگر ہاؤس مجھے اجازت دے دے، بشیر خان اجازت دیتا ہے تو پھر ہم اس کو Move کر لیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ نئی Amendment کی بات کر رہے ہیں؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> ہاں سر، نئی ہے۔

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> میں اس میں تھوڑی سی Clarification پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس میں، آپ قاضی صاحب، تھوڑا سا بیٹھ جائیں۔
جناب عبدالاکبر خان: سر، میں رول کی Suspension کی درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اجازت دیں تاکہ میں اس پر۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: آپ ایسا کریں نا اوریجنل بل میں Amendments کیلئے علیحدہ بل لے آئیں۔
جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں سر، میں تو ہاؤس سے اجازت لینا۔۔۔۔
جناب سپیکر: انہیں ہم ہاؤس میں ڈسکس کر کے اور ہاؤس کے ذریعے آپ کی تجاویز کو شامل کر لیا جائے گا۔
جناب عبدالاکبر خان: سر! میں رول 240 کے تحت رول 98 کی Suspension کی درخواست کرتا ہوں۔ ہاؤس اگر رول 98 کی Suspension کی میری درخواست منظوری کرتا ہے تو پھر میں یہ Amendment پیش کر سکتا ہوں، جناب سپیکر۔

(شور)

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب۔
سینئر وزیر (بلدیات): بات یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ ایڈہاک کو ختم کر کے اس کی جگہ کنٹریکٹ کا لفظ استعمال کیا جائے۔ سپیکر صاحب، دا ایڈھاک چه دے، دا اوریجنل آرڈیننس کښے دے، مونږ صرف د شپږ، دا دوئ وائی چه کلونو نه خلق ناست دی او یو سړے دوه کاله کار اوکړی او بیا وائی چه پبلک سروس کمیشن ته د لاړ شی سپیکر صاحب، زما ډیپارټمنټ دے، مخکښے نه Already مونږ په دے باندے دلته لګیا یو، یو بل سره اختلاف کوؤ۔ هیلتھ ډیپارټمنټ واخلئ، ایجوکیشن ډیپارټمنټ واخلئ، یو کمیټی د ډیپارټمنټ جوړه شی چه پروموشن یا دا اپوائنمنټ دوئ اوکړی نو منسټر به هغوی باندے پریشر نه اچوی؟ نو مونږ خو دا وایو چه دا د Purely هلته لاړ شی چه هلته دوئ وائی چه کلونو نه پراته دی نو ما ته د اوښائی چه کوم کال نه پینډنګ پروت دے؟ ما ته د اوښائی۔ دوئ سره ریکارډ شته؟ سپیکر صاحب، خالی په خبرو نه کیږی۔ ما تاسو ته فلور آف دی هاؤس دا خبره اوکړه، دا مونږ میټنګ اوکړو، هغوی راته وئیل چه 2008 نه مخکښے مونږ سره پینډنګ نشته۔ زما وزیرانو صاحبانو دواړو اعتراض کړے وو۔۔۔۔۔
جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): نه دیکښې لږ فرق شته۔ موږ دے نه پس به میټنګ کوؤ او پبلک سروس کمیشن نه بغیر موږ چا ته اجازت نه ورکوؤ چه منسټر پرے Influence اوکړی یا بل څوک پرے Influence اوکړی نو دے د پاره۔ بل دا چه دوئ وائی چه دا یو سړے درے کاله کار کوی، که څلور کاله کار کوی، هغوی باندے پابندی خو نه ده، لاړ د شی، پبلک سروس کمیشن ته د پیش شی۔ چه هغه پبلک سروس کمیشن پاس کړی نو سر په سترګو د راشی۔ هغه پبلک سروس کمیشن ته لاړ شی، هلته فیل کیږی او چه کوم سړے پاس کیږی، هغه به پریږدو او چه کوم فیل کیږی، هغه به موږ اخلو؟-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نه اودریږه چه جواب Complete کړی نو هله بیا-----

سینئر وزیر (بلدیات): دا د ایډهاک خبره چه ده، بالکل دا اوریجنل آرډیننس کښے د دے نه بغیر او دا Contract basis باندے سبا بله ورځ، دوئ وائی چه دا ټول Contract موږ Permanent کړو نو How it is possible چه یو کنټریکټ باندے خلق ئے-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

Senior Minister (Local Government): That is not possible unless and until they go to the Public Service Commission. هلته شی، خپل امتحان پاس کړی، بیا به راځی، هغه به کیږی، داسے نه شی کیدے۔ سپیکر صاحب، او دا دے هاؤس ته پیش کړی، موږ به ئے Contradict کړو۔ دا خبره نه شی کیدے، How it is possible to do that? 'ایډهاک' Already اوریجنل آرډیننس کښے شته نو دے وجے نه دا د Intact وی۔ سبا به دوئ پاسی چه قرارداد پیش کوم چه دا کنټریکټ د ټول Permanent شی نو دا به څنګه کیږی؟ بیا پبلک سروس کمیشن د هم سر اوخری او بیا به هر څه کیږی او د خلقو به په میرټ باندے کار نه کیږی، سپیکر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب Contend کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ دو ڈیپارٹمنٹس میں 2008 میں کوئی Pendency نہیں ہے تو مجھے یہ بتایا جائے کہ پھر یہ کنٹریکٹ لیکچررز جو ہیں، یہ تو پوسٹیں خالی ہیں تب کنٹریکٹ پر بھرتی ہوئے ہیں۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر۔

جناب عبدالاکبر خان: میری بات سنیں، مجھے تو بولنے دیں نا جی۔ مجھے تو بولنے دیں، آپ تو بول چکے ہیں نا۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اوہو، آپ تو بول چکے ہیں نا، مجھے بولنے دیں نا۔ جناب سپیکر! میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کے ساتھ کوئی Pendency نہیں ہے تو پھر یہ لوگ جو کنٹریکٹ پر بھرتی ہوتے ہیں، اس سے پہلے یہ ڈیپارٹمنٹ ریکویزیشن کرتا ہے پبلک سروس کمیشن کو کہ ہمارے پاس اتنی پوسٹیں ہیں، آپ ان کیلئے ٹیسٹ اور انٹرویو منعقد کر کے ہمارے لئے ریکروٹمنٹ کر دیں تو پبلک سروس کمیشن اپنا پراسس کرتا ہے۔ اب اگر ان کے ساتھ Pendency نہیں ہے تو یہ کنٹریکٹ پر جو ہزاروں ہیں تو یہی تو ہیں جن کی جگہیں خالی ہیں۔ پبلک سروس کمیشن کو ریکویزیشن کی گئی ہے اور پبلک سروس کمیشن نے ابھی تک ان کیلئے ریکروٹمنٹ نہیں کی ہے، اسلئے تو یہ خالی ہیں جناب سپیکر، ورنہ پھر کنٹریکٹ پر ضرورت کیا ہے کہ آپ لے رہے ہیں؟ جب پوسٹ نہیں ہے تو کنٹریکٹ پر کیوں لے رہے ہیں؟

سینیئر وزیر (بلدیات): اس کے جواب میں جناب سپیکر، میں یہ کہوں گا اور جیسا کہ یہ فرما رہے ہیں کہ یہ پوسٹیں اتنی خالی کیوں پڑی ہیں؟ جو نئے کالجز بنتے ہیں، نئے ہاسپٹلز بنتے ہیں، تو ان کو Instructions دی ہیں کیبنٹ کمیٹی نے کہ آپ مہربانی کر کے چھ مہینے سے زیادہ عرصہ کیلئے جو لوگ ہمیں چاہیئے ہوں گے تو ان کیلئے بھی سیکرٹریز کو کہا ہے کہ ہمیں ڈیمانڈ دیں تو اس کیلئے بھی پبلک سروس کمیشن نے کہا ہے کہ ہم تیار ہیں کہ اس کو بھی ہم Fill کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا ہے کہ اگر یہاں پر کوئی Pendency ہے تو دوبارہ کیبنٹ کے جو ممبرز صاحبان ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کر ڈسکس کر کے Pendency کو ختم کریں گے مگر یہ جی ایڈہاک کو Permanent کرنا یا کنٹریکٹ کو Permanent کرنا جو ہے، یہ اسوقت ہمارا مسئلہ جو ہے، وہ صرف یہ ہے کہ چھ مہینے کی جگہ ہم ایک سال کی ریکویسٹ کرتے ہیں

ہاؤس سے کہ ہمیں اجازت دی جائے اور عبدالاکبر خان کا اگر کوئی اور Amendment ہے تو وہ اس وقت لائیں تو پھر اس پر ڈسکشن کریں گے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر صاحب! میں اس سلسلے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں، اگر آپ اجازت دیں۔

جناب سپیکر: کیا؟ قاضی صاحب آپ کیا پیش کرنا چاہ رہے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر! میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ عبدالاکبر خان فرما رہے تھے کہ یہاں پر Word 'Adhoc' use ہوا ہے اور یہاں حقیقت میں کوئی بھی Adhoc employee Departments کے پاس نہیں ہے، سارے کے سارے Contracts ہیں۔ سر! فرق یہ ہے، یہ ان کا بیان تھا، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر Contract employees ہوں سارے تو ہم ان کو Terms fix کر کے جو دیتے ہیں کہ جی آپ چھ ماہ کیلئے ہیں، ابھی ہم اس کو سال کرنا چاہتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں اس کو کنٹریکٹ بناتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ اس کے ساتھ ایک ہم پروویژن دیتے ہیں کہ جس لمحے ہم نے چاہا، ہم آپ کو نکال دیں گے، آپ کسی کورٹ کو بھی نہیں جا سکتے اور آپ اپنا کلیم ہم پر نہیں ڈالیں گے۔ اسلئے ہم ان کو ایڈہاک کہتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ یہ ہے کہ لیگل اگر ہو تو آپ لوگ کہہ رہے ہیں کہ Specified ہے، تو پھر Contract نہیں ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں اس کو Specify کر کے ساتھ ہی کہہ دیتا ہوں کہ آپ کو ہم ہٹا سکتے ہیں۔ اگر کنٹریکٹ ہو تو پھر وہ کہتا ہے کہ مجھے چھ ماہ بعد یا سال بعد، وقت سے پہلے آپ نہیں نکال سکتے لیکن اب میرے پاس جو نہی کمیشن کا سیلیکٹی آتا ہے تو میں ان کو باہر نوکری سے خارج کرنے کا اختیار رکھتا ہوں، اسلئے میں انہیں ایڈہاک کہتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ تو آپ کے Contract notification میں ہوتا ہے۔ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اصل میں خود ختم ہو جائے گا، وہ تو آپ کے Terms and conditions میں ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، Clarify کریں، یہ پوائنٹ کیا ہے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ 'ایڈہاک' کا لفظ جو ہے، یہ تو اسوقت آرڈیننس میں نہیں ہے، یہ تو شروع سے آرڈیننس میں آیا ہے۔ یہ تو بیس دفعہ اسمبلی میں رہے ہیں، یہ کبھی ایڈہاک اور کنٹریکٹ کا جھگڑا ہی نہیں پیدا ہوا۔ ہم نے صرف جو ریکویسٹ کی ہے ہاؤس سے کہ ہمیں چھ مہینے کی بجائے

ایک سال کی Permission دی جائے۔ یہ باتیں جو کرتے ہیں، اس کیلئے پھر دوبارہ Amendment لائیں، اس پر بیٹھ کر ڈسکس کر کے کمیٹی میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

سینئر وزیر (بلدیات): آپ بات کہتے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

سینئر وزیر (بلدیات): آپ کہتے ہیں نا، آپ کے کہنے سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ آپ کہتے رہیں، ایڈہاک تو تقریباً تیس سے چل رہا ہے تو کیسے نہیں آپ کہتے؟ کہتے رہیں۔

جناب سپیکر: جی ثاقب خان چمکنی، آپ کا بھی اس میں Amendment ہے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ پبلک سروس کمیشن د Constitution د آرټیکل 242 لاندے جوړ دے، د دے یو خاص Importance دے چه د میرټ Violation نه کیږی او یو خاص Rules, uniformity په Selections باندے Apply کیږی۔ مسئله اوس ورکښے داسے ده سر، چه د Departmental inefficiencies راغلی دی۔ Departmental inefficiencies داسے دی چه زمونږه سینئر منسټر صاحب هم خبره اوکړه چه دوئ ته پکار دی چه پته وی چه هر کال زمونږه به څومره کسان پینشن کیږی، څومره به زمونږه Vacancy create کیږی او هغسے هغه خپل یو پلاننګ جوړ کړی چه کال مخکښے دوئ پبلک سروس کمیشن ته خپل ریکویزیشن اوکړی چه هغه دومره زما پوسټونه Advertise کړئ او مهربانی اوکړئ چه Advertise شی نو په هغے باندے هغه کار اوکړی۔ مسئله دا ده چه Departmental inefficiencies دومره زیاتے شوے دی چه دوئ هغه نه کوی نو بیا څه چل اوشی چه شپږ میاشتو کښے ورته یو ځل راشی چه زما دا لس کسان بھرتی کړه، دے د پاره بیا د پبلک سروس کمیشن ټوله مشینری به په دے باندے کار کوی۔ هغے کښے به یو لوئے پروسیجر روان وی، هغے کښے به هر Advertisement کیږی، د هغے انټرویو سټیج نه وی راغلے چه بیا ډیپارټمنټ ورته اولیکی چه دولس نور اوکړه۔ دا Purely inefficiencies دی چه هغے د وجے نه پبلک سروس کمیشن خپل کار Properly نه شی کولے او د هغے د پاسه پبلک سروس کمیشن دومره کار کړے دے لکه

زمونږه سینیئر منسټر صاحب تاسو ته په ریکارډ باندے اووئیل چه 2008 نه بغیر د هغوی Pendencies نشته، نو خبره داسے ده چه په دے جهګړه کښے مونږه راپریوځو چه دا پبلک سروس کمیشن له ورکول پکار دی که نه دی پکار؟ Departments د خپلے Inefficiencies لرے کړے، پکار ده چه یو کال مخکښے هغوی ته پته وی چه دومره کسان Pensionable دی، دا په سروس رولز کښے دی چه څوک په پینشن ځی، ریټائرمنټ باندے ځی، د هغوی به یو کال مخکښے، د هغوی سروسز رولز دا وائی چه د هغوی پروسیجر پکار دے چه سټارټ شی نو هغوی ته پکار ده چه پته وی او دا ځیزونه اوکړی۔ مسئله داسے ده سر، چه دا Federal laws کښے دی، فیډرل رولز کښے جی د ایډهاک بیل Definition دے، د کنټریکټ بیل Definition دے او رول کښے Permanent بیل Definition دے۔ مونږه او زما مشر ورور عبدالاکبر صاحب ته هم زما دا خواست دے چه کنفیوز کول نه وی پکار۔ د ایډهاک Definition راواخلئی نو ایډهاک Definition دا دے چه It is temporary engagement او هغه ځائیونو کښے Temporary engagement دے چه چرته کیسز پینډنګ وی په پبلک سروس کمیشن کښے۔ پکار ده سر، چه مونږه د Definition دا Confusions اخوا کړو۔ د ایډهاک نوکریانو، د Adhoc appointments یو خپل Necessity ده، د کنټریکټ خپل ده خو چه اوس مونږ دا یو بل کښے دغه کوؤ، ایډهاک ئے ختموو نو هم به مونږ نقصان کوؤ خو چه د ایډهاک پیریډ مونږه بیا دومره زیاتوؤ چه هغه کال ته راځی او د Contract basis باندے شی نو هغه بیا هم غلطه ده جی۔ Adhoc is a pure temporary engagement, arrangement'. دا چه تاسو You are giving them the status of کال ته کوئ، شپږ میاشتے کوئ نو contract employment, نو سر، دا خبره کوم چه پبلک سروس کمیشن باندے بوجهـ دے، هغوی نه شی Deliver کولے ځکه چه Department inefficient دے۔ دے باندے سر، زما اعتراض دے جی، زۀ په دے سره بالکل ملګرتیا نه کوم، Public Service Commission is a body to ensure merit او د دے میرټ Highlight کول، د دے Importance highlight کول ستاسو دے 240 آرټیکل کښے دے، Constitution دے جی، This is supreme اوس مونږ ته څه

مسئله راغلے ده، سر؟ مونږه غلطیانے دا کوؤ چه مونږه د خپل ډیپارټمنټ Inefficiency په ایډهاک او په کنټریکټ باندے بیا پورا کولو کوشش کوؤ۔ هغے کښے سر، دا سے چل اوشی چه د۔۔۔۔

<u>ایک آواز:</u> وایه، وایه۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> د سپیکر صاحب توجه دے ته نه ده جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی ثاقب خان!

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> ما د پاره جی ضروری سپیکر صاحب دے۔ (قہقہہ) سر! هغے کښے دا سے چل اوشی چه پرابلمز دا سے پیدا کیږی لکه چه ایډهاک والا راځی دلته، چه کله نه دا اسمبلی راغلے ده کم از کم شپږ دا سے ګروپونه دی چه بهرځی، سینیئر منسټر صاحب هم تلے دے، زمونږه ډپټی سپیکر صاحب هم تلے دے، دا سے د اپوزیشن لیډران هم تلی دی او هغوی ته وائی چه مونږه به تاسو، هغوی وائی کنټریکټ د هم اوکړئ اوس یو کال تاسو ایډهاک باندے سړے اخلئ، یو کال نو تاسو په دے سوچ اوکړئ، On job د هغه به څومره ټریننګ شوے وی؟ یو کال به د هغه On job training شوے وی نو چه د حکومت Sources هم پرے اولګی، د حکومت کار هم پرے اوشی، هغه ته On job training هم ملاؤ شی، بیا خو زیاتے دے چه تاسو هغه Permanent کوئ نه نو څه به کیږی چه پبلک سروس کمیشن نه بغیر ایډهاک ازم باندے خلق کوی۔ مونږه به ئے نه کوؤ، بل به ئے اوکړی، د حکومت ایډهاک ازم باندے به اوشی او که بیا یو کال په هغے باندے د هغه ټریننګ اوشی او هغه بیا چه اوکاږی هم نو دا بیا غلطی ده۔ سر! زما Amendment څکه دے چه رولز دا وائی هر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> او د ریږه هغوی ته، هغه ستا Amendment ته بیا راځو۔ Let me put this Bill to the House. The motion before the House is that the North West Frontier Province Public Service Commission (Amendment) Bill, 2008' may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Consideration stage, since no amendment has been moved by …….

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دیکبنے زما-----

جناب سپیکر: نه، هغه بل دے، ستا هغه بل ستیج دے۔ ون کبنے نشته، ون کبنے خو ستا امنډمنټ نشته کنه، This is Clause (1)۔

جناب عبدالاکبر خان: دا کلاز ون دے ؟

(شور)

Mr. Speaker: This is Clause (1). Since no amendment has been moved by any Honourable Member in Clause (1) of the Bill, therefore, the question before the House is that the Clause (1) may stand part of the Bill?. Those who are in favour of it may say 'yes'and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause (1) stands part of the Bill. Amendment in Clause (2). Now Mr.Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please move his amendment in clause (2) of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، ما نه خو د زلیخے قصه هیره کړه، اوس راته وائی چه بیا اووایه۔ خوځه او به وایو جی۔ (قہقہہ) Sir, I request to move the North West Frontier Province Public Service Commission (Amendment) Bill, 2008.

جناب سپیکر: کلاز (2) کبنے ستا سو Amendment راغلے دے جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: او کنه سر، په دے مے د سکشن کولو کنه جی۔

جناب سپیکر: تهٔ Move خو کړه کنه۔ خپل Amendment move کړه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بنه جی بنه۔ I request to move the North West Public Service Commission (Amendment) Bill, 2008.

(شور)

Mr. Speaker: Now the motion…..

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ کلاز (2) میں اپنی Amendment پیش کریں گے، یہ تو بل کے متعلق بتا رہے ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: ستاسو چه کوم Amendment دے ، کلاز (2) باندے مو راوړے دے ، هغه تاسو اووایئ۔

(شور)

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان کا مائیک آن کریں ذرا۔

Mr. Saqib Ullah Khan Chamkani: I request to move amendment in the North West Frontier Province, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2008.

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! انہوں نے یہ دوبارہ بل کو دہرا دیا۔ یہ جو اس بل کے کلاز (2) میں اپنا Amendment لائے ہیں، وہ پڑھیں۔

Mr. Speaker:- Read it again on the request of Mr. Pir Sahib.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: With all due apology to the Pir Sahib, Sir, I request to move amendments in the North West Frontier Province Public Services Commission (Amendment) Bill, 2008.

آوازیں: خپل Amendment اووایه کنه۔

(شور)

Mr. Speaker: It is simply amendment in the clause (2), please read out your amendments.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: I move that in Clause (2) the words 'one Year' may be substituted by the word 'three months'.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the Honourable Member in Clause (2) of the Bill may be adopted? Those who are in favour of it may say 'yes' and those who are against it may say 'No'

Voices: No.

جناب سپیکر: 'ناں' ، 'ناں' خو لږ راغلو۔

آوازیں: نہیں، نہیں۔

(شور)

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may stand up on their seats.

(اس مرحلے پر گنتی کی گئی)

<u>Mr. Speaker:</u> Sit down please. Now those who are against it may stand up.

(The motion was rejected)

<u>Mr Speaker:</u> The 'Noes' have it. The amendment is dropped and original Clause (2) stands part of the Bill. Now passage, the honourable Minister for….

(شور)

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ حاجی صاحب نے اس پبلک سروس کمیشن کے بارے میں بات کی ہے، میں وفاقی پبلک سروس کمیشن کے Against نہیں ہوں۔ جناب، میں اس کے بارے میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کے بعد آپ وضاحت کریں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> ہاں، اس کے بعد ہی میں وضاحت کرنا چاہونگا۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کے بعد یہ وضاحتیں پھر چلیں گی۔ The Honourable Minister for Local Government on behalf of Honourable Chief Minister, N.W.F.P, to please move that the North-West Frontier Province Public Service Commission (Amendment) Bill, 2008 may be passed. Honourable Minister for Local Government, please.

<u>جناب بشیر احمد بلور:</u> ټولو نه مخکښے زۀ د خپل ټول هاؤس شکر گزار يمه چه دا زمونږه Amendment دوئ ډراپ کړو۔ زۀ دا پيش کومه جی چه پبلک سروس کميشن (امنيډمنټ) بل، 2008 کو پاس کرنے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ Preamble رہ تھا۔ Preamble also stands part of the Bill. The motion before the House is that the North-West Frontier Province Public Service Commission (Amendment) Bill, 2008 may be passed? Those who are in favour of it may say 'yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Bill is passed without amendments.

(تالیاں)

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، جس طرح میں نے کہا ہے کہ میں پبلک سروس کمیشن کے خلاف نہیں ہوں لیکن میرا صرف پوائنٹ یہ تھا کہ گریڈ گیارہ سے یا گریڈ سات سے لیکر گریڈ سترہ تک جو ساری پوسٹیں ہیں صوبہ سرحد میں، ان کی Capacity اتنی نہیں ہے اور اسی وجہ سے ہمارے جو سارے تعلیمی ادارے ہیں یا ہسپتال ہیں یا اور گورنمنٹ کے ادارے ہیں، وہ متاثر ہو رہے ہیں۔ اب اگر ایک دفتر میں ایک اسسٹنٹ کی پوسٹ خالی ہو جاتی ہے، اس کیلئے بھی آپ کو پبلک سروس کمیشن کے پاس جانا پڑے گا اور دوسرا جناب سپیکر، اگر 240 کے تحت آپ دیکھیں، یہ 240 اس ہاؤس کو اختیار دیتا ہے کہ یہ پبلک سروس کمیشن کیلئے اپنا قانون بنائے، آپ کا فیڈرل پبلک سروس کمیشن کیلئے جو ہے، وہ ادھر بنے گا۔ پراونشل پبلک سروس کمیشن کا اختیار اس اسمبلی کو حاصل ہے، اسلئے میں Legislator کی حیثیت سے یہ Propose کر رہا تھا کہ ان کے ساتھ اور آج میں پھر کہہ رہا ہوں کہ آپ نے تو ایڈہاک کو دیدیا لیکن جناب سپیکر، آپ کے سارے کنٹریکٹ پر ہیں، آپ ہر ایک کے لیٹر میں لکھتے ہیں، Appointment letter Appointee میں کہ آپ Contract appointee ہیں تو یہ چیز آپ کے Contract appointee کو Cover نہیں کرے گی۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! میں۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: بس وہ ختم ہو گیا، جی بات ختم ہو گئی۔

مجلس منتخبہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Item No. 10. The Honorable Minister for Higher Education, N.W.F.P/Chairman Select Committee on Islamia College University Peshawar Bill, 2008, to please move for extention in the period for presentation of the Report of Committee in the House. Honourable Minister for Higher Education'please.

Minister for Higher Education: Thank you, Sir. I beg to move under the second proviso to sub rule (1) of 94 of the Provincial Assembly of NWFP Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for making report of the Select Committee on Islamia College University Peshawar Bill, 2008, may be extended till date and I may be allowed to present the report of the Select Committee in the House under rule 95.

Mr. Speaker: The question before the House is that extention in period may be granted to the Honourable Minister to present the report of the Select Committee on Islamia College University Peshawar Bill, 2008? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No.

(The motion was carried)

Mr Speaker: The ‘Ayes’ have it. Extention in period is granted. Item No. 11. Honourable Minister for Higher Education/ Chairman Select Committee on Islamia College University Peshawar Bill, 2008, to please present before the House the report of the Committee. Honourable Minister for Higher Education, please.

مجلس منتخبہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Minister for Higher Education: Thank you, Sir. I beg to present the report of the Select Committee on Islamia College University Peshawar Bill, 2008 in the House.

Mr. Speaker: It stands presented. Item No. 12. The Honourable Minister for Higher Education, NWFP to please move for leave of the House to withdraw the Islamia College University Peshawar Bill, 2008, under sub rule (1) of rule 107 of the Rules of Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. The Honourable Minister for Higher Education please.

مسودہ قانون کا واپس لیا جانا

Minister for Higher Education: I beg to move under sub rule (1) of rule 107 of the Provincial Assembly of NWFP, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, and in pursuance of the decision of the Select Committee on Islamia College University Peshawar Bill, 2008, that leave may be granted to withdraw the Islamia College University Peshawar Bill, 2008, introduced on the 26th of August in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House …..

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آنریبل منسٹر صاحب بضد تھے کہ ہم اس بل کو پاس کرانا چاہتے ہیں۔ اس وقت میں نے اس کے سلیکٹ کمیٹی کے پاس جانے کیلئے درخواست کی اور جناب سپیکر، ہاؤس نے اس کو سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیج دیا۔ اب اگر اس وقت بھی اس کی Opposition نہ کرتا تو وہ بل جو اسلامیہ کالج

یونیورسٹی کا بل تھا، پاس ہو جاتا اور آج جب آپ واپس لے رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے ہماری بات مان لی ہے یا اس بات میں وزن تھا۔ اسلئے جناب سپیکر، میری حکومت سے درخواست ہے کہ ہم جو بات کرتے ہیں، وہ اس بل پر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ بھی ہمارے ساتھ تعاون کریں، ہم بھی تعاون کریں گے اور اس کے بعد۔۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، مونږ خو په دے حیران یو چه عبدالاکبر خان اپوزیشن کښے دے یا گورنمنټ کښے دے چه دے وائی چه ہم یہ کرتے ہیں، ہم یہ کرتے ہیں؟ (تالیاں) He is in Government او ټریژری بنچز باندے ناست دے۔ بس دا ده چه دا کومے کمیټئی چه دی، سپیکر صاحب، دا کمیټئی د هاؤس د پاره وی چه هلته مونږه همیشه کوم وخت ګنړو، دا خو هاؤس دا فیصله کړے وه چه دا د کمیټئ ته لاړ شی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): که دهٔ فیصله کړے وه نو بیا خو دا کمیټئ ته نه تلو۔ دلته هاؤس فیصله اوکړه چه دا کمیټئ ته لاړ شی نو په دے وجه دا کمیټئ ته تلے وو۔ مونږ ته پته وه چه دیکښے Defects وو، اوس Defects اوباسو، بیا به راشی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔

جناب عبدالاکبر خان: نه جی هغه وخت ما دا اپوز کړے وو، ما خبره کړے وه او دیکښے امینډمنټ راویستے وو۔

سینئر وزیر (بلدیات): تا خبره کړے وه او مونږه پرے پوهیدو، هله خو مونږه کمیټئ ته واستلو که نه کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں پھر اس کو۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the Honouabe Minister to withdraw the Islamia College University Pesahawar Bill, 2008. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted and the Bill be considered as withdrawn

(تالیاں)

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب کا مائیک آن کریں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، تاسو ته علم دے جی چه زمونږ ډیر لوئے پرابلم چه دے ، هغه د سوات حالات داسے دی چه هغے کښے مونږ ډیر زیات کوشش اوکړو ، زما دے هاؤس ته هم پورا معلومات په دیکښے شته چه مونږ هغوی سره ایګریمنټ هم اوکړو ، 15 Points agreement مونږه اوکړو خو د هغے باوجود حالات داسے جوړ شو ، د هغے ډیټیل ته زۀ نه ځم خو حالات داسے جوړ شو چه مونږ ته هلته ډیر لوئے تکلیفات پیدا شو۔ د هغے په وجه زمونږ ایم پی ایز صاحبان چه دی ، داسے مشکل حالات زمونږ دی ، د منسټر صاحب دوه Young وریرونه شهیدان شو ، زمونږ د واجد علی خان ورور ، زمونږ د وقار خان ورور او پلار او ترونه ، زمونږ دا ټول خلق ، داسے زمونږ د ایم پی ایز صاحبان خپلوان ، زمونږ مشران ، ټول هلته دے وخت کښے داسے حالاتو کښے دی چه هلته مونږ ډیر زیات تکلیف کښے یو او حکومت مکمل کوشش کړے دے خو زمونږه بد قسمتی دا ده چه هلته مونږ داسے حالات پیدا نه کړے شو چه هلته حالات پورا نارمل شی باوجود د دے چه یو کال نه فوج هلته دے او فوج هم مونږ نه دے غوښتے ، هغه وخت هغه حکومت فوج غوښتے وو او ایکشن ئے تقریباً یو کال کیږی چه هلته روان دے خو د هغے باوجود حالات نه نارمل کیږی۔ که ما ته تاسو اجازت راکړئ ، زۀ دا ریکویسټ کومه او ما یو قرارداد لیکلے دے ، هغه زمونږ صابر شاه صاحب هم لوستے دے او زمونږ سکندر خان هم ، زمونږ دا لودهی صاحب هم او داسے تاسو مونږ ته مهربانی اوکړئ چه دا زۀ به د Rule suspension دپاره request اوکړم که دوئ څه خبره کوی ، او د کړی او بیا ما ته اجازت راکړی چه مونږ دا قرارداد پیش کړو هاؤس کښے او دا قرارداد مونږ پاس کړو۔

جناب سپیکر: درانی صاحب، تاسو دیکښے خبره نه ده کړے۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): په دیکښے زمونږه خپل موقف دے۔

جناب سپیکر: جی، جی، اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: مهربانی، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: خو دا ډرافټنګ لږ ښائسته اوکړئ۔ ګوره دغسے خیرن ډرافټنګ به نه رالیږئ جی۔ هلته شته Members' facilitation۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب، بشیر بلورصاحب چه څه خبره اوکړه، حقیقت دا دے، دلته زمونږه ډیر قابل احترام ممبران دی او د دوئ تکیلف اد د دوئ د خلقو تکلیف چه دے، د دوئ د کور تکلیف چه دے، دا مونږ خپل تکلیف ګنړو او ډیر معزز خلق دی او په دے باندے هیڅ اختلاف هم نشته۔ چه دا هلته څه حالات دی، په دے باندے به په دے صوبه کښے او په دے ملک کښے یو سړے هم قدرے خوشحاله نه وی خو چه څومره هلته غم دے، په هغے کښے مونږ برابر دوئ نه زیات شریک یو۔ دا زمونږ اخلاقی د ټولو یو ذمه داری ده خو سپیکر صاحب، عجیبه خبره ده، ګورنمنټ پاسیږی دلته او هغه قرارداد پاس کوی، زهٔ په دے نه پوهیږم چه دا سوات قبائلو کښے دے او که دا په سیټلډ ایریا کښے دے؟ که چرته دا سوات د سیټلډ ایریا حصه وی او حکومت د دوئ خپل وی او نن اختیار کمشنر ته ورکړے شوے دے چه د لاء اینډ آرډر مسئله چه ده، هغه د ناظم نه اغستے شوے ده او هغه ټول ذمه دار چه دے، هلته کمشنر دے او د دے ټول آپریشن انچارج چه دے په سیټلډ ایریا کښے، هغه نن هلته کمشنر، ډی آئی جی او ډی پی او دے نو زهٔ حیران په دے یمه چه څنګه یو قرارداد راځی او هغه ریکویسټ کوی چه فوج د هلته غلط کارونه نه کوی؟ که چرته فوج زیاتے کوئ، مونږ د هغے مذمت کوؤ خو دا خو د حکومت دومره کمزوری ده، دا د هغے دومره بے بسی ده چه دلته پکار دی چه دوئ دا کور کمانډر او ورسره کیبنټ راوغواړی او که کیبنټ د نه وی، چیف منسټر صاحب د ځان ته راوغواړی او چه دوئ ته کوم خدشات دی، د دوئ ادارے دی، د دوئ سره مکمل وسائل شتے، د دوئ سپیشل برانچ دے، د دوئ انټلیجینس دے نو دوئ د په هغے باندے په دے بنیاد

باندے کار اوکړی چه چرته هلته د فوج نه غلطی کیږی، چه سحر مونږ پاسو، د بیګناه لس کسانو په کورونو باندے ګولے لګیدلے وی او هلته ښځے، هلته بچئی، هلته ماشومان د هغے په زد کښے راځی، د دے حمایت څوک کولے شی؟ خو مونږ وایو چه دا د قرارداد خبره نه ده، دے باندے یو کلک موقف د چیف منسټر او د دوئ کیبینټ پکار دے۔ دا کله هم هلته فوج د دوئ په دائره اختیار کښے نه راځی، دا سیټلډ ایریا ده او په دیکښے چه ګورنمنټ نه غواړی، فوج قطعاً په هغے باندے اقدام نه شی کولے۔ که چرته دوئ دا غواړی، په دے باندے زما ګزارش دا دے۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر۔

قائد حزب اختلاف: زهٔ هغه ځائے ته راځم بشیر خان، په دے تکلیف کښے مونږ، تاسو ټول مبتلا یو خو مقصد زما دا دے چه قرارداد دلته چا ته کوئ؟ آیا هغه قرارداد تهٔ خپل وزیر اعلیٰ ته کوے؟ په سیټلډ ایریا کښے که وزیر اعلیٰ ته کوے نو بیا خو خپل وزیر اعلیٰ ته څنګه قرارداد کوے؟ اوس به دلته د دے هاؤس نه تاسو پاسئی، که چرته تهٔ فوج ته کوے، که چرته تهٔ وفاقی حکومت ته کوے نو کم از کم وفاقی حکومت سره تهٔ په دے بنیاد باندے هلته خبره اوکړه چه زهٔ خو ستا دلته فیډرل ګورنمنټ کښے هم درسره یمه، په فیډرل ګورنمنټ کښے زمونږ هم نمائندګی ده نو هغه په دے بنیاد باندے چه که چرته زمونږ دا صوبائی حکومت په دے باندے یو کلک موقف اختیار کړی او کوم خلق چه بیګناه پکښے شهیدان شوی دی، په هغے کښے زخمی شوی دی، د هغوی د پورا نامے راغونډے کړی۔ مونږ دا وایو چه د هغوی سره مکمل زمونږه همدردی ده او زهٔ اوس نه پوهیږمه چه صرف په دے بنیاد باندے د قرارداد مقصد څه دے چه زمونږ خپله سیټلډ ایریا ده، زمونږ حکومت دے او مونږ پکښے قرارداد چا ته پیش کوؤ؟

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، کچھ آپ۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زهٔ شکر ګزار یمه د درانی صاحب خو یوه خبره کلیر کوم چه د کمشنر ایګزیکټیو اختیارات نشته۔ کمشنران چه کوم مونږ مقرر کړی دی، هغوی ریونیو د پاره شوی دی ولے چه د دوئ اختیارات چه دی، دا شپږم شیډول کښے دی، هغه فیډرل ګورنمنټ کوی، صوبائی حکومت هغے کښے نه شی

کولے۔ بله چه دوئ دا خبره اوکړله چه دا چا ته قرارداد پیش کوئ؟ نو سپیکر صاحب، زمونږ دا ایم پی ایز صاحبان د خپلو حلقو نه راغلی دی، د دوئ خلق هم څه غواړی چه زمونږ د پاره دوئ څه خبره کوی؟ که یو انسانی همدردئ د پاره مونږ دا وایو چه دا هاؤس ته د راشی، لږ اخبار کښے راشی، د خلقو لږه تسلی اوشی چه دا خلق هم هلته لګیا دی څه خبره کوی۔ کوم پورے د دوئ دا خبره چه مونږ فوج سره خبره اوکړو یا مرکزی حکومت خبره اوکړی، نو زهٔ معافی غواړم درانی صاحب نه، دوئ پخپله مرکزی حکومت کښے ناست دی کنه، مونږ خبرے کړے دی ټولو ته خو مونږ دا وایو چه زمونږ لاسونه لږ مضبوط شی چه د دے هاؤس نه یوه خبره لاړه شی او زمونږ لاسونه مضبوط شی چه مونږ هغوی سره په کلکه خبره اوکړو نو صرف زما دا ریکویسټ دے او دا یو انسانی همدردئ د پاره زهٔ ریکویسټ کوم چه رول 240 لاندے رول 124 تاسو Suspend کړئ چه زهٔ دا قرارداد پیش کړم۔ زهٔ خواست کوم دے هاؤس ته چه دا قرارداد مونږ Unanimously پاس کړو نو دا به ډیره مهربانی وی۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب سپیکر، دا خبرے ریکارډ باندے شته او د دے نه علاوه زمونږ د بنوں کمشنر خو پورا په ایډمنسټریشن کښے د ریونیو نه علاوه احکامات جاری کوی۔ ما په دے فلورباندے وئیلے وو چه هغه داسے احکامات جاری کوی چه هغه د ایډمنسټریشن سره تړلی دی نو دلته مونږ چه اخبار ګورو، ټی وی ګورو نو کمشنر په لاء اینډ آرډر باندے میټنګ راغوښتے وی، هغه چیئر کوی نو زما صرف، دا زمونږ ورونړه دی، زهٔ په دے بنیاد باندے خو په دے قرارداد کښے یو شے دے چه دا د موثر شی۔ مونږ خو دا وایو چه دا آپریشنونه د بند شی، د دے خلقو سره د مذاکرات اوشی او که چرته تاسو مذاکرات اوکړئ، دا خبره ګوره که په آپریشنونو باندے کیدے، یو کال اوشو سوات کښے د آپریشن خو حل ئے نه دے راوتے۔ مونږ دا غواړو چه په دیکښے د مذاکراتو لاره اختیار شی او مونږ دا وایو۔۔۔۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات):</u> جناب سپیکر۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> یوه خبره کوم بشیر خان، زهٔ کښینم، نور زما ستاسو سره څه په دے باندے، داسے بنیاد باندے زهٔ خبره نه کوم خو یو حقیقت ته راځم چه د دے

ملک آرمی چیف آف سټاف کله بهر دنیا ته ځی خو هغه دا خبره کوی چه تاسو افغانستان کښے امن باندے کار شروع کړئ، فوجی طاقت د هغے مسئلے حل نه دے ، چه کله زمونږ پرائم منسټر او زمونږ پریذیډنټ بهر دنیا ته وائی چه تاسو په امن باندے راشئی، په افغانستان کښے تاسو امن لاره اختیار کړئ نو زۀ دا تپوس کوم چه په خپل ملک کښے دوئ څنګه آپریشن کوی بیا ؟ نو پکار دا دی چه په خپل ملک کښے هم آپریشن بند کړی۔

سید محمد صابر شاه: دے باره کښے زۀ هم عرض کول غواړم۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زۀ دوئ ته جواب ورکوم، ما ته اجازت راکړئ۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، خو پیر صاحب څه وئیل غواړی نو بیا جواب ئے اوکړئ۔ تاسو کښینئی، بشیر صاحب، تاسو کښینئی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دا درانی صاحب خبره اوکړله، افسوس دا کوم چه ما مخکښے هم دا عرض اوکړو چه زمونږ حکومت چه Take over اوکړو نو مونږه اول د مذاکراتو خبره اوکړه۔ مونږ خو دا وایو چه مذاکرات نه بغیر مسئلے نه حل کیږی خو دا مونږ اوګنړو چه چا د طورے په زور زمونږ په سر باندے ټوپک ایښودے وی او خبره کوی، دا خبره مونږ نه کوؤ۔ مونږ خبره هغه وخت کوؤ چه خپله هغه اسلحه د کیدی، مو نږ سر په سترګو خبرے کولو له تیار یو۔ مونږ خو بنیادی دا، زۀ دا خبره کوم نو بیا ماحول خرابیږی، مولانا صوفی محمد اووه کاله قید وو، دوئ دومره جرات نه شو کولے چه هغه ئے ریلیز کړے وے۔ مونږ خو د پریذیډنټ آف پاکستان او د امریکے مخالفت اوکړو او مونږ هغه پریښودو او کور ته مو اورسولو۔ مونږ چه کوم وخت دے باندے خبرے کړے وے د سوات والو سره، خدائے شاهد دے چه هغه وخت مونږ باندے آرمی او د امریکے دومره پریشر وو چه دا معاهده مه کوئ؟ مونږ خو خبرو اترو له، په مونږ ډزے کیږی، په مونږ بلاسټونه کیږی او داسے په سوات کښے هر څه چه شوی دی، دا یو ورځ کښے شوے دی سپیکر صاحب؟ دا خو پینځه کالو نه Continue دی۔ د دوئ د پینځو کالو د حکومت وجه وه چه د حکومت په وجه دوئ هلته خلقو له دومره مراعات ورکړی وو چه هلته دا هر شے شوے دے۔ دا مولانا فضل الله

صاحب یو ورځ کښے جوړ شو؟ دا خو د پینځه کالو د دوئ د حکومت هغه غلط کارونه وو چه نن هغه آسمان ته ښتلے دے۔ دلته ټریننګ کیمپونه چا جوړ کړی وو؟ دوئ ته پته نه وه؟ دوئ چه فورس غوښتے وو، د هغه وخت دوئ ته معلومات نه وو؟ مونږ خو دا غواړو چه خبرے کوؤ خو اسلحه د کیدی نو خبرو کولو د پاره مونږ تیار یو او دا یو معمولی غوندے قرارداد دے، دے باندے دومره لوئے خبرے کول پکار نه دی۔

جناب سپیکر: جی پیر صابر شاہ صاحب۔

قائد حزب اختلاف: مونږ دے باندے حقیقت خبرے کوؤ۔

جناب سپیکر: بس دے جی، دا څومره چه اوږد یږی _ پیر صاحب، خبره را غونډه کړئ۔ پیر صابر شاه صاحب۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: بس جی یو وضاحت اوکومه۔ صوفی محمد صاحب سره د دوه سوه کسانو څه په سیټلډ ایریا کښے نه وو نیولے شوے-----

(شور)

قائد حزب اختلاف: او دے ئے بیا رها کړے دے او بیا صوفی محمد صاحب د دوئ شکریه ادا کړے وه۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: پیر صابر شاه صاحب۔ پیر صابر شاه صاحب، خبره راغونډه کړئ۔

قائد حزب اختلاف: او کوم Commitment چه دوئ صوفی محمد صاحب سره کړے دے، هغه د ګورنمنټ پورا کړی۔

جناب سپیکر: پیر صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، شکریه۔ زۀ دواړه فریقین ته وایم چه جذبات، هغه اصل شے چه کوم دے، هغه سوات کښے چه کوم صورتحال دے جناب سپیکر، انتهائی خطرناک صورتحال دے۔ ستاسو په خیال دے هاؤس کښے اوس مونږه خو شمار هم کوؤ خو ګڼوړیږو چه دا څومره ایم پی ایز کورونه، ورونړه شهیدان

شوی دی او هغوی جنازو ته هم نه دی تلی، لاس نیوے ئے په ریسٹ هاؤس کښے اوکړے نو مطلب دا دے چه ډیر لوئے خطرناک صورتحال دے او دے صورتحال کښے به هم قطعاً یو Political games یا Mileage په بنیاد باندے مونږه نه کوؤ۔ ډیرے ښائسته خبرے درانی صاحب اوکړے او ډیرے ښه خبرے بشیر بلور صاحب اوکړے، مقصد زمونږ د ټولو دا دے، ښه بد زۀ اووایمه، خیر دے۔ (قہقہے) مقصد زمونږ د ټولو دا دے چه په سوات کښے امن د راشی۔ دا سیټلډ ایریا ده، دا زمونږه ذمه داری ده خو یو شے جناب سپیکر، آپریشن حوالے سره به زۀ دا اووایم چه څو پورے زما ذاتی انفارمیشن دے د میډیا نه یا د سوات نه چه خلق راشی، آپریشن حوالے سره زۀ دا وایمه چه د دے آپریشن هیڅ پته نه لګی چه دا آپریشن چه کوم دے، آیا دا د تخریب کارو خلاف دے او که دا آپریشن د سوات د خلقو خلاف دے؟ (تالیاں) دا کلیرنس په دیکښے نشته او زۀ څکه وایم، ما د دوئ خبره اوکړه چه دوئ هم صحیح وئیلی دی او دوئ هم صحیح وائی۔ حقیقت دا دے چه هلته کښے آپریشن زمونږه آرمی کوی او د آرمی اوسه پورے چه څومره آپریشن شوے دے، داسے واقعات هم دی چه آرمی دے ځائے کښے پرته ده او په څو قدم کښے یو کور چه دے، د هغه پورا کور خلق په ګولو باندے ویشتلے کیږی لیکن زمونږ چه کوم فورسز پراته دی، هغوی ته منتونه کیږی او هغوی په هغے کښے Interference نه کوی۔ سوال دا دے چه آیا دا آپریشن د سوات د عوامو خلاف دے، که دا آپریشن د هغے عناصرو خلاف دے چه کوم بے ګناه خلق وژنی؟ نو جناب عالی، زۀ دا ګزارش کوم چه د دے قرارداد مونږ مخالفت نه کوؤ لیکن جناب سپیکر، صوبائی حکومت یقناً د دے ذمه وار دے۔ په سیټلډ ایریا کښے چه څه هم کیږی، ذمه واری د حکومت ده۔ فوج چه نن راغلے دے، زۀ چه وایم چه دوئ هم صحیح وائی، دوئ هم صحیح وائی، دوئ نن د فوج په موجودګئ کښے هغه آپریشن ته سینه ایښے ده او درانی صاحب د خیره سره فوج رابللے وو نو دواړو به خپل ځائے باندے د حالاتو په تناظر کښے۔۔۔۔۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>سید محمد صابر شاہ</u>: زۀ دا وایمه۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، خبره دا ده چه۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جی گزارش کوم، گزارش کوم،۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: خبره دا ده چه اوس دے هاؤس کښے اووئیلے شو چه مونږ فوج رابللے وو، د ریکارډ درستګئ د پاره زهٔ دا وایم، دا زما سره هم شته دے، دیکښے مونږ وئیلی دی چه آرمی واپس کړئ، دا اخبار کښے شته او ما لیکل هم کړی دی چه دا آرمی د سوات نه واپس لاړه شی۔

جناب سپیکر: اکرم خان صاحب، تاسو کښینئ۔ ګوره ، تاسو وینئی دا رول 223 څه وائی؟ چه یو ممبر صاحب ته ما فلور ورکړو نو نور د هغے کښے Inference نه کوی۔ آپ بیٹھیں جی۔پیر صاحب،پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: تاسو ما ته فلور راکړے دے۔ ګزارش دا دے۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں،تاسو کښینئ، د بل ممبر Continuity مه خرابوئ۔

سید محمد صابر شاہ: میں جناب،ابھی بات کر رہا ہوں۔درانی صاحب فرما رہے ہیں کہ جناب،ایک پاؤں ایک طرف ہے،دوسرا دوسری طرف،یقیناً یہ بھی غلط کر رہے ہیں اور انہوں نے بھی غلط کیا تھا،میرے پاؤں دونوں طرف ہیں۔ (تالیاں) گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کیلئے جو آپریشن کر رہے ہیں، آپ کور کمانڈر سے،میں چیف منسٹر صاحب سے کہونگا کہ کور کمانڈر صاحب آئیں،یہاں ہمارے سوات کے جو ممبران صاحبان ہیں،ان کے ساتھ بیٹھیں کہ کیا ہو رہا ہے وہاں پہ، حقائق کیا ہیں؟ عام قرار دادیں پیش کر کے اس حد تک تو یہ بات صحیح ہے کہ ہم صرف ان کے آنسو پونچھنا چاہتے ہیں لیکن سوات کے عوام پہ جو ظلم اور جو زیادتی ہو رہی ہے،آج جس آگ میں سوات کے عوام جل رہے ہیں،اس کا تدارک ان قرار دادوں میں نہیں ہے۔جناب سپیکر، میں پریکٹیکل، میں جو گزارش کرتا ہوں ہم قرارداد کی حمایت کرتے ہیں لیکن یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے سوات کے مسائل حل نہیں ہونگے۔آپ کور کمانڈر صاحب کو بلائیں کہ اب تک جو انہوں نے وہاں پہ آپریشن کیا ہے،آپ کی Achievement کیا ہیں؟آپ نے کیا Achievements کی ہیں، کس حد تک آپ نے کنٹرول کیا ہے؟اور اگر وہ اس کو کنٹرول نہیں کر سکتے تو پھر وہ بھی ہمیں بتائیں، بات چیت کا جو راستہ ہے، جی بالکل جو حالات ہمارے ہیں، بات چیت کے علاوہ اس کا

کوئی حل نہیں ہے، کوئی راستہ ہمارے پاس نہیں ہے۔آپ جتنی گولیاں برسائیں گے، میں سمجھتا ہوں آپ طالبان کی بات کرتے ہیں،آپ اگر کسی کے گھر پر گولہ باری کریں گے،آپ اگر کسی کا گھر جلائیں گے، ان کی شنوائی نہیں ہوگی،اگر میرے ساتھ ہوگا تو پھر میں بھی 'طالب' ہی ہوں گا، میں نے بھی وہی کچھ کرنا ہوگا جو آج آپ جس کو 'طالب' کہتے ہیں، وہ کر رہا ہے۔یہ افغانستان سے شروع ہوا ہے قبائلی علاقوں میں اور آج سیٹلڈ ایریاز میں جتنے بھی آپ آپریشنز کر رہے ہیں، You are going to increase the number of 'Talibans'،آپ خدا کیلئے ٹھیک ہے Carrot اور Stick کا جو فارمولا ہے،اس کو استعمال کریں لیکن میں بلور صاحب سے کہتا ہوں کہ For the sake of God کہ ہمارے پریس کیلئے، صرف اپنے حکومت کی Face saving کیلئے آپ یہ بات کہہ رہے ہیں کہ جناب، ہم مذاکرات کرتے ہیں لیکن لوگ ہمارے ساتھ مذاکرات کیلئے تیار نہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں آپ تمام چینلز کو استعمال کریں،آپ کے پاس جو ادارے ہیں،آئی ایس آئی ایک ادارہ ہے، وہ اگر آپ کے ہاتھ میں نہیں ہے تو آپ ریکویسٹ کر سکتے ہیں مرکز سے۔مرکز میں آپ کی حکومت ہے، درانی صاحب مرکز میں حکومت میں بیٹھے ہیں،آپ حکومت میں بیٹھے ہیں،آپ کی آئی ایس آئی،آپ کی اسپیشل برانچ ہے، ان لوگوں کے ساتھ رابطے ہیں جو آج آپ کے ساتھ متصادم ہیں،آپ کی ایجنسیوں کے ان کے ساتھ رابطے ہیں، یہ میں دعوے سے کہتا ہوں، ان کو بٹھائیں کہ ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کے ذریعے سے ان مسائل کو حل کریں لیکن اگر اس مسئلے کو آپ صرف چوہے بلی کے کھیل تک محدود رکھیں گے اور انہی میں سے آپ Political mileage لینے کی کوشش کریں گے تو سوات کے لوگ مرتے رہیں گے، اسی طرح ان پر بمباریاں ہوتی رہیں گی، لوگوں کے گلے کٹتے رہیں گے، مسائل کا حل نہیں نکلے گا۔خدا کیلئے سچائی کی طرف آئیں اور اپنا کردار ادا کریں، ہم ساتھ دیں گے۔ حکومت اپنا کردار ادا کرے، ہم اس کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ پیر صاحب، بہت شکریہ آپ کا۔ معزز وزیر صاحب اور معزز ممبران صاحبان نے رول 124 کو رول 240 کے تحت Suspend کرنے کی التجا کی ہے تاکہ انہیں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے تو آیا معزز ایوان اس کی اجازت دیتا ہے؟ جو اس کے حق میں ہیں وہ 'ہاں' میں جواب دیں اور جو اس کے مخالف ہیں وہ 'ناں' میں جواب دیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی ہاں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

قرارداد

سینیئر وزیر(بلدیات): مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، زهٔ شکرگزار یم ستاسو او د ټول هاؤس هم، خو زهٔ اوس هم په دے فلور آف دی هاؤس باندے دا Comitment کوم چه حکومت هر وخت خبرو اترو ته تیار دے۔ مونږ دا پوهیږو چه بغیر د خبرو دا مسئله نه حل کیږی۔ فوج خو ایسته پاکستان کښے هم خپل ایکشن کړے وو، پاکستان مات شو او پاکستان پاتے نه شو نو زمونږ اوس هم ایمان دا دے چه د خبرو اترو نه بغیر نه کیږی خو د خبرو اترو د پاره هم یو لاره پکار ده سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ "یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ضلع سوات میں فوری طور پر امن قائم کیا جائے کیونکہ ہمارے صوبے میں امن کے قیام کیلئے فوج کو آخراشد ضرورت کے تحت بلایا گیا تھا جبکہ فوج کی موجودگی کے باوجود سوات میں امن کے قیام کے حصول میں کافی مشکلات درپیش ہیں۔ خدانخواستہ اگر فوج بھی امن کے قیام میں ناکام رہی تو سوات خطرناک طور پر خانہ جنگی، خون خرابے سے دوچار ہو جائے گا اور اسطرح فوج سے عوام کا اعتماد اٹھ جائے گا جو نہایت خطرناک نتائج کا حامل ہو گا جبکہ موجودہ جاری طویل فوجی آپریشن پر عوام کے تحفظات موجود ہیں کیونکہ عام شہریوں کی جان ومال کو بھاری نقصان پہنچا ہے اور بنیادی ڈھانچہ تباہ ہو کر رہ گیا ہے، لہذا لوگوں کے تحفظات کو دور کرنے کیلئے اور ان کی جان ومال کو تحفظ فراہم کرنے اور امن کے قیام کیلئے ہنگامی طور پر خاطر خواہ اور موثر اقدامات اٹھائے جائیں۔ مالاکنڈ ڈویژن کے عوام کا مطالبہ شرعی نظام عدل آرڈیننس، جسے صوبائی حکومت پہلے ہی مرکز کو بھجوا چکی ہے، فوری طور پر نافذ العمل کیا جائے"۔ بس زما خواست به وی چه مهربانی د اوشی، Unanimously دا قرارداد د پاس کړے شی۔

جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، یہ ادارے تو عوام کی خدمت کیلئے ہیں۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: فوج تو امن کیلئے ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted by majority.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ Unanimously نہ ہوئی۔

جناب سپیکر: ایک اسراراللہ خان گنڈاپور صاحب۔آئٹم نمبر 13

(شور)

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں تو یہ کہنا چاہتی ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس خبره ختمه شوه. د هغے نه پس اوس ښوک۔۔۔۔۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

(قطع کلامیاں)

Malik Qasim Khan Khattak: Sir, point of order.

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! یہ مسئلہ دوبارہ ہاؤس کو پیش ہوگا لیکن یہ اگر اتفاق کیلئے آپ کرتے ہیں تو اس کیلئے میں کھڑا ہوں۔ میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ یہ اسراراللہ خان گنڈاپورا کی ایک ریزولیوشن ہے جو کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں اسی پر آپ کو دعوت دیتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف: میں بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں اسی پر آپ کو دعوت دے رہا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: میں بات کرتا ہوں۔ ہم نے، سکندر خان صاحب نے، نگہت اورکزئی صاحبہ نے ایک قرارداد موو کی ہے، قرارداد مذمت اور اس پر جنرل بحث ہو کیونکہ یہ پوری قوم کا مسئلہ ہے اور اس سے

ہم نجات چاہتے ہیں۔ اگر ہم اس کو اکٹھا لیں، پھر ایڈ جرنمنٹ موشن اس سلسلے میں لائیں اور اس پر ایک قرارداد مذمت بھی لائیں۔

جناب سپیکر: جی جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔ ان کی قرارداد ہے، لہذا ان سے پوچھتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، ایک منٹ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری ہے، ایک منٹ سر۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اس سلسلے میں سر، تجویز میری یہ ہے کہ ہم دونوں کا مدعا ایک ہی ہے-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جب ایک ممبر صاحب بولیں تو آپ ذرا خاموشی سے Kindly ان کو سن لیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں یہ چاہتا ہوں کہ بحث کے بعد ریزولیوشن موو کرائیں۔ بحث کے بعد ریزولیوشن متفقہ لے آئیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں تو یہ-----

جناب سپیکر: اسی پر آپ بولنا چاہتے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں۔

جناب سپیکر: تو آپ ذرا اس کے بعد بات کریں۔ جی اسرار اللہ خان گنڈاپور۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ آپ بہت زیادتی کر رہے ہیں، سر۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ میں آپ کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ اس انتہائی اہم مسئلے پر آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر: یہ ایجنڈے پر ہے۔ آپ کو ابھی یاد آیا اور یہ ایجنڈے پر ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، ہمیشہ سے آپ نے جب سے اس ایوان کا کنٹرول سنبھالا ہے، یہ خاصہ رہا ہے کہ جب بھی کوئی اہم نوعیت کا مسئلہ ہو، آپ نے باقی مسائل کو پس پشت ڈال کے ہمیں یہ موقع دیا ہے کہ ہم اس پر بحث کریں۔ ساتھ ہی میں گورنمنٹ کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے لگی لپٹی رکھے بغیر

اس اہم مسئلے کو منظور کیا اور فوری طور پر یہ زیر بحث لائے۔ اپوزیشن لیڈر، اکرم خان درانی کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے بھی مجھے یہ Surety دی تھی کہ ایڈ جرنمنٹ موشن کیلئے جو چودہ اراکین کی ضرورت ہے، ان کی پارٹی میری حمایت کریگی۔ سر، یہ میری ذات واحد کا مسئلہ نہیں بلکہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے اور میری یہ گزارش ہوگی کہ پورا ہاؤس اس پر بحث کرے کیونکہ آج اگر ہم ان حالات کو صرف پنجاب تک ہی محدود چھوڑ دیتے ہیں کہ یہ پنجاب کا مسئلہ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ بحیثیت پختون قوم اور اس کے نمائندہ ہونے کے ہم وہ حق ادا نہیں کر پائیں گے۔ سر، جب 26 نومبر کو بمبئی میں دھماکے ہوئے تو ہر ذی شعور شخص نے اس کی مذمت کی کیونکہ انسانیت کا جہاں بھی قتل ہو چاہے، چاہے وہ کفار ہوں، وہ عیسائی ہوں، وہ یہودی ہوں، ہم اس کی مذمت کرتے ہیں کہ ایسے دل سوز واقعات نہیں ہونے چاہئیں لیکن ہمیں اس وقت دکھ ہوا کہ ہمارے پڑوسی ملک نے اپنی ناکامیوں پر پردہ ڈالنے کیلئے فوراً جس طریقے سے امریکہ نے القاعدہ کو 9/11 کے بعد مورد الزام ٹھہرایا، پاکستان کے سر ان الزامات کو تھوپنے کی پوری کوشش کی گئی اور ہماری گورنمنٹ کو ایک مخمصے میں ڈال دیا، کبھی پاکستانی ایجنسیوں، کبھی پاکستانی حکومت اور کبھی غیر ریاستی عناصر کو اس کا مورد الزام ٹھہرایا گیا اور بھارتی تجزیہ کاروں نے تو یہاں تک پاکستان کے Anchor person کو ٹیلیویژن پر کہا کہ ہم اپنی لگی ہوئی آگ تو بجھالیں گے، شاید آپ ہماری مدد کے بغیر صوبہ سرحد میں لگی ہوئی آگ بجھا نہ سکیں۔ یقیناً سر، ان کا اشارہ ہمارے صوبے کی طرف تھا، قبائلی علاقوں کی طرف تھا اور اس شورش کی طرف تھا جس سے آج ہمارا اور آپ کا واسطہ ہے۔ سر، یعنی بھارت کے تجزیہ کاروں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ قبائلی علاقوں میں ان کا عمل دخل ہے اور وہاں پر ان کے جو چودہ قونصلیٹ ہماری مغربی باڈر پر پڑی ہوئی ہیں، وہ افغان صدر، حامد کرزئی کی لمبی عمر کی دعائیں نہیں مانگ رہے بلکہ ہمارے صوبے کے حالات خراب کر رہے ہیں۔ سر، ہمیں دکھ ہوتا ہے کہ جمہوریت کی علمبردار اور اسی کی دہائی میں جو انہوں نے اپنی غلطیوں کا ازالہ کرنے کیلئے 9/11 کے بعد پاکستانی حکومت کا Support مانگا تو امریکی حکومت نے اپنے سات سالہ دہشتگردی کے خلاف لڑنے والے فرنٹ لائن سٹیٹ کو ایک دفعہ پھر تنہا چھوڑ دیا اور بھارت کے اس ہرزہ سرائیوں پر نہ صرف خاموش رہے بلکہ پہلے اپنے لئے اور آج بھارت کیلئے 'Do more' کی پالیسیاں اپنائے ہوئے ہے۔ کبھی امریکی سینیٹر، کبھی ان کے سیکرٹری، کبھی انڈر سیکرٹری قطاروں میں جا رہے ہیں ہندوستان اور ان کو تھپکی دے رہے ہیں کہ بالکل جو آپ کا موقف ہے، یہ ٹھیک ہے اور واپسی پر پاکستان حکومت کو بھی یہ لیکچر دے جاتے ہیں کہ آپ مہربانی

کر کے بھارت کا خیال رکھیں اور ان کے جو خدشات ہیں، ان کا سدباب کریں۔ سر، جمہوریت کے یہ علمبردار ان کو شعلوں میں لپٹا ہوا میریٹ ہوٹل تو نظر نہیں آیا جس میں نقصان اس سے کہیں زیادہ تھا اور جس میں ان کے سیکرٹریوں اور انڈر سیکرٹریوں کو تو چھوڑیں، کوئی امریکی حکومت کی طرف سے بیان تک ہم نے نہیں دیکھا بلکہ اس کو دہشتگردی کے خلاف جاری جنگ کا خمیازہ گردانا گیا۔ جناب سپیکر! شاید یہ ہماری ان خدمات کا صلہ تھا جن کو سرانجام دینے کیلئے کبھی فوجی حکومت اور کبھی جمہوری حکومت نے غیروں کی جنگ کو اپنی جنگ کہا۔ جناب سپیکر، آج پھر ہم عالمی طور پر تنہا ہیں حالانکہ ہمیں یہ سات سال میں باور کرایا گیا کہ 9/11 کے بعد پوری دنیا ہمارے ساتھ ہے ہمارے اصولی موقف کی وجہ سے۔ جناب سپیکر، شاید یہ خیال ایک جرنیل کو تو کیمپ ڈیوڈ کی ملاقات کے بعد آیا ہو کیونکہ وہ امریکہ کے خاص دوستوں میں سے تھا لیکن ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ جب اٹھارہ فروری کو قوم نے اس جرنیل کے خلاف فیصلہ دیا تو ایک جمہوری حکومت کو یہ توفیق کیوں نہ ہوئی کہ جابر سلطان کے منہ پر کلمہ حق کہیں اور کہیں کہ اگر کل تک ڈمہ ڈولہ اور وزیرستان میں امریکی کارروائیوں کو پاک فوج کی کارروائی کہہ کر اس پر اس کے حق میں بیانات دیئے گئے تو آج ہماری فضائی حدود کی خلاف ورزی کو ہماری فوج کے سپریم کمانڈر کیوں Technical violation کا نام دے رہے ہیں؟ کیوں سر، ہماری قوم کا مورال ڈاؤن کیا جا رہا ہے؟ حالانکہ سر، شراب کی بوتل پر روح افزا لکھ دینے سے وہ حلال نہیں ہو جاتی۔ میں سر، یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنی غلطیوں سے سیکھنا چاہیئے۔ سینتیس سال پہلے اور جب بنگلہ دیش علیحدہ ملک نہیں بنا تھا تو اس وقت بھی طیارہ سازش کا ایک ڈرامہ رچایا گیا تھا اور بھارتی حکومت نے اس کے بعد اپنی فضائی حدود ہم پر بند کر دی تھیں اور اس کے بعد سقوط ڈھاکہ کا سانحہ ہوا۔ آج پھر اس قسم کا ماحول بنایا جا رہا ہے جناب سپیکر، کہ بمبئی دھماکوں میں ہمیں ملوث دکھا کے غیر تو غیر ہم نے اپنے دوست ملک چائنا کو بھی دفاعی پوزیشن پر ڈال دیا ہے کیونکہ ہم خود کہتے ہیں کہ غیر ریاستی عناصر اس میں ملوث ہیں۔ جناب سپیکر، ان رفاعی تنظیموں کو جن کے متعلق یو این کی رپورٹیں موجود ہیں کہ انہوں نے زلزلہ کے دوران اہم امور سرانجام دیئے، یو این کی ایک سیکورٹی کونسل کی ریزولیوشن جو شاید ابھی تک باقاعدہ ہماری حکومت کو موصول بھی نہیں ہوئی تھی ایکشن لیا گیا اور ہمارے دوست ملک چائنا جو اس کو ویٹو کر سکتا تھا، کو بھی یہ توفیق نہیں ہوئی کیونکہ ہم خود غیر ریاستی عناصر کو اس کے کھاتے میں ڈال رہے ہیں کہ وہ اس میں Involve ہیں۔ جناب سپیکر! ہمارے قابل وزیر دفاع صاحب نے تو یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اگر ہم یہ ایکشن نہ لیتے تو پاکستان دہشتگرد ملک تصور

ہو جاتا لیکن فوراً ہی نیوز بولٹن میں پتہ چلی کہ امریکی حکومت نے کہا کہ ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں تھی۔ جناب سپیکر! اگر اس قسم کے معاملات ہوں اور ہم اس طریقے سے باقیوں کی زیادتیوں کا جواب نہ دے سکیں اور اپنوں پر ہی بار بار ایکشن لیں تو جناب سپیکر، یہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔ اس لمبی تمہید سے میرا مقصد جناب سپیکر، اپنی حکومت پر تنقید برائے تنقید نہیں بلکہ میرا خیال ہے کہ ہمیں ایک ذمہ دار ملک کی حیثیت سے بھارت پر یہ واضح کرنا چاہیے کہ 9/11 کو 26/11 لکھنے سے نہ ان کی حیثیت امریکہ کی سی ہے اور نہ اللہ کے حکم سے اور ہمارے عوام کی کوشش سے اور فوج کی پوری کوشش سے ہماری حیثیت افغانستان کی طرح ہے۔ کیوں نا سر، ہم انڈیا کو یہ واضح طور پر بتاتے کہ اپنی Security lapse اگر وہ کل کو کارگل میں تھے، اس پر پردہ ڈالنے کی بجائے یا آج بمبئی میں ہیں، وہ واجپائی صاحب کے جو انڈیا شائنگ کے جوان ہیں یا Feel good والے ان کی جو انڈیا قوم ہے، اس کو یہ کیوں نہیں بتاتے کہ بھئی آئیں، اپنی سرحدوں کی حفاظت کریں اور آپ کے جو Security lapse ہیں، اس کا ازالہ کریں بجائے اس کے کہ ہم ہر وقت یہ الزامات پاکستان کو دیں؟ جناب سپیکر! ایسی فضائی خلاف ورزیاں نواز شریف صاحب کے ٹائم میں بھی ہوئی تھیں کارگل کے دوران لیکن اس وقت پاکستان کی فوج نے ان طیاروں کو مار گرایا تھا اور جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب بھی بجائے اس کے کہ ان کے بیانات جو کہ ان کی طرف سے دینے چاہئیں تھے، ہم یہ دیں کہ یہ Technical violation ہے، ہمیں اینٹ کا جواب پتھر سے دینا چاہیئے تاکہ انڈیا حکومت، انڈیا سرکار کو یہ پتہ چل جائے کہ ہم شورش میں یقیناً الجھے ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم ایک Demoralized قوم نہیں ہیں اور ابھی میں سمجھتا ہوں کہ وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنی سمت کا تعین کریں۔ مرکز میں ہماری پارلیمان موجود ہے، وزیر اعظم صاحب نے اس سلسلے میں عوام کی تمناؤں کے بالکل حق میں ایک بیان بھی دیا ہے لیکن سر، یہ سمجھتا ہوں میں کہ ایک پختون قوم اور صوبہ پختونخوا کے غیور عوام کی حیثیت سے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے بھارت سرکار کو ہم یہ پیغام دیں، سرحد مغربی ہو یا مشرقی، جب بھی آپ کے ناپاک عزائم پاکستان کے خلاف ظاہر ہونگے تو آپ کا مقابلہ پختون، سندھی، پنجابی، مہاجر، بلوچی، سنی، شعیہ یا طالبان سے نہیں بلکہ ایک پاکستانی قوم سے ہوگا اور سر، آخر میں میں علامہ اقبال کے اس شعر پہ اپنی اس مختصر تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

ہارون نے کہا وقت تیرے ہے لب پہ پسر سے
جائے گا کبھی تو اس راہ گزر سے

پوشیدہ ہے کافر کی نظر سے ملک الموت
لیکن نہیں پوشیدہ مسلمان کی نظر سے

شکریہ، سر۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جی اکرم خان درانی صاحب۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ۔ اسرار گنڈاپور صاحب نے جس موضوع پر بات کی، اس دن بھی اس نے کوشش کی تھی اور ہم نے بھی اسی پر اظہار خیال کرنے کی کوشش کی تھی اور پھر ہم نے یہی بات کی کہ ایک ایڈجرنمنٹ موشن لاتے ہیں اور سب اس پر پھر بات بھی کرلیں گے اور اس کے بعد پھر میں نے، سکندر خان شیر پاؤ نے اور نگہت نے ایک قرارداد مذمت بھیج دی ہے، وہ بھی ہے تو بات کرنے کے بعد میں گزارش بھی کرونگا کہ سارا ایوان اگر اس پر بھی اتفاق رکھتا ہے تو پھر اس پر بھی بات کریں گے۔ اصل میں جو بات ہے، یہ میرے خیال میں پہلی بار نہیں ہے کہ انڈیا پاکستان کے بارے میں جس طرح الزامات لگاتا ہے اور پھر اس کی میڈیا جس انداز سے یہاں پر اس کو اچھالتی ہے، یہ آج سے نہیں ہیں بلکہ پاکستان اور انڈیا کے اس وقت سے ہیں جب ہماری کچھ جنگیں بھی آپس میں لڑی جاچکی ہیں اور ہمیشہ وہ اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ جب بھی پاکستان کے اندر کوئی اس قسم کی باتیں ہوں، جو موجودہ صورتحال ہے، اس سے بھی وہ بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں اور ایک ایسا واقعہ سامنے لاتے ہیں جس سے پوری دنیا میں پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں بمبئی کا جو واقعہ ہوا، ہمیں افسوس ہے جی، کوئی بھی انسان اگر آپ دیکھیں ہمارے مذہب میں تو ہے کہ اگر کسی ایک انسان کی زندگی بچائی جائے، اس سے کوئی بڑھ کر بات ہو نہیں سکتی اور ہمارا مذہب بھی ہمیں سکھاتا ہے تو ہم کس طرح وہاں پر اتنی زیادہ تعداد میں ہزاروں لوگوں کو مروا سکتے ہیں؟ اور پھر اس واقعے کے اندر ہی وہ شروع ہے اور پھر انڈیا کی ساری میڈیا جو ہے، وہ الزام لگا رہی ہے کہ اس میں پاکستان ملوث ہے اور پھر افسوس کی بات ہے کہ یہاں پر بھی ہماری طرف سے کوئی اس قسم کی بات وہاں پر نہیں پہنچتی کہ اگر وہ الزام لگا رہا ہے تو ہمارے پاس تو ثبوت بھی ہیں اور جسطرح اسرار گنڈاپور صاحب نے کہا کہ افغانستان میں تو ابھی تعمیر بھی اتنی نہیں ہے اور اس کے ہر ایک حصہ میں آدمی جا بھی نہیں سکتا اور وہاں پر ابھی جو موجودہ حکومت ہے، وہ صرف کابل تک محدود ہے تو افغانستان کے اندر سترہ قونصلیٹ اس بات کی دلیل

ہے کہ وہاں پر انڈیا آتا ہے اور وہ ہمارے باڈر کے ساتھ سترہ قونصلیٹ کھولتا ہے، اس کا واضح معنیٰ یہ ہے کہ وہ یہاں پر مداخلت کرتا ہے۔ لوگوں کو بھیجتا ہے اور پاکستان کے یہاں پر جو کچھ حالات ہیں، اس میں بھرپور مداخلت کرتے ہیں لیکن یہ پہلی بار نہیں ہے کہ معذرت خواہانہ ہماری جو بات ہوتی ہے۔ میں ایک ایسا واقعہ آپ کو بتادوں کہ میری گورنمنٹ کے دوران پشاور میں تین چینی جو تھے، ان کو قتل کیا گیا اور پھر میں نے وہ خود ہی Investigation کی اور تیسرے دن میں نے اس کی رپورٹ منگوالی اور اس رپورٹ میں یہ واضح بات ہے کہ بیس بیس لاکھ روپے دیئے تھے انڈیا نے اور ان چینیوں کو یہاں پر مروادیا تھا کہ پاکستان اور چین کے جو تعلقات ہیں، وہ ختم ہو جائیں۔ میں نے فوری طور پر چین کے Ambassador کو بلایا اور میں خود بھی ایمبیسی پہنچا اور اس کو ساری صورتحال سے آگاہ کیا اور میں نے اپنے ڈی آئی جی مروت کو ہدایات دیں کہ آپ فوراً پریس کانفرنس پر جائیں اور ان لوگوں کو اشکارہ کریں کہ اس میں انڈیا اور باہر کے ممالک ملوث ہیں لیکن پریس کانفرنس کے بعد وفاقی حکومت سے ڈائریکٹ ایک بات آئی کہ آپ کون ہوتے ہیں کہ اس طرح پریس کانفرنس کرتے ہیں ہمارے پوچھے بغیر؟ اور وہ ڈی آئی جی پھر میرے پاس بھاگتے بھاگتے پہنچا، میں نے Written دیا کہ میں نے ہدایات دی تھیں۔ آپ کی جو بات ہے، میں نے کہا تھا اور میں نے Written دیا کہ اس ڈی آئی جی نے پریس کانفرنس نہیں کی ہے، یہ اس صوبے کے چیف منسٹر نے اس کو ہدایات دی تھیں، اس نے کی ہے۔ (تالیاں) ابھی ہمارے پاس اور بھی ایسے لوگ گرفتار ہیں جس کا ڈائریکٹ انڈیا کے ساتھ تعلق ہے۔ ہماری گورنمنٹ کیوں بے بس ہے کہ وہ میڈیا پر نہیں لاتی؟ اگر وہ ہمارے ایک، ابھی معلوم نہیں کہ اجمل قصاب کون ہے لیکن ایک آدمی پیدا کیا گیا ہے اور اس کو میڈیا کے سامنے لاتے ہیں کہ پاکستان میں فلانی جگہ سے اس کا تعلق ہے لیکن اگر ہمارے پاس بھی اس طرح ثبوت ہے تو ہماری حکومت کیوں اتنی کمزور ہو گئی ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتی؟ تو یہاں پر اس غیور صوبے کے غیور عوام کی جو نمائندگی کرتی ہے، وہ یہی اسمبلی ہے اور ہمیشہ جب بھی کوئی اس طرح کی بات آئی ہے جو پاکستان کی سلامتی کے خلاف ہو تو اس صوبے کے عوام نے، ہمارے قبائلی عوام نے متفقہ طور پر اپنے ملک کا دفاع کیا ہے اور آج بھی ہم یہ اظہار کر رہے ہیں، میڈیا کے ذریعے دنیا کو بتانا چاہتے ہیں کہ سب قبائلی علاقے بشمول فرنٹیئر اور سب پاکستان کے لوگ پاکستان کی سلامتی پہ ایک جان ہیں اور انشاء اللہ اس پاکستان کی ہم حفاظت کرینگے اور جان کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرینگے لیکن جب کبھی افغانستان سے کرزئی صاحب ہمیں دھمکی دیتا ہے کہ میں ابھی قبائلی علاقوں میں خود ڈائریکٹ آکر وہاں پر

مداخلت کرونگا اور وہاں پر کارروائی کرونگا تو اس پر بھی ہمارا رویہ پھر کچھ اسطرح نہیں ہوتا کہ ہم اس کو اسطرح جواب دیں کہ آپ کون ہیں؟ پاکستان ایک طاقتور ملک ہے، آپ کسطرح سوچ سکتے ہیں کہ ادھر سے آکر آپ یہاں پر کارروائی کرینگے؟ اور خدا کا فضل ہے کہ ابھی تو ایک قرارداد جو متفقہ سب سیاسی پارٹیوں کی طرف سے آئی ہے، میں تو اس صوبے کے غیور عوام کی طرف اس قرارداد کے جتنے بھی حمایتی ہیں، ان میں میرے لیڈر بھی شامل ہیں آفتاب شیر پاؤ صاحب بھی ہیں، اسفندیار ولی خان صاحب بھی ہیں، سب سیاسی لیڈر شامل ہیں، ہم اس صوبائی اسمبلی اور اس میڈیا کے ذریعے یہی درخواست کرینگے کہ جو قرارداد لائی گئی ہے کہ اس میں خارجہ اور داخلی پالیسی کی تبدیلی ہوگی، اگر اس قرارداد میں خارجہ اور داخلی پالیسی کی تبدیلی نہیں کی گئی، ایک ہی اس قوم کے لوگوں کو امید ہے اس قرارداد سے تو ہم ان کی جتنی بھی سولہ رکنی کمیٹی ہے، ہم اس کو صوبے کے عوام کی یہی آواز بھرپور طرح پہنچاتے ہیں کہ خدا کیلئے آپ بالکل ڈٹیں اور ایک ایسا فیصلہ کریں، ابھی باتوں کا وقت نہیں ہے، ابھی عملی اقدامات کا وقت ہے کہ ہم عملی اقدامات اٹھائیں اور اس ملک کو بچائیں۔ تو میں دوبارہ یہی گزارش کرونگا کہ ہماری ایک قرارداد بھی ہے مذمتی، اگر سب اتفاق رکھتے ہیں کیونکہ ہم نے پیش کی ہے تو اس صوبائی اسمبلی کی طرف سے اس کی فضائی حدود کی جو خلاف ورزی ہوئی ہے، پاکستان پہ جو بے جا الزامات لگا رہے ہیں اور ابھی شکوک ہیں کہ گھکڑ پلازہ جو ہے، یہ بھی اسی بنیاد پر ہوا ہے، میریٹ ہوٹل جو ہے، وہ بھی اسی بنیاد پر ہوا ہے تو ہم شدید مذمتی قرارداد پاس کر رہے ہیں اور انڈیا کو میں یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دیں۔ د پښتو متل دے چه کړه خله په سوک سمېږی۔

<u>Mr Speaker:</u> Thank you'Thank you Akram Khan Sahib'Janab Sikandar Sherpao.

<u>جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ:</u> بسم الله الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر، زهٔ ستاسو مشکور یمه چه تاسو ما له په دے اهم موضوع باندے د خبرو کولو موقع را کړه۔ زهٔ د اسرار خان هم مشکور یمه چه هغه په یو داسے وخت کښے چه ډیر Tense حالات جوړ شوی دی، دا موضوع ئے زیر بحث راوستله او په دے باندے دا یو دغه اوشو چه د دے هاؤس د طرفه هم په دے باندے خبرے اوشی۔ جناب سپیکر! څنګه چه اسرار خان خپل تقریر کښے اووئیل، مونږه ټولو پارټو، چه کله د بمبئ دا واقعات اوشو نو د هغے مذمت اوکړو ځکه چه کوم ځائے کښے هم د دهشت ګردئ واقعه کیږی نو د هغے مونږه ټول مذمت کوؤ او مونږه کله هم د دهشت

گردئ Support نه شو کولے خو جناب سپیکر، د هغے نه پسته لا دا واقعه شوے نه وه، لا واقعه روانه وه، د هغے دوران کښے د انډیا چه کوم پریس دے، کوم ډیلی وائزمیډیا ده، د هغے نه ډائریکټ په پاکستان باندے الزامات لګیدل شروع شو۔ لا تحقیقات نه وو شوی، لا د دے پته نه وه لګیدلے چه اصل حالات څه دی؟ خو ډائریکټ په پاکستان باندے الزامات لګیدل شروع شو۔ دا یوه پراپیګنډه شروع شوه چه یره دیکښے د پاکستان لاس ملوث دے۔ ننه پورے جناب سپیکر، د انډیا ګورنمنټ طرفه څه ټهوس شواهد زمونږه حکومت ته نه دی ورکړے شوی او نه را مخامخ کړے شوی دی چه دیکښے څنګه د پاکستان لاس موجود دے؟ خو جناب سپیکر، هلته کښے یوه داسے لابی ده چه هغه همیشه له چه لږ څه هم هلته کښے اوشی نو د هغے الزام په پاکستان باندے لګوی۔ د سمجهوته ایکسپریس مثال ستاسو مخامخ دے چه هغه وخت سره هم دوئ په پاکستان باندے الزام لګولے وو خو بیا روستو په هغے کښے د انډین آرمی یو کرنیل ئے پخپله ګرفتار کړو او دا ئےاووئیل چه دےپه دیکښے ملوث وو نو جناب سپیکر، دا هلته کښے یو Prejudice دے چه زمونږه خلاف هغوی پراپیګنډه کوی او لا څه تحقیقات شوی نه وی خو دویم طرف ته جناب سپیکر، که مونږه اوګورو نو زمونږه د حکومت د طرفه هم هغه شان اقدامات اونه شو۔ هغه شان د دے هغه جواب صحیح طریقے سره ورنکړے شو بلکه زۀ به دا اووایمه چه زمونږه د حکومت هغه Decision making process چه دے نو هغه Faulty وی که تاسو کتل نو لا د هلته نه ډیمانډ نه وو شوے د ډی جی، آئی ایس آئی په باره کښے او دلته نه مونږه یکدم وئیلی وو چه بالکل جی مونږه به ډی جی آئی ایس آئی ورلیږو۔ هغے باندے لا څه صلاح مشوره نه وه شوے بیا مونږه د هغے نه Back track شو نو جناب سپیکر، دا هم څه ښه تاثر نه ور کوی۔ دغه شان جناب سپیکر، په جماعت دعواة باندے چه دا کوم الزام اولګیدو، اسرار خان هغے طرف ته اشاره اوکړه چه لا هلته کښے قرارداد پاس شوے نه وو خو دلته د هغوی دفترونه سیل کیدل شروع شو حالانکه که تاسو هغه د یونائیټډ نیشنز سیکورټی کونسل قرارداد هم اوګورئ نو په هغے کښے صرف د هغوئ د اکاونټس سیل کیدو خبره شوے وه او شیډول فور کښے ئے اچولو، د چا د ګرفتارئ خبره نه وه

شوے۔ د چا د نظر بندئ خبره نه وه شوے ، د چا د دفترو د سیل کولو خبره نه ده شوے۔ جناب سپیکر، دغه شان که مونږه اوګورو نو مونږه همیشه یو Defensive position واخلو او هغے سره زمونږه یو Weakness show کیږی حالانکه پکار دا وه چه دغه ټائم کښے مونږه دا وئیلے وے چه تاسو دا ریزولیوشن دلته کښے پاس کړو، مونږه ته د دے څه ثبوت راکړئ۔ ورسره ورسره دا ډیمانډ هم کول پکار وو چه زمونږه د کشمیر په باره کښے ریزولیوشن یونائیټډ نیشنز سیکورټی کونسل پاس کړے دے، ولے په هغے باندے عملدرآمد نه کیږی چه مونږه د Defensive position واخلو؟ د هغے کاغذ مونږه ته نه وی رارسیدلے او مونږه په هغے باندے عمل شروع کوؤ۔ جناب سپیکر، دا زمونږه هم کمزورتیا په دیکښے شته۔ جناب سپیکر، دغه شان نن که تاسو اخبارونه کتلی وی نو د انډیا د طرف نن هم الزامات لګیدلی دی او نن هم بیان راغلے دے۔ د هغوئ د کانګرس پارټئ لیډرے ، سونیا ګاندهی صاحبے دا بیان ورکړے دے چه مونږه هر قسمه جواب ورکولے شو او اشاره ئے پاکستان طرف ته کړے ده۔ جناب سپیکر، په دے وخت کښے مونږه ته پکار دی چه مونږه هم Consensus build کړو، مونږه هم د صحیح طریقے سره جواب ورکړو او څنګه چه درانی صاحب هم اووئیل او څنګه چه اسرار خان اووئیل چه د ښختے جواب پکار ده چه د کانړئ سره مونږه ورکړو او مونږه چه دا سے پیغام ورله ورکړو چه ورته اوښایو چه دا قوم چه کله د دوئ د سلامتی خبره راځی نو مونږه ټول متحد یو، د پاکستان د پاره مونږه ټول یو او د پاکستان د سرحداتو د پاره، د پاکستان د زمکے د پاره مونږه هر قسمه قربانئ ته تیار یو۔

Mr. Speaker: Thank you, Sikandar Khan. Zahir Ali Shah Sahib.

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): پہلے یہ صابر شاہ صاحب بات کرنا چاہتے ہیں، ان کو موقع دیں۔

جناب سپیکر: چلیں پیر صابر شاہ صاحب بولیں۔ پیر صابر شاہ صاحب۔ سب کو موقع دیتے ہیں لیکن تھوڑا تھوڑا ٹائم لے لیں جی۔ ٹائم بھی نماز کا قضا ہو رہا ہے، نماز کا ٹائم بھی دیکھیں ذرا۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، شکریہ جی۔ میں اسرار صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان پارلیمنٹری لیڈرز کو زیادہ موقع دے رہا ہوں۔

سید محمد صابر شاہ: انہوں نے آج بڑے انتہائی اہم مسئلہ پر، یہاں پر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی حب الوطنی ہے اور اس پورے ہاوس کی، تمام ممبران کی کہ یہ جو تحریک التواء تھی، اس کو Accept کیا گیا اور اس پر بات کی گئی۔ جناب سپیکر، اگر دیکھا جائے تو آج پاکستان بہت زیادہ مشکلات سے دوچار ہے اور خصوصاً یہ جو ہندوستان کا مسئلہ ہے، یہ بالکل جسطرح نائن الیون کا واقعہ ہوا امریکہ میں اور ابھی وہاں پر وہ جو بلڈنگز تھیں، ان پر آگ لگی ہوئی تھی کہ امریکہ نے یہ دعویٰ کیا کہ جناب، یہ القاعدہ نے یہ کارروائی کی ہے اور ہمارے مجرم افغانستان کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کے بعد آپ نے دیکھا کہ کس طرح انہوں نے ہمارے جنرل صاحب کو فون کیا اور جس طرح بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہوں نے انکے تمام جتنے بھی پوائنٹ تھے، وہ مانے اور اس وقت جو آگ لگی تھی، امریکہ میں جو دھماکے ہوئے، وہ وہاں سے افغانستان شفٹ ہوئے اور وہی آگ پہنچتے پہنچتے آج اس صوبے تک پہنچی ہے اور پورے پاکستان میں آگ پھیل چکی ہے۔ جناب سپیکر، بنیادی بات یہ ہے کہ اسی طرح جو واقعہ ہوا ہندوستان کے اندر، اس واقعے کی ابھی وہاں پر، آٹھ آدمی، پورے ہندوستان کی جتنی ایجنسیز تھیں، انکے جتنے سیکورٹی کے ادارے تھے، وہ سب لگے ہوئے تھے اور تین دن تک وہ آٹھ آدمیوں کو کنٹرول نہیں کر سکتے تھے لیکن اس حالت میں بھی جبکہ وہ خوف کی حالت میں تھے، جبکہ ان کو ان حالات کو کنٹرول کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے تھی، انہوں نے پاکستان کو، اس کا میڈیا جو ہے، اس نے وہاں سے انکے اشارے پر، حکومت کے اشارے پر میڈیا نے ابتداء کی اور پاکستان کو مورد الزام ٹھہرانا شروع کر دیا۔ جناب سپیکر، گزارش یہ ہے کہ ہندوستان کے اندر ایک واقعہ ہوتا ہے اور اس واقعہ پر تمام توپیں جو ہیں، پاکستان کی طرف ان کا رخ کر دیا جاتا ہے اور پھر پوری دنیا میں ہندوستان پاکستان کے خلاف ایک Campaign چلاتا ہے اور اقوام متحدہ میں اپنا کیس، دنوں کے اندر اپنا کیس رپورٹ کرنا چاہتا ہے اور وہاں سے اس پر Implementation بھی ہوتی ہے۔ ایک طرف ہندوستان ہے کہ اس کے ادارے اتنے Efficient ہیں کہ وہ ایک واقعہ پر پوری دنیا کو اپنی طرف متوجہ کر رہے ہیں لیکن جناب سپیکر، ایک طرف ہم ہیں کہ وہ کونسا دن ہے کہ یہاں پر خودکش حملے نہیں ہو رہے، کونسا دن ہے یہاں پر تخریب کاری نہیں ہو رہی، وہ کونسا دن ہے کہ یہاں ہمارے لوگ نہیں مر رہے ہیں؟ اور اس فلور آف دی ہاؤس پر بھی ہمارے کتنے ممبران نے یہ بات کہی ہے اور یہ پوری دنیا کی میڈیا میں بھی آ چکا ہے کہ ہندوستان کی، درانی صاحب نے سترہ کونصلیٹ کی بات کی ہے، میں اس کو تھوڑا کم سمجھ رہا تھا لیکن اگر سترہ نہ ہوں اگر یہ سات بھی ہوں، میں کہتا ہوں کہ سترہ تو بہت بڑی بات ہے، اگر یہ سات بھی

ہوں تو جناب سپیکر، آج جو حکومت یہاں پر بیٹھی ہوئی ہے، کیا کسی ایک واقعہ پر بھی ہماری حکومت نے یہ کوشش کی ہے کہ وہ جو سترہ کونصلیٹ، جو 'را' کے دفاتر ہیں، جو 'را' پاکستان کے اندر تباہی پھیلانے کیلئے دن رات کام کر رہے ہیں، آج تک حکومت کی سطح پر ہماری حکومت ہمارے چیخنے کے باوجود، اسمبلیوں کے اندر اس پر واویلا کرنے کے باوجود، توجہ دلانے کے باوجود ان پر بات نہیں کر رہی، ان کو بے نقاب نہیں کر رہی۔ آپ کا جو واقعہ ہوا اسلام آباد کے اندر، یہ معمولی واقعہ نہیں ہے لیکن اسلام آباد کے واقعہ کے سلسلے میں کہ یہ کس نے کیا اور کہاں اس کی منصوبہ بندی ہوئی، ہماری حکومت نے آج تک کوئی بات نہیں کی۔ میں کہتا ہوں کہ ڈپلومیسی کی بھی ایک بیلنس رکھنا پڑتا ہے۔ ہم حقیقتاً مر رہے ہیں، ظلم ہم پر ہو رہا ہے، ہندوستان ہمارے خلاف منصوبے بنا رہا ہے اور ہم بجائے اس کے کہ ہندوستان کو بے نقاب کریں، اسکی حقیقت دنیا کے سامنے رکھیں، آج حقیقتاً ہم ہندوستان کے وکیل بن چکے ہیں، آج ہم ہندوستان کی وکالت کر رہے ہیں۔ آج وہ آئی ایس آئی کے ڈی جی کو بلا رہے ہیں جیسے پاکستان جو ہے، یہ ہندوستان کا کوئی صوبہ ہے کہ وہاں سے وہ کہتے ہیں کہ آئی ایس آئی کے ڈی جی کو پیش کریں اور یہاں سے کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے جی ہمارا ڈی جی آپ کے حضور میں پیش ہو جائیگا؟ یہ تو قوم نے React کیا، اپوزیشن نے React کیا کہ جناب، آپ کیا کر رہے ہیں، وہ ہمیں کھانے کیلئے دوڑ رہے ہیں اور آج ڈی جی آئی ایس آئی جو ہے، آپ ان کے حضور اسکی پیشی کروا رہے ہیں؟ جو آج حملہ، پاکستان کی حدود کو کراس کرتے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ جناب، یہ غلطی سے ہوا۔ ہندوستان نہیں کہہ رہا، ہم کہہ رہے ہیں کہ جناب، یہ غلطی سے جی آپ اوور سپیڈنگ کر گئے ہیں، جی آپ کی سپیڈ زیادہ تھی تو جناب، یہ پاکستان کے، زرداری صاحب آپ بھی ذرا اپنے پائلٹوں سے کہہ دیتے کہ آپ بھی ذرا اوور سپیڈنگ کر کے تھوڑا دشمن کو تو پتہ چلے۔ یہاں اشاروں کنایوں میں ڈپلومیسی ہوتی ہے۔ ہندوستان نے جناب سپیکر، پانچ دھماکے کئے اور اس وقت واجپائی پرائم منسٹر تھے۔ واجپائی صاحب نے دھماکے کرنے کے بعد پاکستان کو وارن کیا کہ کشمیر کی بات چھوڑو، تم پاکستان کی خیر مناؤ۔ اب بہت جلد، تم کشمیر مانگ رہے ہو، تم سے پاکستان واپس لے رہے ہیں۔ یہی واجپائی تھا لیکن جب اس کے دھماکوں کے بعد یہاں پر پوری قوم کھڑی ہوئی، قوم نے مطالبہ کیا اس وقت کی قیادت سے، میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم تھے، انہوں نے کسی کی پرواہ نہیں کی اور پریشر ان پر بھی تھا، امریکہ سرکار کا بھی پریشر تھا، یورپ کا بھی پریشر تھا، ہندوستان ایک خونخوار بھیڑیے کی طرح پاکستان کی طرف بڑھ رہا تھا، اس وقت پریشر کو برداشت کیا گیا۔ اس وقت کہا کہ یہ پریشر جو ہے، اب اس کا مقابلہ کرینگے اور پھر آپ نے دیکھا کہ چھ

ٹیلیفونیں کیں، اس وقت امریکہ کے صدر کلنٹن نے چھ ٹیلیفونیں کیں اور نواز شریف صاحب سے کہا کہ آپ دھماکہ نہ کریں۔ آپ دھماکہ کرینگے تو آپ کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ اس نے کہا کہ مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ آپ کی امداد بند کر دینگے، اس نے کہا مجھے اس کی پرواہ نہیں (تالیاں) اور جناب سپیکر، یہ میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ پھر آخر میں جو لالچ دی گئی کہ پانچ ارب ڈالرز آپ کے اکاونٹ میں ڈالتے ہیں، پانچ ارب ڈالرز لے لیں لیکن دھماکہ نہ کریں۔ جناب سپیکر، قائد نے، لیڈر نے، قیادت نے اتنی بڑی آفر کو بھی ٹھکرایا اور پانچ کے مقابلے میں چھ دھماکے کئے اور اس سے کہا کہ پانچ تمہارا حساب برابر کیا ہے، ایک اوپر میں کر رہا ہوں، اگر حساب چکانا چاہتے ہو تو آگے آؤ۔ جناب سپیکر، وہی واجپائی جو آپ کو کھانے کیلئے دوڑ رہا تھا، وہ بس میں بیٹھ کر آپ کے پاؤں پڑا اور اس نے کہا کہ جو بھی مسئلہ ہے، میں بات چیت کے ذریعے آپ کے ساتھ حل کرنا چاہتا ہوں۔ کشمیر کا مسئلہ اس نے Accept کیا اور مینار پاکستان پر آکر اس نے لکھا، اس کے ساتھ جو انڈین جرنلسٹ تھے، انہوں نے کہا کہ مینار پاکستان پر مت جاؤ، پاکستان کو تو 1947 سے لیکر اب تک کسی ہندوستانی لیڈر نے تسلیم نہیں کیا تو پاکستان کی حقیقت کو اور بٹوارے کو تم تسلیم کر رہے ہو؟ اس نے کہا۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you, Pir Sahib. Thank you.

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> میں بڑے Sensitive معاملے پر بات کر رہا ہوں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> وقت بہت کم ہے۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> جناب سپیکر، میں ایک اہم مسئلے بات کر رہا ہوں، مجھے ٹائم دے دیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اوروں کو بھی موقع دیں نا۔ وہ بھی آپ کے بھائی ہیں، محترم ممبرز ہیں۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> سر، مجھے بات مکمل کرنے دیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، آپ بہت آگے جا رہے ہیں، بہت تفصیل میں جا رہے ہیں۔ ذرا اس پر آجائیں، ٹائم کا خیال رکھیں۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> میں گزارش کر رہا ہوں۔ گزارش یہ کر رہا ہوں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہر کوئی آپ کی طرح ٹائم چاہ رہا ہے، یہ بنڈل دیکھو۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> سر، میں ایک گزارش کر رہا تھا۔ گزارش یہ کر رہا ہوں کہ ہمارے حکمران، ہندو کی ایک پالیسی ہے جناب سپیکر، وہ ہر کمزور کو روندتے ہیں اور ہر طاقتور کے سامنے وہ سجدہ کرتے ہیں اور اسے اپنا خدا

بنا دیتے ہیں، آپ اس Psyche کو سمجھیں۔ میں حکومت سے کہتا ہوں کہ ہندوستان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کریں۔ ہم ایک ایمانی قوت بھی ہے اور ایٹمی طاقت بھی ہمارے پاس ہے۔

قائد حزب اختلاف: ان سے بہتر ہیں۔

سید محمد صابر شاہ: جی ان سے بہتر ہیں اللہ کے فضل سے، خدا کیلئے بزدلی کی باتیں نہ کریں۔ ہندوستان ہم پر پریشر ڈالنا چاہتا ہے، ہندوستان کا باپ بھی پاکستان پر حملہ نہیں کر سکتا۔ اس نے حملے کی کہی، اس نے حملے۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے، تھینک یو، پیر صابر صاحب۔ قلندر خان لودھی۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: تو آپ کے فرنٹیئر اور ہمارے قبائل کھڑے ہو گئے کہ ہم پاکستان کا دفاع کرینگے۔ جناب سپیکر، ہم دفاع کرینگے۔ صرف آپ کی وساطت سے حکمرانوں سے کہتا ہوں کہ خدا کیلئے بزدلی چھوڑیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، پیر صاحب۔ تھینک یو، پیر صاحب۔ قلندر خان لودھی صاحب کو تھوڑا موقع دیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، کہ آپ نے مجھے ایک اہم مسئلے پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں مشکور ہوں اسرار گنڈاپور صاحب کا کہ جس نے ایک ایسی تحریک کو ایوان میں لایا اور اس پر پھر درانی صاحب نے بھی اپنی تقریر کی اور سکندر شیر پاؤ صاحب نے بھی اور پھر پیر صاحب نے جو باتیں کیں، وہ ساری قوم اور ہاؤس نے سنیں، میں اسکی Repetition میں نہیں جاؤنگا۔ جناب سپیکر، میری عادت بھی یہی ہے کہ میں بات کو بہت لمبی بھی نہیں کرتا، چونکہ To the point بات اچھی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، ہم ایک عزت مند قوم ہیں، جرات مند قوم ہیں اور دنیاوی لحاظ سے ایٹمی پاور ہیں لیکن سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمارا دین سپر ہے، ہم سپریم ہیں اور ہمارے خیالات بھی ایسے ہی ہونے چاہیئں۔ یہ کرسیوں کی خاطر اور اس میں نہیں لگنا چاہئے کہ آج یہ ہو جائے گا اور وہ ہو جائے گا۔ جس نے بھی اس سے پہلے، سابقہ دور میں پاکستان کیلئے اچھی بات کی، ہم اسے Appreciate کرتے ہیں اور جو بھی کمزوری کی بات کرتا ہے، اسکو ہم Condemn کرتے ہیں، تو یہ سپریم قوم ہے اور اللہ نے سب کچھ دیا ہوا ہے، اسلئے ہر ایک کا جواب جیسے میرے بھائیوں نے کہا کہ اینٹ

کا جواب پتھر سے دیں گے، کہ اینٹ مٹی سے بنتی ہے، پتھر اس سے کہیں زیادہ مضبوط ہوتا ہے اور میں یہ کہونگا کہ اینٹ کا جواب پتھر سے دینگے، پتھر اس سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔

Mr. Speaker: Thank you.

حاجی قلندر خان لودھی: پتھر کی Specification زیادہ مضبوط ہے اور ہمیں طاقت سے کسی چیز کا جواب دینا ہوگا، کمزوری اسکا کوئی حل نہیں ہے۔ جناب سپیکر، میں اسی پر اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ، لودھی صاحب۔ ظاہر علی شاہ صاحب، منسٹر ہیلتھ۔

وزیر صحت: شکریہ، جناب سپیکر۔ جس موضوع پر اس وقت بحث ہو رہی ہے، واقعی یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے اور جن حالات سے اس وقت پاکستان گزر رہا ہے، بجائے اسکے کہ ہم بڑی بڑی تقریریں کر کے اپنے دل کا بوجھ، میڈیا کی توجہ اپنی طرف دلائیں، اس وقت وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ساری قوم مل بیٹھے اور اس مسئلے کی طرف، چاہے وہ اپوزیشن بنچز ہیں، انکو چاہیئے کہ گورنمنٹ بنچز کا ساتھ دیں اور اس مسئلے میں آگے آئیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آج میں اس بات کا ذکر نہ کروں کہ تقریر کرنا اور باتیں کرنا تو بہت آسان کام ہے لیکن اس ملک کیلئے پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت نے قربانی دی ہے، انہوں نے اپنی جانوں کے نذرانے جو پیش کئے ہیں، وہ اس ملک کیلئے اور اس ملک کی بقا کیلئے پیش کیے ہیں۔ میں اس فلور آف دی ہاؤس پر یہ دعویٰ سے کہتا ہوں کہ یہ قربانی کی مثال آپ دنیا کی کسی تاریخ میں دیکھیں، آپ کو نہیں ملی گی، نہ وہ پاکستان میں ملے گی، نہ پاکستان سے باہر کسی ملک میں ملے گی۔ آج ذکر ہو رہا ہے اٹامک پاؤر کا تو یہ کریڈٹ بھی ذوالفقار علی بھٹو شہید کو جاتا ہے۔ آج اگر اس ملک کو کوئی میلی آنکھ سے نہیں دیکھ پا رہا تو یہ کریڈٹ بھی پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت اور ذوالفقار علی بھٹو کو جاتا ہے۔ (تالیاں) باتیں کرنا بہت آسان بات ہے لیکن یہ جو Facts ہوتے ہیں، وہ اپنی جگہ پر رہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں انڈیا کے میڈیا رول کو جس طریقے پاکستان کے میڈیا کے رول نے Negate کیا ہے، اس چیز کو بھی اگر سراہا نہ جائے تو میرا خیال ہے کہ یہ زیادتی ہوگی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت پاکستان اور پاکستان کی حکومت، چاہے وہ مرکزی حکومت ہو یا وہ صوبائی حکومتیں ہیں، کوئی بھی ایسا پاکستانی، میں اس کو پاکستانی نہیں سمجھتا کہ اگر وہ اپنے ملک کیلئے اس کی بات نہ کرے تو پھر وہ پاکستانی، پاکستانی نہیں ہے اور اگر میں پیپلز پارٹی کی بات کرتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی اتنی قربانی دینے کے باوجود، اب کسی کے ذہن میں یہ سوچ آئے کہ وہ اس ملک کی بقا کیلئے اس ملک کی سالمیت کیلئے آج اگر اقتدار میں کھڑی بھی ہوگی، وہ تو ہمیشہ، اس وقت بھی اس ملک کیلئے جنگ کرتی رہی ہے جب وہ اپوزیشن میں رہی ہے تو آج اس کی حکومت ہے، اس کی قربانیاں اور

اس کے پیچھے جو ہسٹری ہے، وہ اس بات کی آئینہ دار ہے کہ انہوں نے ہمیشہ ملک کے کسی بھی چیز کے اوپر، اس کی بقا پر، اسکی Sovereignty پر کبھی بھی سودے بازی نہیں کی اور اج بھی میں سمجھتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی قیادت بشمول ان پارٹیوں کے جوان کے ساتھ اس وقت حکومت میں شریک ہیں، کوئی بھی ایسی کمزوری کا مظاہرہ نہیں کر رہی۔ اگر انکے ذہن میں کوئی بات ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انکے ذہن کا اختراع ہے، Ground reality میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کوئی بیان دینے سے یابیان نہ دینے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، اصل میں اس کیلئے Strategy بنائی جارہی ہے کہ جو اس وقت ملک کے حالات ہیں، آپ یہ دیکھیں کہ آج اس ملک کے حالات کیا ہیں؟ آج اس ملک میں پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان پیپلز پارٹی کی Alliance parties کو جس وقت حکومت دی گئی تو اس وقت پاکستان کے حالات کیا تھے؟ اس وقت وہ لوگ جو پچھلی حکومت میں حکومت کی بنچز پر بیٹھے ہوئے تھے، آج بڑے بڑے دعوے کر رہے ہیں کہ یہ ہے اور وہ ہے، اس وقت ان کو کچھ نظر نہیں آ رہا تھا، آج یہ تنقید کرنے کیلئے، یہ وقت تنقید کا نہیں ہے۔ اس وقت ملک کے اوپر ایک آفت ہے، ایک مصیبت ہے، وہ چاہے Internal ہے، چاہے وہ External ہے، بجائے اس کے کہ ہم ایک دوسرے پر تنقید کریں، گورنمنٹ پر تنقید کریں تاکہ باہر کے لوگوں کو حوصلہ ملے کہ چلیں گورنمنٹ کے اندر وہ قوتیں جو پاکستان کو خراب کرنا چاہتی ہیں، جو قوتیں پاکستان کو توڑنا چاہتی ہیں، بجائے اس کے ان کو یہ موقع دیا جائے کہ وہ ہماری ان کمزوریوں سے جن کی یہاں نشاندہی کی جارہی ہے، اسکو اسی کمزوری کو اپنی طاقت میں تبدیل کر کے ان لوگوں کا کہ جو پاکستان کو توڑنا چاہتے ہیں، پاکستان کے خلاف سازشیں کرنا چاہتے ہیں، منہ توڑ جواب دیا جائے۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا یہ کسی ذات کا، کسی پارٹی کا، کسی گروپ کا، کسی مسلک کا مسئلہ نہیں ہے، یہ اس وقت تمام پاکستان کا مسئلہ ہے تو میری ان سب بھائیوں سے گزارش ہو گی کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس میں ہمیں کوئی اپنے کی بجائے جس طرح کسی نے کہا کہ جو ہمارے Poletical mileage جو ہے، اس کا فائدہ نہ لیا جائے بلکہ اس میں ایک Joint strategy بنائی جائے تاکہ ملک کو اس مشکل حالات سے ہم نکال سکیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you, Shah Sahib. Thank you very much.

<u>جناب شاہ حسین خان:</u> جناب سپیکر، ما ته هم د یو خبرے موقع را کړئ۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس آپ کے لیڈر نے آپ سب کا ٹائم لے لیا۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات):</u> جناب سپیکر، ستاسو شکر گزار یمه چه تاسو ما ته فلور را کړو۔ لکه څنګه چه زما ورور درانی صاحب خبره او کړله، لودهی صاحب خبره

اوکړله، زمونږه سکندر خان خبره اوکړه، صابر شاه صاحب خبره اوکړه، آغا جی صاحب خبره اوکړله، سپیکر صاحب، زمونږه د ټولو دا مدعا ده چه هغه بله ورځ چه زمونږه د سرحداتو کومه خلاف ورزی شوے ده د جهازونو، د هغے خلاف مونږه یو متفقه قرارداد راوړو او مونږه دا وایو چه دا زمونږه ایمان دے چه نه مونږه د بل د سرحداتو خلاف ورزی کوؤ او نه بل چا ته اجازت ورکوؤ چه هغه زمونږه د سرحداتو خلاف ورزی اوکړی۔ دا کومه واقعه چه شوے ده د ممبی د دهماکے، دا خو ډیر زیات د افسوس خبره ده چه هر چا کړے ده، مونږه هغه Condemn کوؤ او پاکستان پخپله د دے متحمل نه دے چه مونږه پخپله په داسے حالاتو کښے ګیر یو سپیکر صاحب، زمونږه پریذیډنټ صاحب چه دا خبره کړے وه، Non state actors چه دی، هغه ئے صرف په دے وجه باندے کړے وه چه هغوی پخپله د دغه تشدد نشانه شوی دی، دوه سوه کسان خالی په کراچئ کښے په بلاسټ کښے شهیدان شوی دی۔ بیا بے نظیر بهټو صاحبه پخپله شهیده شوے ده۔ په ما باندے بم بلاسټ کیږی، په افراسیاب خټک باندے کیږی، په اسفندیار ولی خان باندے حمله کیږی نو سپیکر صاحب، هغه مونږه وایو چه دا څوک دی؟ نو دا هغه په دے وجه باندے وئیلی دی چه دا Non state actors دی چه د هغوی په مینځ کښے پته نه لګی چه داسے کار کوی نو په دے وجه باندے مونږه دوئ ته دا تسلی ورکوؤ چه حکومت موثر طور باندے انشاء الله د دے جواب به کوی او دا چه کومه خبره ده چه مونږه سره ایټم بم دے او مونږه آسمان او زمکه، آیټم بمونه د 1945 نه پس چا نه دی استعمال کړی۔ لږ د ځان سره په دے سوچ اوکړو چه مونږه دا لوئے لوئے دعوے خو کوؤ خو د 1945 نه پس روس مات شو، زرګونه ایټم بمونه ورسره وو خو په هغه کښے دومره همت نه وو چه هغه ایټم بم ئے استعمال کړے وو۔ مونږه وایو چه مونږ سره ایټم بم دے، مونږه به دنیا فتح کړو، نن د دنیا فتح کولو خبره نه ده۔ زۀ خواست کوم مرکزی حکومت ته هم او خپل د اسمبلئ خلقو ته هم چه داسے قرارداد مونږه راوړو چه په سفارتی خبرو اترو باندے، په سفارتی پریشر باندے مونږه هندوستان منع کړو چه خدائے د اونکړی چه دے خطے ته جنګ راشی۔ که دے خطے ته جنګ راغلو نو سپیکر صاحب، دا د هیچ چا په مفاداتو کښے به نه وی او زمونږه کوشش دا دے او

مونږه دا Condemn کوؤ چه انډیا په مونږ باندے څومره پریشر اچوی، انډیا چه په مونږه باندے Blame لګوئ نو دا مونږه Condemn کوؤ، د دے مذمت کوؤ۔ پکار نه ده چه کوم وخت پورے چه انکوائری او نه شی، کوم وخت پورے د حالاتو پته او نه لګی چه یره دا خبره دغه شانتے ده او په مونږه باندے چه دعویٰ راشی نو زهٔ دے خپل رونړو ته د مرکزی حکومت د طرف نه هم دا پورا پورا تسلی ورکوم چه انشاءالله چه مونږ ته انکوائری رپورټ راکړی او د انکوائری رپورټ مطابق چه کوم خلق په هغے کښے Involve وی نو مونږه به د هغوئ خلاف ایکشن اخلو خو هندوستان داسے کوی چه هغوی زمونږه خلق په انکوائرئ کښے ځان سره نه یوځائے کوی۔ که مونږ سره چرته خپله انکوائری یو ځائے او کړئ خو هلته چه څه پته اولګی نو بیا به د هغے مونږه ذمه وار یو او که لا انکوائری شوے نه ده، مونږ ته هغوی هغه خپل کسان ښائی نه، نو په دے سلسله کښے په مونږ باندے Blame لګول خو سراسر زیاتے دے، ظلم دے او دا مونږه Condemn کوؤ او زهٔ اسرار الله ګنډاپور صاحب ته وایم چه دوئ د اولیکی قرارداد چه مونږه Unanimously دا قرارداد پاس کړو اوبیا دا هم عرض کوم چه زمونږه مولانا صاحب خو د کشمیرکمیټئی چیرمین دے او په مرکزی حکومت کښے ناست هم دے نو پکار ده چه هلته کښے د هم دا خبره اوچته کړی او یو قرارداد متفقه هلته هم راولی چه دا ولے داسے شوی دی؟ مونږه د دوئ مکمل حمایت کوؤ او د دوئ د یوے خبرے هم اختلاف نه کوؤ خو دا وایو چه مسئله چه ده دا د جنګ نو جنګ د مسئلو حل نه دے، په خبرو اترو باندے د مسئلے حل کړے شی او دا سفارتی پریشر د زیات نه زیات واچولے شی چه دا خبره په دے ځائے کښے ختمه شی۔ مهربانی جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، زهٔ هم یوه خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: اوکړه خبره، اوکړه۔ نګهت بی بی له ورکړئ موقع۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اسراراللہ خان کچھ ہے آپ کے پاس۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ اسی سلسلے میں چھوٹی سی ایک بات کرونگی کہ حامد کرزئی صاحب کو تو شرم آنی چاہیئے کہ جس نے پندرہ سال اس دھرتی پہ رہ کر صوبہ سرحد کا کھایا، پیا، پہنا اور آج وہ نمک حرامی کرکے انڈیا کی زبان بول رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہمیں سب لوگوں کو یکجا ہو کر اس حامد کرزئی کو یہ کہہ دینا چاہیئے کہ تم نے اس سرزمین کا کھایا ہے، تم اس سرزمین پر پلے بڑھے ہو اور تم نے جو کھایا پیا ہے، جب افغانستان میں لڑائی ہو رہی تھی تو تم نے یہاں کی نمک حلالی کرنی ہے تو انڈیا کی نمک حلالی نہیں کرنی ہے، تم نمک حرامی پاکستان کے ساتھ مت کرو۔

جناب سپیکر: دیکھیں نگہت بی بی، یہ جس ٹاپک پر بات ہو رہی ہے، آج انڈیا کی بات ہو رہی ہے، آپ کہاں چلتی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اوکزئی: یہاں پر اگر قونصلیٹ کی بات ہو رہی ہے تو پھر تو حامد کرزئی کو یہ بتانا ضروری ہے۔

جناب سپیکر: پھر آپ لوگ شکایت بھی کرتے ہیں کہ ہمیں موقع نہیں دیتے۔ کدھر ہے وہ قرارداد یا میں Adjourn کرلوں؟ قرارداد کدھر ہے، درانی صاحب؟ اکرم خان درانی صاحب، قرارداد کدھر ہے؟ ہاوس کو Adjourn کریں یا قرارداد آرہی ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، آرہی ہے۔

جناب سپیکر: یہ پہلے سے لوگ ڈرافٹ کرتے ہیں نا۔ یہ تو-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ثاقب خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا قرارداد زمونږه ورور جوړوی لګیا دی، د هغے پورے زۀ یو بل هم دے سره Relevant یو قرار داد دے-----

جناب سپیکر: نو داسے خبره اوکړه چه د هاؤس ماحول پرے هم هغه شانتے-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره ښه ده سر، ورکښے لطیفه به هم اوو ایم انشاءاللّٰه۔ (تالیاں) سر، داسے ده جی چه کله د هندوستان، دا زمونږه ټولو مشرانو ورونړو، اسرار صاحب، دوئ ټولو خبرے اوکړے او چه کومے خبرے دوئ کړے دی، دا ټول سو فیصد ټهیک خبرے دی خو مسئله دا ده سر، چه په یوه خبره باندے

مونږ له Emphasize پکار دے چه راولو، په هغے باندے مونږه زیات تنقید اوکړو، هغه د خپل ځان نه اوکړو۔ زمونږه داسے یو دستور جوړ شوے دے چه مونږه نن سبا خپل دشمن نه د ښیګړے طمعے لرو۔ مونږه دا خبرے کوؤ چه هندوستان مونږ سره ظلم کوی، دا د نه کوی، قرارداد مذمت راولی، دا خو چرته د عقل خبره نه ده چه خپل دشمن نه به مونږه دا طمع کوؤ چه دے به ښیګړه کوی جی۔ مسئله داسے ده چه هندوستان کښے او زمونږ دے وطن کښے یو ډیر لوئے فرق دے۔ د هندوستان چه کومه مسئله راغلے ده، هغه ځائے کښے هغوی یو ځائے شوی دی او خپل موقف باندے یو ځائے جنګ کوی۔ زما په دے خاوره باندے زما دے وطن کښے مسئله داسے ده چه مونږه خپل جګړو نه نه خلاصیږو۔ په بمبئی کښے چه کله بم خلاص شو، وړومبئ خبره زمونږه په دے وطن کښے څه وه؟ په کراچئ کښے مسئله راغله او د کراچئ مسئله چه څنګه شروع شوه نو هغے کښے بیا خبرے شروع شوے چه پښتنو باندے ظلم شروع شو۔

(قطع کلامی)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، رولز ریلکس شوی دی، زۀ به تاسو ته خواست کوم، مونږه یو جائنټ ریزولیوشن لیکلے دے، تاسو ته مونږه درکړے دے چه د هغے اجازت راکړئ جی۔ په پښتنو باندے ظلم شروع شو، ټارګټ کلنګ شروع شو، د هغوی پوزے او غوږونه ئے ترے کټ کړل او امیلونه ئے ترے جوړ کړل او نیوز اخبارونو کښے هم راغله، په ډان نیوز باندے هم کله چه پښتانه به ئے راوښکل او په رینجرز به وهل۔ زۀ بد قسمتی ګڼړم چه الفاظ راسره نشته چه هغه به دے ایوان کښے ښه ښکاری چه کوم طریقے سره د هغوی ذلت کیدو جی۔

(قطع کلامی)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: رولز ریلیکس دی جی، ما او زمونږه دے اپوزیشن او ټریژری بنچونو ټولو یو ځائے یو قرارداد لیکلے دے جی، تاسو له مونږه درکړے دے چه څو پورے دا بل قرارداد پیش کوی، مونږ ته اجازت راکړئ چه دا هم زۀ پیش کړم جی۔

جناب سپیکر: ما ته کاپی نه ده راغلے د دے قرارداد جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: مونږه درکړے ده جی۔

جناب سپیکر: کوم ده ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: مونږه درکړے ده۔ دا قرارداد مونږه وړومبے کړے وو، تاسو ته به زۀ بله کاپی هم درکړم جی۔ دا کاپی یوسئی جی خو د دے پینځلس کسانو جائنټ ریزولیوشن دے۔

جناب سپیکر: مخکښے ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جی سر۔

جناب سپیکر: هغه خو راغلے نه دے ، دے وخت کښے په فلور باندے خو نشته کنه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا سر ، واخلئی جی۔

جناب سپیکر: راکړئ جی یو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر ، رولز مخکښے نه ریلیکس شوی دی، اجازت راکړئ جی دے باندے-----

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، زۀ یو عرض کوم۔ دا کاپی ما سره ده ، دا یو معصوم غوندے قرارداد دے جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر ، زۀ به خواست کوم چه دا رولز ریلیکس کړئ جی چه زۀ دا قرارداد منظور کړم، په دے باندے د شپاړس کسانو دستخطے دی۔

ڈاکٹر حیدر علی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اودریږه جی، د حیدر خان جی۔ حیدر خان ، ډاکټر حیدر خان ، پلیز۔

ڈاکٹر حیدر علی: ډیره مننه ، جناب سپیکر صاحب۔ ډیره ښه خبره ده چه د جنګ خلاف قراردادونه پیش کیږی-----

جناب سپیکر: اسرار خان یو کاپی ما له راکړه کنه۔ فوټو سټیټ ما له یو راوړئ۔ جی۔

ڈاکٹر حیدر علی: بحث پرے اوشو خو زۀ په دے حیران یم چه د کوم جنګ خبره ؟ جنګ خو Already په مونږ مسلط دے ، په دے وطن کښے د هور او د وینو باران

وریږی۔ که په هغے باندے قرارداد راشی، زمونږ ډیر معزز اراکین، ډیر محترم متفقه قرارداد ته تیار نه دی چه په سوات کښے د امن قائم شی خو دا یو جنگ چه لا راغلے نه دے ، د هغے د پاره خلق مجبوروی چه هغوی د متفقه قراردادونه پاس کړی، مونږه د دے سخت خلاف یو۔ مونږ د شروع نه د امن ملگری یو خو پکار ده چه دا Double standards لرے کړی۔ کوم جنگ چه Already روان دے ، پکار ده چه په هغے باندے هم متفقه قرارداد پیش شوے وے۔ مونږ خو که د هر طرف نه قرارداد راغلے دے ، د خیر قرارداد ، چه پکښے بے مقصد ه او بے هوده قرار دادونه د چیترو پورے خلقو متفقه پاس کړی دی خو چه نن زما په کور هور بل دے ، زۀ ډیر په افسوس سره وایم زمونږ مشر، د (ق)لیگ پارلیمانی لیډر په سوات کښے د امن د راوستو د قرارداد مخالفت کړے دے ، پکار ده چه دوئ ته دا احساس وی چه کوم قراردادونه، تاسو دا خبره کوئ، دا Plea تاسو واخسته چه تاسو په حکومت کښے یئی، د قرارداد څه ضرورت دے ؟ تر اوسه پورے چه څومره قراردادونه راغلی دی، دا ټول خلق په حکومتونو کښے ناست دی، په هغے کښے Quite قراردادونه چه دی، هغه پاس شو خو د مرگ او د ژوند مسئله، ما له به مخکښے دا موجوده جنگ چه کوم روان دے ، تود جنگ دے ، دغے سړولو د پاره پکار ده چه دا معزز ایوان چه د دے صوبے د ټولو نه معزز ترین ایوان دے او یو منتخب ایوان دے ، که د دے نه دا خبره لاړه نه شی چه په سوات کښے د امن قائم شی، یو متفقه قرارداد لاړ نه شی، دا زمونږ د پاره ډیره د شرم خبره ده او ډیره د افسوس خبره ده۔ ډیره مننه۔

جناب سپیکر: جی ثاقب خان چمکنی صاحب، یو ما۔۔۔۔

(شور)

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب کو، ریکارڈ ذرادرست کرا رہے ہیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، چونکہ سب نے اس کو مانا ہے اور میں نے کہا ہے کہ امن کیلئے، تو آپ کس لیے کرتے ہیں؟ امن کیلئے ہی کرتے ہیں نا۔ اس میں غلط بات کوئی ہوئی ہے؟ مجھے کوئی بتائے کہ اس میں ہم نے کیا غلط بات کی ہے؟

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سپیکر: لودھی صاحب نے مخالفت نہیں کی ہے جی، لودھی صاحب نے مخالفت نہیں کی۔ معزز ممبران صاحبان نے رول 124 کو رول 240 کے تحت Suspend کرنے کی التجاء کی ہے تاکہ انہیں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے، آیا معزز ایوان اس کی اجازت دیتا ہے؟ جو اس کے حق میں ہیں، وہ 'ہاں' میں جواب دیں اور جو اس کے مخالف ہیں، وہ 'No' میں جواب دیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی ہاں، قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ جناب ثاقب خان چمکنی صاحب، قرارداد پیش کریں۔

قراردادیں

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، سر۔ "یہ اسمبلی کراچی کے حالیہ واقعات کی بھرپور مذمت کرتی ہے جس میں نہ صرف بے گناہ اور مزدور کش پختونوں کو ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنایا گیا بلکہ ان کے اعضاء بالعموم ان کے کان اور ناک کاٹے گئے اور ان کے ہار بنائے گئے۔ مزید برآں مختلف ہسپتالوں میں بشمول ضیاء الدین ہسپتال کراچی میں دہشتگردی کے ستائے ہوئے مظلوم پختونوں کے ساتھ جو اذیت ناک سلوک کیا گیا، وہ انتہائی قابل شرم ہے کہ تریاق کی بجائے زہر دیا گیا۔ یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سندھ اور مرکزی حکومت سے بھرپور سفارش بھی کرتی ہے کہ خدارا مظلوم پختونوں کے اس حال پر رحم کریں اور کراچی کے ان حالیہ دہشتگردی کے واقعات پر سندھ اور مرکزی حکومت ایک اعلیٰ تحقیقاتی کمیشن قائم کریں۔ یہ اسمبلی پاکستانی عوام اور بالخصوص پختونوں کیلئے دعا گو ہے کہ خدایا ان کو بے اتفاقی اور آپس کی باہمی ناچاقیوں سے چھٹکارہ دلادے، آمین۔

(شور)

Mr. Speaker: The motion before the House is that…..

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔ دا دستخط کړئ چه څوک حمایت کوئ۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، زهٔ به هغه نومونه واخلم چه د چاچاپه دے باندے دستخطے دی او مونږه ټول یو ځائے یو۔ دے باندے جی د ثاقب خان

دستخط دے ، د نگہت بی بی دستخط دے جی، د ملک باچا صالح دستخط دے جی، د تیمور خان دستخط دے ، د سکندر عرفان صاحب دستخط دے ، د عالمزیب خان دستخط دے ، د لیاقت شباب صاحب دستخط دے جی، د اسرار گنڈاپور صاحب دستخط دے ، زما دستخط دے جی، د مختیار علی خان دستخط دے ، د فضل شکور خان دستخط دے جی، د غنی داد خان دستخط دے ، ټول هاؤس دیکښے دے۔

<u>جناب سپیکر:</u> د ټول هاؤس د طرف نه شو۔

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ:</u> جی د ټول هاؤس د طرف نه شو۔

<u>Mr. Speaker</u>: ټهیک شوه جی۔ The motion before the House is that….

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> میرا نام بھی ہے اس میں جی۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> زمونږ د ټولو د طرف نه دے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the resolution moved by Honourable Members/Ministers may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is adopted by majority.

<u>ڈاکٹر حیدر علی:</u> جناب سپیکر صاحب، دیکښے خو مونږ دا قرارداد Unanimous پاس کولو-----

<u>جناب سپیکر:</u> ټهیک شو جی۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}:</u> جناب سپیکر صاحب، مونږ خو دا قرارداد Unanimous پاس کولو، دا دوباره اوکړئ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا خو چه هغوئ اووائی کنه، زهٔ ستاسو په خلے نه وایم۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات):</u> جناب سپیکر صاحب، دا بیا دوباره اوکړئ۔

<u>Mr. Speaker:</u> Those who are in favour of it may say 'Yes' and .those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The resolution is adopted unanimously.

جناب سپیکر: یہ دوسرا ریزولیوشن جو آیا ہے، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب اس کو پیش کریں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ بھارت کی ان ہرزہ سرائیوں کا بھرپور سفارتی طریقوں سے جواب دے اور بھارت کی جانب سے فضائی حدود کی خلاف ورزی کا سخت نوٹس لیتے ہوئے ہر ممکن سفارتی طریقے سے نہ اس کا نہ صرف سدباب کرے بلکہ بھارت سرکار پر یہ واضح کرے کہ اگر پاکستان پر جنگ مسلط کی گئی تو اللہ کے حکم سے پاکستان کے عوام اور فوج اس قسم کی جارحیت کا بھرپور طریقے سے جواب دینگے اور جسکا نقصان دونوں ممالک کے ساتھ پورے خطے کو ہوگا، جس کیلئے بھارت ذمے دار ہوگا۔

جناب سپیکر: اور کوئی پڑھنا چاہتا ہے یا یہ سب کیلئے ہوگیا؟

آوازیں: سب پارٹیوں کی طرف سے ہوگیا۔

جناب سپیکر: سب پارٹیوں کی طرف سے ہوگیا، کوئی مخالفت تو نہیں کررہا؟

(شور)

جناب سپیکر: آپ بھی Own کرتے ہیں؟ آپ بھی Own کرتے ہیں؟ آپ بھی Own کرتے ہیں؟ آپ سب Own کرتے ہیں۔ The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Members/Ministers may be adopted? Those who are in fovour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted by majority. The sitting is adjourned till 10:00 am of tomorrow morning.

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 23 دسمبر 2008 بروز بدھ صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)